باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت
ABC CERTIFIED
بلوچستان کے عوام کا بے باک ترجمان
Daily BALOCHISTAN NEWS QUETTA
روزنامہ بلوچستان نیوز کوئٹہ
چیف ایڈیٹر: محمد انور ناصر
جلد 29 | Ph :2839851 | FaX:2839867 | MEMBER OF APNS | شمارہ 233
ہفتہ 17 اکتوبر 2026ء | 5 جمادی الاول | 1448ھ | قیمت 15 روپے | رجسٹرڈ ایس سی پی۔10

اپوزیشن اتحاد کا بھی پشاور ہائیکورٹ سے رجوع، گورنر راج، ایمرجنسی کیخلاف درخواستیں منظور

اپوزیشن اتحاد نے درخواست دائر کردی، تمام جماعتوں سے رابطوں اور اے پی سی بلانے کا اعلان، اسمبلیاں چھوڑنے کا آپشن بھی موجود ہے، محمود خان اچکزئی و دیگر کی پریس کانفرنس

عدالت نے 20 اکتوبر کو درخواستیں سماعت کیلئے مقرر کردیں، وفاقی، صوبائی حکومت اور دیگر حکام کو فریق بنایا گیا، ایمرجنسی اور گورنر راج کو غیر آئینی اور کالعدم قرار دینے کی استدعا، سیاسی اختلافات کی بنیاد پر منتخب صوبائی حکومت کے اختیارات ختم کرنے کا اختیار نہیں، درخواست میں موقف

پشاور (آئی این پی) تحریک تحفظ آئین پاکستان کے رہنماؤں نے خیبر پختونخوا میں ایمرجنسی اور گورنر راج کے نفاذ کو غیر آئینی اور غیر قانونی قرار دیتے ہوئے اسے نہ صرف پشاور ہائی کورٹ میں چیلنج کیا ہے بلکہ اس کے خلاف احتجاج کرنے کا اعلان بھی

بقیہ نمبر 1 صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

پشاور (این این آئی) پشاور ہائی کورٹ نے خیبر پختونخوا میں گورنر راج اور ایمرجنسی کے نفاذ کے خلاف درخواستیں سماعت کیلئے منظور کر لیں۔ عدالت نے

بقیہ نمبر 2 صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

پاکستان ورلڈ بینک، آئی ایم ایف بورڈز آف گورنرز کی سربراہی کریگا

احد چیمہ دونوں اداروں کے بورڈز آف گورنرز کے آئندہ چیئرمین نامزد

اسلام آباد، بنکاک (آئی این پی) وفاقی وزارت اقتصادی امور نے کہا ہے کہ پاکستان 2027 میں ورلڈ بینک گروپ اور آئی ایم ایف کے بورڈز آف گورنرز کی سربراہی کرے گا، وزیر اقتصادی امور احد چیمہ کو 2027 کے لیے دونوں اداروں کے

بقیہ نمبر 17 صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

مکہ کی مسجد کے اندر غیر اخلاقی حرکت کرنے پر دو بنگلا دیشیوں کو سزائے موت

مکہ مکرمہ (این این آئی) مکہ کی مسجد میں مبینہ غیر اخلاقی حرکت کرنے پر دو بنگلا دیشیوں کو سزائے

بقیہ نمبر 18 صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

ذخیرہ اندوزی کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی ہوگی، اسحٰق ڈار

اشیائے خورونوش کے وافر ذخائر موجود، قلت کا کوئی خدشہ نہیں، قیمتیں مستحکم ہورہی ہیں

اسلام آباد (این این آئی) نائب وزیر اعظم و وزیر خارجہ سینیٹر محمد اسحاق ڈار نے کہا ہے کہ اشیائے ضروریہ کی ذخیرہ اندوزی، مصنوعی قلت پیدا کرنے اور زائد قیمتیں وصول کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ جمعہ کو وزارت خارجہ سے

بقیہ نمبر 19 صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

گورنر راج، مولانا فضل الرحمن حصہ نہ ملنے پر ناراض ہیں، وفاقی وزرا

سینئر سیاستدان سے دہشتگردوں کی پشت پناہی کرنے والوں کی حمایت کی توقع نہیں تھی، مریم نواز

گورنر راج کی مخالفت کرنے والے مولانا فضل الرحمان یا ان کے نامزد کردہ افراد کو اہم ذمہ داریاں نہیں دی گئیں، خواجہ آصف، ایسے سیاستدانوں کو دوسروں پر انگلیاں اٹھانا زیب نہیں دیتا جو ماضی میں کئی دہائیوں تک اسٹیبلشمنٹ کے سہارے سیاست کرتے رہے، محسن نقوی

مولانا فضل الرحمٰن جیسے سینئر سیاستدان خود دہشتگردی کا شکار رہے، حمایت کرنا افسوسناک ہے، پہلا لانگ مارچ دیکھا گیا حکومت خود کھا گیا، گورننس کسے کہتے ہیں پنجاب دیکھ لیں، وزیراعلیٰ

اسلام آباد (بلوچستان نیوز) وزیر دفاع خواجہ آصف نے کہا ہے کہ خیبر پختونخوا میں گورنر راج کی مخالفت کرنے والے مولانا فضل الرحمان نئے انتظامی سیٹ اپ میں کردار نہ ملنے پر ناراض ہیں، کیونکہ انہیں یا ان کے نامزد کردہ افراد کو اہم ذمہ داریاں نہیں دی گئیں۔ پی ٹی آئی حکومت کے 3 سال میں 2900، سہیل آفریدی کے ڈیڑھ سال میں 3900 شہادتیں ہوئیں وزیر دفاع نے دعویٰ کیا

بقیہ نمبر 3 صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

اسلام آباد (بلوچستان نیوز) وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز کا کہنا ہے کہ مولانا فضل الرحمٰن جیسے سینئر سیاستدان، جو خود دہشت گردی کا شکار رہے ہیں، ان سے دہشت گردی کی پشت پناہی کرنے والوں کی حمایت کی توقع نہیں تھی۔ سوشل میڈیا پر جاری

بقیہ نمبر 4 صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی چیف سیکرٹری شکیل قادر خان اور وائس چیئرمین سرمایہ کاری بورڈ بلال کاکڑ کی موجودگی میں تجارتی جھینگا فارمنگ منصوبے کی دستاویزات پر دستخط کیے جا رہے ہیں

اسلام آباد، وزیر اعظم شہباز شریف سے سعودی سفیر ملاقات کر رہے ہیں

وزیراعلیٰ کا تمام تعلیمی اور صحت مراکز کی عمارتوں کا جائزہ لینے کا حکم

مدارس کا معاملہ بہت حساس ہے، قائد حزب اختلاف سے مل کر جانچ پڑتال کریں گے، وزیر اعلیٰ

دشت گوران میں دہشت گردوں کی جانب سے ایک گھر پر حملے میں دہشتگردی کے واقعہ کی مذمت کرتا ہوں، مسافروں اور نہتے لوگوں کو شہید کرنا کہاں کی روایات ہیں؟

کوئٹہ (این این آئی) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے صوبے کے تمام اضلاع کی انتظامیہ، محکمہ تعلیم اور صحت کے حکام کو ہدایت کی ہے کہ صوبے کے تمام تعلیمی اداروں اور صحت کے مراکز کی عمارتوں کا جائزہ لے کر رپورٹ پیش کریں، صوبے کے مدارس کا معاملہ بہت حساس ہے، قائد حزب اختلاف سے مل کر مدارس کی جانچ پڑتال کریں گے۔ یہ بات انہوں نے بلوچستان اسمبلی کے

بقیہ نمبر 5 صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

ڈام میں تجارتی فارمنگ منصوبے کے معاہدے پر دستخط اہم پیشرفت ہے، سرفراز بگٹی

سرمایہ کاری کے فروغ کے لیے حکومت پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت منصوبوں کو آگے بڑھا رہی ہے

جھینگا فارمنگ منصوبے سے ساحلی وسائل کو بروئے کار لانے اور مقامی معیشت کو مستحکم کرنے کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔ وزیر اعلیٰ

کوئٹہ (خ ن) حکومت بلوچستان اور ہاؤس آف کاسب کنسورشیم کے مابین ڈام میں بلوچستان کے پہلے تجارتی جھینگا فارمنگ منصوبے کے قیام کے لیے معاہدے پر دستخط ہو گئے۔ بلوچستان بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ کی کاوشوں سے طے پانے والے اس معاہدے کو صوبے میں نجی سرمایہ کاری، ساحلی معیشت کے فروغ اور مقامی آبادی کے لیے روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے کی جانب اہم

بقیہ نمبر 6 صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

سینیٹ اجلاس اراکین کی عدم دلچسپی کے باعث ملتوی

سینیٹ میں سوالات کرنے والے زیادہ تر ارکان موجود ہی نہیں تھے

اسلام آباد (این این آئی) سینیٹ اجلاس کو اراکین عدم دلچسپی کے باعث 19 اکتوبر کی شام 4 بجے تک ملتوی کر دیا گیا، اجلاس میں معمول کی کارروائی بھی

بقیہ نمبر 20 صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

ینبع، ریاض اور بحیرہ احمر پر حوثی میزائل و ڈرون حملے ناکام

جنوبی علاقے ریاض ریجن میں 3 اور بحیرہ احمر کے اوپر 2 کروز میزائل تباہ کردیے، ینبع کی جانب داغا گیا بھی روک دیا

انصار اللہ نے سعودی جاسوس طیارہ مار گرانے کا دعویٰ کردیا، صعدہ پر گولہ باری، حملے جنگی جرائم کے مترادف ہیں، سعودی نائب وزیر خارجہ

ریاض، صنعا، پیرس (آئی این پی) سعودی قیادت میں فوجی اتحاد نے جمعے کی صبح مشرقی سعودی عرب کی جانب بھیجے گئے ایک ڈرون کو تباہ کرنے کا اعلان کیا ہے، جبکہ یمن کی انصار اللہ (حوثی) تحریک نے بھی دعویٰ کیا ہے کہ اس نے جمعے کی علی الصبح وسطی یمن کے صوبہ مرب کی فضاؤں میں ایک سعودی جاسوس طیارہ، ونگ لونگ ٹو مار گرایا ہے۔ عالمی میڈیا رپورٹس کے مطابق انصار اللہ کے ترجمان بریگیڈیئر یحییٰ سریع نے ایک بیان میں کہا کہ یمنی مسلح افواج نے اللہ کی مدد سے سعودی دشمن کا ونگ لونگ ٹو مسلح جاسوس طیارہ مار گرایا، جو صوبہ مرب کی

بقیہ نمبر 7 صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

دالبندین، سیکیورٹی فورسز کا آپریشن، 2 دہشتگرد ہلاک

معصوم مسافروں کو ہراساں کرنے خوف و ہراس پھیلانے میں ملوث تھے

کوئٹہ (آن لائن) سیکیورٹی فورسز کا دالبندین میں انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن کے دوران کوئٹہ تفتان شاہراہ پر مسافروں کو ہراساں کرنے اور خوف و ہراس

بقیہ نمبر 21 صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

انتخابی اصلاحات، پارلیمانی کمیٹی کی تشکیل کی تحریک قومی اسمبلی سے منظور

کمیٹی دونوں ایوانوں کے ممبران پر مشتمل، سیاسی جماعتوں کی متناسب نمائندگی ہوگی

اسلام آباد (این این آئی) قومی اسمبلی اجلاس میں انتخابی اصلاحات سے متعلق پارلیمانی کمیٹی کی تشکیل کی تحریک قومی اسمبلی سے منظور کر لی گئی۔ قومی

بقیہ نمبر 22 صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

پشاور، پولیس چوکی پر دہشت گردوں کا حملہ پسپا، اہلکار شہید

پولیس کی بروقت کارروائی، 11 کلوگرام وزنی پریشر ککر بم ناکارہ بنا دیا گیا

پشاور (این این آئی) دہشت گردوں کے پولیس پوسٹ پر حملے کے دوران بھرپور جوابی کارروائی میں ایک بہادر کانسٹیبل جام شہادت نوش کر گیا۔ سی سی پی

بقیہ نمبر 23 صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

ایم پی اے ہاسٹل میں غیر متعلقہ افراد کی رہائش کا انکشاف

اسپیکر ایم پی اے ہاسٹل کا سرپرائز دورہ کریں، رکن اسمبلی اشوک کمار

کوئٹہ (یو این اے) بلوچستان اسمبلی کے اجلاس کے دوران رکن صوبائی اسمبلی اشوک کمار نے ایم پی اے ہاسٹل کی صورتحال کی طرف ایوان کی توجہ

بقیہ نمبر 24 صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

بلوچستان اسمبلی: بلدیاتی اداروں کو موثر بنانے، پشین میں نئے ڈیموں کی تعمیر کی قراردادیں منظور

اراکین نے بروری کے لئے گرین بسیں شروع کرنے اور ایم پی اے ہاسٹل کی سیکورٹی بہتر بنانے کا مطالبہ کردیا

آج صوبے میں مظلوم کے حق میں بات کرنا جرم بن گیا، علی مدد جتک، دہشتگرد مزدوروں کو تنگ کر رہے ہیں، مینا مجید

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان اسمبلی نے صوبے میں بلدیاتی اداروں کو موثر بنانے اور پشین میں نئے ڈیموں کی تعمیر اور پرانے ڈیموں کی مرمت و صفائی سے متعلق دو قراردادیں منظور کرلیں، رکن اسمبلی مولانا ہدایت الرحمٰن کی جانب سے سرکاری دفاتر میں عوامی مسائل کے جلد حل کے لیے اقدامات اٹھانے سے متعلق توجہ دلاؤ نوٹس وزیر اعلیٰ کی یقین دہانی پر نمٹا دیا گیا۔ بلوچستان اسمبلی کا اجلاس جمعہ کو اسپیکر

بقیہ نمبر 8 صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

سعودی عرب کی سلامتی و خودمختاری کیلئے شانہ بشانہ کھڑے ہیں، شہباز شریف

پاکستان اور سعودی عرب ہمیشہ ایک دوسرے کے شانہ بشانہ کھڑے رہے، حملے کی مذمت کرتے ہیں

سعودی سفیر کو دونوں ممالک کے درمیان دیرینہ برادرانہ تعلقات کو مزید مستحکم کرنے کے لئے مکمل حمایت اور تعاون کا یقین دلایا

اسلام آباد (این این آئی) وزیر اعظم محمد شہباز شریف نے سعودی عرب کی خودمختاری، سلامتی اور علاقائی سالمیت کے تحفظ کے لئے پاکستان کے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان، مملکت سعودی عرب کی خودمختاری، سلامتی اور علاقائی سالمیت کے تحفظ کے لئے ان کے شانہ بشانہ کھڑا ہے۔ جمعہ کو وزیر اعظم آفس کے میڈیا ونگ سے جاری بیان کے مطابق وزیر اعظم محمد شہباز شریف سے سعودی عرب کے نو تعینات سفیر ڈاکٹر راجح طامی

بقیہ نمبر 9 صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

پیٹرول کی قیمت میں 3 روپے 93 پیسے فی لیٹر کمی

ڈیزل کی قیمت 396 روپے 96 پیسے فی لیٹر برقرار رکھی گئی ہے، نوٹیفکیشن جاری

اسلام آباد (بلوچستان نیوز) حکومت نے پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں کا اعلان کردیا۔ پیٹرولیم ڈویژن کی جانب سے جاری نوٹیفکیشن کے مطابق

بقیہ نمبر 25 صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

پشاور، اپوزیشن لیڈر محمود خان اچکزئی پریس کانفرنس کر رہے ہیں

ٹرمپ نے ایران میں فوج اتارنے اور جوہری حملے کا امکان مسترد کردیا

ایران میں امریکی زمینی فوج تعینات کرنے کے حق میں نہیں، جوہری ہتھیاروں کے خاتمے کے معاملے پر روس اور چین کے ساتھ مذاکرات کر رہے ہیں، صدر

امریکی وزیر خزانہ سکاٹ بیسنٹ کا ایران پر نئی پابندیوں کا اعلان، امریکا کو مظالم پر سزا ملنی چاہیے، باقر قالیباف

واشنگٹن (این این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کے خلاف جوہری ہتھیار استعمال کرنے اور امریکی زمینی فوج تعینات کرنے کے امکانات مسترد کردیے، غیر ملکی خبر رساں ادارے کو دیے گئے ایک انٹرویو میں امریکی صدر ٹرمپ نے ایران کے ساتھ جاری کشیدگی کے تناظر میں واضح کیا کہ امریکا ایران کے خلاف جوہری ہتھیار استعمال نہیں کرے گا اور نہ ہی وہاں امریکی فوجی دستے بھیجے گا کوئی

بقیہ نمبر 10 صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

اسپیکر بلوچستان اسمبلی کیپٹن (ر) عبدالخالق اچکزئی کی زیر صدارت صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں صوبائی وزراء پارلیمانی سیکرٹریز اور اراکین اسمبلی پوائنٹ آف آرڈر پر اظہار خیال کر رہے ہیں

بھارت امن کو کمزوری نہ سمجھے، جارحیت کا جواب ملے گا، پاکستان

مئی 2025 کا جواب یاد رکھا جائے، پاکستان اپنی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کے تحفظ کے لیے پوری طرح تیار ہے

پاکستان سعودی عرب کی خودمختاری، علاقائی سالمیت اور سیکیورٹی کے تحفظ کے لیے اس کے ساتھ کھڑا ہے، ترجمان

اسلام آباد (آئی این پی) پاکستان نے سعودی عرب پر حوثی باغیوں کے حملوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ سعودی عرب کے حق دفاع کی مکمل حمایت کرتا ہے، اور بھارت کو بھی خبردار کیا ہے کہ پاکستان کی امن کی کوششوں کو کمزوری نہ سمجھا جائے اور مئی 2025 کا جواب یاد رکھا جائے۔ ترجمان دفتر خارجہ سجاد حیدر خان نے جمعہ کو ہفتہ وار نیوز بریفنگ کے دوران کہا کہ

بقیہ نمبر 14 صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

احتجاج سے قبل کاکروچ جنتا پارٹی کے رہنماء گرفتار

آل انڈیا اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کی صدر کو بھی حراست میں لیے جانے کی اطلاعات

ممبئی (بلوچستان نیوز) انڈیا میں انتخابی کمشنر کو عہدے سے ہٹانے کے مطالبے پر نئے احتجاج سے قبل پولیس نے جمعے کو کاکروچ جنتا پارٹی (سی

بقیہ نمبر 26 صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

اسرائیلی صدر کا خطاب، 10 ممالک کے مندوبین کا واک آؤٹ

اقدام اسرائیل کے صدر آئزک ہرزوگ کا خطاب شروع ہوتے ہی اٹھایا گیا

باکو (این این آئی) آذربائیجان کے دارالحکومت باکو میں منعقدہ ایشیائی ممالک کی تنظیم کانفرنس آن انٹرایکشن اینڈ کانفیڈنس بلڈنگ میژرز ان ایشیا (سیکا

بقیہ نمبر 27 صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

بلوچستان زراعت، لائیو اسٹاک اور ماہی گیری کیلئے زیادہ موزوں خطہ ہے، جعفر مندوخیل

زراعت اور مالداری یہاں کے عوام کے اہم معاشی ذرائع، بلوچستان پورے پاکستان کی غذائی ضروریات پوری کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے

زراعت، لائیو اسٹاک اور ماہی گیری کے شعبوں کو جدید سائنسی خطوط پر استوار کیا جائے، بلوچستان فوڈ نمائش کا افتتاح، تقریب سے خطاب

کوئٹہ (خ ن) گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل نے کہا کہ بلوچستان جغرافیائی اعتبار سے زراعت، لائیو اسٹاک اور ماہی گیری کیلئے زیادہ موزوں خطہ ہے۔ زراعت اور مالداری یہاں کے عوام کے اہم معاشی ذرائع ہیں۔ بلوچستان پورے پاکستان کی غذائی ضروریات پوری کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ زراعت، لائیو اسٹاک اور ماہی گیری کے شعبوں کو جدید سائنسی

بقیہ نمبر 11 صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

کوئٹہ میں دھماکوں کی منصوبہ بندی کرنے والے 2 افراد گرفتار

ہیجگور کے نوجوان نے ہتھیار ڈال دیے

سکیورٹی اداروں نے 14 اگست کو کوئٹہ میں دھماکوں کی منصوبہ بندی ناکام بنادی، نیاز جتوئی اور حبیب الرحمٰن سے اسلحہ، گولہ بارود اور دستی بم برآمد

اسلحے کی منتقلی میں بعض ٹرانسپورٹرز بھی ملوث، استعمال ہونے والی بسیں بھی قبضے میں لی گئی ہیں، دو خودکش خواتین حملہ آوروں کو بھی گرفتار کیا گیا، شاہد رند، محمد حمزہ شفقات

کوئٹہ (آئی این پی) بلوچستان حکومت کا دعویٰ ہے کہ سکیورٹی اداروں نے ہیروف تھری کے تحت 14 اگست کو کوئٹہ میں دھماکوں کی منصوبہ بندی ناکام بناتے ہوئے 2 افراد کو گرفتار کیا ہے۔ حکام کے مطابق ان کے قبضے سے بڑی تعداد میں اسلحہ، گولہ بارود اور دستی بم برآمد ہوئے ہیں۔ یہ بات وزیر اعلیٰ بلوچستان کے معاون برائے میڈیا و سیاسی امور شاہد رند، ایڈیشنل چیف سیکرٹری داخلہ محمد حمزہ شفقات

بقیہ نمبر 15 صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی اسمبلی اجلاس میں اظہار خیال کر رہے ہیں

مشترکہ آپریشن، کوہاٹ پولیس لائنز حملے کا ماسٹر مائنڈ ہلاک

دہشت گردی کے متعدد دیگر سنگین واقعات میں بھی فورسز کو انتہائی مطلوب تھا

ممبئی (بلوچستان نیوز) خیبر پختونخوا پولیس نے کہا ہے کہ لکی مروت میں مشترکہ آپریشن میں کوہاٹ پولیس لائنز حملے کا ماسٹر مائنڈ دہشت گرد خوارجی

بقیہ نمبر 28 صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

خام تیل کی قیمتوں میں معمولی کمی ریکارڈ

واشنگٹن (آئی این پی) تیل بردار جہازوں پر پابندیاں نرم کرنے کے ممکنہ امریکی اقدامات کے پیش نظر سرمایہ کاروں کی محتاط حکمت عملی کے باعث

بقیہ نمبر 29 صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

تحریک انصاف پر پابندی سے متعلق حتمی رائے دینا قبل از وقت ہے، عطا تارڑ

سہیل آفریدی کیخلاف کارروائی سے متعلق فیصلہ ہونا ہے، وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات، اسمبلی بحالی کے بعد بھی ایمرجنسی کے تحت لایا گیا سسٹم ہی چلے گا، رانا ثنا اللہ خان

کے پی میں دہشتگردی پر کنٹرول کے بعد نظام صوبائی حکومت کے حوالے کردیا جائیگا، طارق فضل چوہدری

اسلام آباد (آئی این پی) وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات عطا اللہ تارڑ نے کہا ہے کہ پی ٹی آئی پر پابندی سے متعلق حتمی رائے دینا قبل از وقت ہے، سہیل آفریدی کے خلاف کارروائی سے متعلق فیصلہ ہونا ہے، خیبر پختونخوا ایڈوائزری کونسل کی تمام تر توجہ اس وقت صوبے میں عوامی خدمات کی فراہمی اور سروس ڈیلیوری بہتر بنانے پر ہے، جبکہ گورنر راج اور ایمرجنسی کے معاملے پر پارلیمنٹ میں دو روز تک

بقیہ نمبر 16 صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

طریقہ کار میں تبدیلی، مشین ریڈایبل پاسپورٹ کا اجراء ختم

ای پاسپورٹ لازمی قرار، پہلے کے مقابلے میں دوگنا فیس ادا کرنا ہوگی

اسلام آباد (آئی این پی) حکومت نے پاسپورٹ کے اجرا کے طریقہ کار میں بڑی تبدیلی کرتے ہوئے مشین ریڈ ایبل پاسپورٹ کا اجرا ختم کرکے ای پاسپورٹ لازمی قرار دے دیا، جس کے باعث شہریوں کو اب پاسپورٹ بنوانے کیلئے پہلے کے مقابلے میں دوگنا فیس ادا کرنا ہوگی۔ محکمہ پاسپورٹ اینڈ امیگریشن کی جانب سے کی گئی اس تبدیلی کا

بقیہ نمبر 31 صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

لانگ مارچ روکنا تھا روک دیا گیا، اب چیزیں واپس ہونی چاہئیں، بیرسٹر گوہر

آئین کے مطابق گورنر راج زیادہ سے زیادہ 6 ماہ تک رہ سکتا، ایمرجنسی کو پشاور ہائیکورٹ میں چیلنج کیا

معاملہ وفاقی آئینی عدالت میں لے بھی جائیں گے، گورنر راج، ایمرجنسی کی بنیاد ہی نہیں، ریلیف ملنا چاہیے

اسلام آباد (آئی این پی) چیئرمین پی ٹی آئی بیرسٹر گوہر نے کہا ہے کہ آئین کے مطابق گورنر راج زیادہ سے زیادہ 6 ماہ تک رہ سکتا ہے، لانگ مارچ روکنا تھا، روک دیا گیا، اب چیزیں واپس ہونی چاہئیں۔ اسلام آباد میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے بیرسٹر گوہر نے کہا کہ گورنر راج اور ایمرجنسی کو پشاور ہائیکورٹ میں چیلنج کیا ہے۔ معاملہ

بقیہ نمبر 12 صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

پی ٹی آئی کے مزید 2 زیر حراست ارکان کے پروڈکشن آرڈرز جاری

میاں غوث اور جمال احسن اقبال کو سخت سیکورٹی میں پارلیمنٹ ہاؤس لایا گیا

پشاور (بلوچستان نیوز) پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے مزید 2 زیر حراست ارکان کو پارلیمنٹ ہاؤس پہنچا دیا گیا۔ اسپیکر ایاز صادق نے اراکین اسمبلی کے پروڈکشن آرڈرز جاری کیے تھے، یہ اراکین قومی اسمبلی کے اجلاسوں میں شرکت کرسکیں

بقیہ نمبر 30 صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

نصیر آباد، نامعلوم مسلح افراد نے دو موبائل ٹاورز کو آگ لگادی

پولیس جائے وقوع پر پہنچ گئی، ناکہ بندی کرکے ملزمان کی تلاش شروع کردی

ڈیرہ مراد جمالی (این این آئی) نصیر آباد مسلح افراد کے حملے میں دو موبائل ٹاورز کو آگ لگادی گئی تمام مشینری و دیگر سامان جلکر راکھ ہوگیا مسلح افراد فرار

بقیہ نمبر 35 صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

آبنائے ہرمز میں کئی ٹینکر اور دیگر اشیاء ادھر ادھر بکھری تیرتی نظر آئیں، عرب ٹی وی

نیویارک (این این آئی) آبنائے ہرمز میں کنٹینر بردار بحری جہاز ڈوبنے کے ایرانی دعوے کے بعد ہرمز کے پانی میں تیرتے کنٹینرز اور دیگر اشیا کے مناظر سامنے آگئے۔ عرب میڈیا کے مطابق آبنائے

بقیہ نمبر 33 صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

وکیسین خریداری میں بے ضابطگیوں کی تحقیقات کا حکم

تحقیقات کیلئے کابینہ سیکرٹری کی سربراہی میں اعلیٰ سطح کی کمیٹی قائم

پشاور (بلوچستان نیوز) وزیر اعظم شہباز شریف نے عازمین حج وعمرہ کے لیے ویکسین کی خریداری میں مبینہ بے ضابطگیوں کی تحقیقات کا حکم دے دیا۔ ویکسین کی خریداری کی تحقیقات کے لیے کابینہ سیکرٹری کی سربراہی میں اعلیٰ سطح کی کمیٹی قائم کی گئی

بقیہ نمبر 32 صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

لندن میں دو نقاب پوشوں نے نواز شریف کی گاڑی کے شیشے توڑ دیے

لندن (این این آئی) لندن میں ایوان فیلڈ کے باہر دو نقاب پوش افراد نے سابق وزیر اعظم نواز شریف کی گاڑی کے شیشے توڑ دیے۔ پولیس نے واقعہ کی سی سی ٹی وی ویڈیو تحویل میں لے لی، نواز شریف کے

بقیہ نمبر 34 صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

پاکستان سمیت 19 ممالک کی القدس میں کولمبیا کا سفارتخانہ کھولنے کی مذمت

یروشلم میں سفارت خانے کے افتتاح کو مسترد کرتے ہیں، سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں کی خلاف ورزی کرتا ہے

اس کا کوئی قانونی اثر نہیں، ریاستوں سے اس شہر سے سفارتی مشن واپس لینے کا مطالبہ کرتے ہیں، وزرا کا بیان

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان سمیت متعدد مسلم ممالک نے مقبوضہ یروشلم میں کولمبیا کی جانب سے سفارت خانہ کھولے جانے کی سختی سے مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ کولمبیا کی طرف سے یروشلم میں سفارت خانے کے افتتاح کو مسترد کرتے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق وزرائے خارجہ، اسلامی جمہوریہ پاکستان، عرب جمہوریہ مصر، ریاست فلسطین، جمہوریہ ترکی، جمہوریہ جبوتی، جمہوریہ

بقیہ نمبر 13 صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

گورنر جعفر خان مندوخیل تقریب سے خطاب کر رہے ہیں

بقیہ بلوچستان نیوز 1

کیا ہے۔قومی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر اور پشتونخوا ملی عوامی پارٹی کے چیئرمین محمود خان اچکزئی نے تحریک تحفظ آئین پاکستان میں شامل دیگر پارٹیوں کے رہنماؤں کے ہمراہ پشاور میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گورنر راج اور ایمرجنسی نافذ کرنے کا اقدام غیر قانونی اور غیر آئینی ہے جس سے عوامی مینڈیٹ سے منتخب ملک کی واحد حکومت کا خاتمہ کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ 2024 کے انتخابات میں بندوق اور پیسے کے زور پر اقتدار پر قبضہ کیا گیا اور پاکستان تحریک انصاف کو انتخابی نشان سے محروم کرنے سمیت اسے اقتدار سے دور رکھنے کیلئے مختلف حربے استعمال کئے گئے۔ اس کے باوجود پی ٹی آئی نے 97 سے زائد نشستیں جیت چکی تھی، تاہم اس کے کامیاب امیدواروں کے خلاف مقدمات اور سزاؤں کے بعد قومی اسمبلی میں اس کی تعداد کم ہوگئی۔محمود اچکزئی نے کہا کہ خیبر پختونخوا اور سابق قبائلی علاقوں کے وسائل پر وہاں کے عوام کا حق ہے۔انہوں نے مطالبہ کیا کہ معدنیات کے استعمال اور کسی بھی معاہدے سے پہلے مقامی آبادی کو اعتماد میں لیا جائے اور انہیں ان کے وسائل میں حصہ دیا جائے۔ان کا کہنا تھا کہ جہاں سے دریا گزرتا ہے، پانی پر پہلا حق وہاں کے لوگوں کا ہے، اور دعویٰ کیا کہ پختونخوا کے کسانوں کو اپنے علاقوں میں پانی تک رسائی نہیں ملتی۔انہوں نے کہا کہ پشتون دنیا کا سستا ترین مزدور ہے، پشتونوں نے دبئی بنایا، سعودی عرب بنایا، لاہور اور کراچی بنایا۔۔۔اس کے باوجود انہیں اچھا پاکستانی نہیں سمجھا جاتا۔محمود اچکزئی نے کہا کہ تمام سیاسی جماعتوں کو اختلافات سے بالاتر ہو کر متحد ہونا چاہیے اور خیبر پختونخوا میں گورنر راج کے خاتمے کا مطالبہ کرنا چاہیے۔انہوں نے حراست میں لیے گئے صوبے کے وزیر اعلیٰ اور ارکان اسمبلی کو سامنے لانے کا بھی مطالبہ کیا۔انہوں نے کہا کہ پاکستان کے تحفظ اور بقا کے لئے ملک کے تمام اداروں کو آئین میں متعین کردہ کردار تک محدود رہنا چاہیے اور پشتون، بلوچ، سندھی اور سرائیکی آبادیوں کی سرزمین، زبان اور وسائل کا احترام کیا جانا چاہیے۔انہوں نے کہا کہ ہم اظہار یکجہتی کے لئے آئے ہیں، فاٹا کو زور پر خیبر پختون خوا میں شامل کیا گیا، یہ ایمرجنسی غیر قانونی غیر آئینی ہے، میڈیا پر پابندی لگائی گئی، آئیے مذاکرات کرتے ہیں، ساری پالیسیاں منتخب پارلیمنٹ میں بنے گیں، خیبر پختونخوا اور بلوچستان کی چیزیں اس کے لوگوں کی ہیں۔امریکا سے لے کر زمبابوے تک کسی قیدی پر ملاقات پر پابندی نہیں لیکن عمران خان کو مجبور کیا جارہا ہے کہ ہمارے ساتھ معاہدہ کرو، عمران خان کی حکومت پر حملہ کیا گیا، باڑہ میں معصوم بچوں کو شہید کیا گیا، آپ میرا انتخاب چھینے اور میں احتجاج بھی نہ کرو، رحم کریں پاکستان پر، ہمارا وزیر اعلیٰ کہاں ہے۔ چین، روس اور امریکا کو بتاتے ہیں کہ جس کے ساتھ معاہدہ کرنا ہے ان کے لوگوں سے پوچھ لیں، ہم نے کوشش کرنی ہے انہوں نے ہمارے منرلز اور مائنز پر قبضہ کرنا ہے، جہاں سے دریا گزرتا ہے اس پانی پر ان لوگوں کا حق ہے، ہمیں اچھا پاکستانی نہیں سمجھا جارہا۔اس موقع پر مجلس وحدت مسلمین کے رہنما اور سینیٹ میں قائد حزب اختلاف علامہ ناصر عباس نے کہا کہ مہذب معاشروں میں اپنے حقوق کے حصول کے لئے عدالتوں سے رجوع کیا جاتا ہے، لیکن جب انصاف کا نظام کمزور ہو جائے تو معاشرہ جنگل بن جاتا ہے۔انہوں نے کہا کہ خیبر پختونخوا کے عوام کے مینڈیٹ کو تسلیم نہیں کیا جارہا اور وطن سے محبت کرنے والوں کو دہشت گرد قرار دیا جارہا ہے۔انہوں نے حکومت کے خلاف اپوزیشن پر کریک ڈاؤن کرنے کا الزام لگاتے ہوئے سوال اٹھایا کہ ہمارے محب وطن ہونے پر سوال اٹھانے والے بتائیں کہ کیا یہ وطن سے محبت کا تقاضا تھا کہ لوگوں کے گھروں میں گھسیں اور ان کی عورتوں، بچوں اور جوانوں کو جیلوں میں ڈالو اور ان کا مستقبل تاریک کرو۔انہوں نے جیل میں قید سابق وزیر اعظم کو مظلوم قرار دیتے ہوئے کہا کہ عمران خان کا حق چھینا گیا ہے اور ان کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے۔ان کا کہنا تھا کہ دنیا میں سنگین جرائم کا ارتکاب کرنے والے قیدیوں کو بھی ملاقات کا حق حاصل ہوتا ہے لیکن عمران خان کو ان کے اہل خانہ سے بھی ملاقات کی اجازت نہیں دی جارہی۔علامہ ناصر عباس نے کہا کہ مظلوم کے حق میں اور ظلم کے خلاف آواز اٹھانا ضروری ہے اور احتجاج کرنے والوں کے اعتراضات کا جواب گولیوں اور دہشت گردی کے مقدمات سے نہیں دیا جانا چاہیے۔انہوں نے کہا کہ آج نہیں تو کل پرسوں یہ ہمارے ہاتھ ان ظالموں اور ان کے ہیڈلرز کے گریبان تک جائیں گے اور ہم مظلوموں کا کبھی ساتھ نہیں چھوڑیں گے۔ بی این پی مینگل کے سربراہ اختر مینگل نے کہا کہ برسر اقتدار افراد اپنے اقدامات کا دفاع کرتے ہیں، لیکن اگر موجودہ اقدامات کو درست قرار دیا جائے تو پھر ماضی کے مارشل لاز اور غیر آئینی اقدامات کو بھی جائز تسلیم کرنا پڑے گا۔ اختر مینگل نے کہا کہ اقتدار میں بیٹھے لوگ ہر چیز کو جسٹیفائی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔اگر وہ آج کے اقدامات کو درست قرار دیتے ہیں تو پھر 12 اکتوبر 1999 کے اقدام کو بھی جائز سمجھنا چاہیے اور ذوالفقار علی بھٹو کو دی جانے والی پھانسی کو بھی جسٹیفائی کرنا ہوگا۔انہوں نے کہا کہ اسی منطق کے تحت سابق صدر جنرل ضیاالحق کے مارشل لا کو بھی درست قرار دینا پڑے گا، جو جمہوری اصولوں کے منافی تھا۔اختر مینگل کا کہنا تھا کہ کسی بھی ایسے اقدام کی حمایت نہیں کی جاسکتی جو آئین اور جمہوریت کے خلاف ہو۔ان کے مطابق غیر آئینی اور غیر جمہوری اقدامات کی حمایت کرنے والے افراد اگر خود کو جمہوریت پسند کہتے ہیں تو یہ انتہائی شرم کی بات ہے۔ اس اصول پر زور دیا کہ جمہوریت اور آئین کی پاسداری کا تقاضا ہے کہ تمام اقدامات کو یکساں معیار پر پرکھا جائے، نہ کہ اقتدار میں موجود افراد کے فیصلوں کو درست اور ماضی کے ایسے ہی اقدامات کو غلط قرار دیا جائے۔ اختر مینگل نے کہا کہ ایک منتخب حکومت کو ختم کیا گیا، بلوچستان اور صوبہ خیبر پختونخوا میں منتخب حکومت ختم کی گئی، جو 73 کے آئین کو اپنا وارث سمجھتے ہیں ان کی حکومت نے گورنر راج لگایا، یہ 5واں آپریشن ہوا ہے کیا وہ آپریشن سے امن لاسکے، پورا بلوچستان آگ کی لپیٹ میں ہے، منتخب وزیر اعلیٰ کو اغوا کیا گیا۔ان کا کہنا تھا کہ جس نے کرپشن کی اور جزیرے لیے ان کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا گیا، اس طرح مزید نہیں چلے گا، ہم یاد دلاتے ہیں کہ خیبر پختونخوا اور بلوچستان کے لوگ غلام ہیں، ہم ابھی تک قوم نہیں بنے، بلوچوں کو بلوچ اور پختونوں کو پختون بننا ہے۔

بقیہ بلوچستان نیوز 2

20 اکتوبر کو درخواستیں سماعت کیلئے مقرر کردیں، چیئرمین پی ٹی آئی بیرسٹر گوہر اور سلمان خان ایڈووکیٹ نے الگ الگ درخواستیں دائر کر رکھی ہیں۔درخواستوں میں وفاقی و صوبائی حکومت اور دیگر حکام کو فریق بنایا گیا ہے۔درخواست گزاروں نے عدالت سے ایمرجنسی اور گورنر راج کو غیر آئینی اور کالعدم قرار دینے کی استدعا کی ہے۔درخواستوں میں فیڈریشن آف پاکستان، صدر، وزیر اعظم، گورنر کے پی اور دیگر کو فریق بنایا گیا ہے۔عدالت میں دائر کی گئی درخواست کے مطابق دہشت گردی کو بنیاد بنا کر منتخب صوبائی حکومت کے خلاف کارروائی امتیازی سلوک ہے، بلوچستان میں دہشت گردی اور جانی نقصانات کے باوجود وہاں گورنر راج نافذ نہیں کیا گیا، دہشت گردی کو جواز بنا کر خیبر پختونخوا میں پی ٹی آئی کی حکومت کے اختیارات ختم کرنے کی کوشش کی گئی۔درخواست میں کہا گیا کہ 2007 سے 2015 تک دہشت گردی کے باوجود کے پی میں گورنر راج نافذ نہیں کیا گیا، پی ٹی آئی دہشت گردی کے خلاف کارروائیوں اور امن کے قیام کی حمایت کرتی ہے، دہشت گردی کے خلاف مؤثر اقدامات نہ کرنے کے الزامات سیاسی دباؤ بڑھانے کیلئے استعمال کیے جارہے ہیں، وفاقی حکومت کو سیاسی اختلافات کی بنیاد پر منتخب صوبائی حکومت کے اختیارات ختم کرنے کا اختیار نہیں۔درخواست میں یہ بھی کہا گیا کہ پی ٹی آئی نے 2024 کے عام انتخابات میں خیبر پختونخوا میں دو تہائی اکثریت حاصل کی، مذاکرات کی ناکامی کو پی ٹی آئی کے خلاف جواز بنایا جارہا ہے، آئینی اور جمہوری احتجاج کو امن و امان کیلئے خطرہ قرار دے کر منتخب حکومت معطل کرنا قابل سوال ہے، ایمرجنسی اور گورنر راج کا نفاذ عوام کے بنیادی حقوق اور جمہوریت کے مینڈیٹ کے خلاف ہے۔واضح رہے کہ گزشتہ روز پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں خیبر پختونخوا میں گورنر راج اور ایمرجنسی کے نفاذ کی قرار دادیں کثرت رائے سے منظور کرلی گئی تھیں۔

بقیہ بلوچستان نیوز 3

کہ پی ٹی آئی کے گزشتہ 3 سال کے دوران 2900 شہادتیں ہوئیں، جبکہ سہیل آفریدی کے ڈیڑھ سالہ دور میں 3900 شہادتیں ہوئی ہیں۔ان کے بقول، ان اعداد و شمار سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ دہشت گردوں کے خلاف جنگ میں پی ٹی آئی کا کیا کردار رہا۔خواجہ آصف نے کہا کہ اب خیبر پختونخوا حکومت اور وفاق ایک پیج پر ہیں، دونوں کا ایک ہی مقصد ہوگا کہ صوبے کو دہشت گردی سے نجات دلائی جائے۔ ملک اور صوبے میں امن کا قیام ہماری پہلی ترجیح ہوگی۔انہوں نے کہا کہ پی ٹی آئی حکومت کا رخ کسی اور طرف تھا، جبکہ وفاقی حکومت کا مطمع نظر کچھ اور تھا، جس کی وجہ سے صوبے کے حالات بہت خراب تھے۔ان کے مطابق، پی ٹی آئی ایک شخص کی سیاست کر رہی تھی اور اس کی سیاست اول و آخر ایک ہی شخص کے گرد گھومتی تھی۔وزیر دفاع نے کہا کہ صوبے کے عوام کی فلاح و بہبود، ترقی اور دہشت گردی کا خاتمہ پی ٹی آئی حکومت کے ایجنڈے میں شامل نہیں تھا۔خواجہ آصف نے کہا کہ خیبر پختونخوا میں گورنر راج نافذ کرنے کا کوئی پیشگی منصوبہ نہیں تھا بلکہ یہ تمام آپشنز ناکام ہونے کی صورت میں آخری راستہ تھا۔ان کے مطابق کسی بھی معاملے میں پہلے بات چیت اور مذاکرات کے ذریعے مسئلہ حل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، اس کے بعد دیگر راستے اختیار کیے جاتے ہیں۔اگر سیدھی انگلیوں سے گھی نہ نکلے تو ٹیڑھی انگلیاں استعمال کرنا پڑتی ہیں۔وزیر دفاع نے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف کارروائیوں میں فوج، پولیس اور دیگر ادارے جب کسی علاقے کو دہشت گردوں سے پاک کرتے ہیں تو اس کے بعد وہاں امن برقرار رکھنا اور حکومتی عمل داری مستحکم کرنے کی ذمہ داری صوبائی حکومت کی ہوتی ہے۔اگر صفائی کے بعد علاقے کو مستحکم نہ کیا جائے تو دہشت گرد دوبارہ واپس آسکتے ہیں۔ان کے مطابق دہشت گردی کے خلاف کارروائیوں کے بعد علاقے میں حکومتی عمل داری مستحکم کرنا اور امن برقرار رکھنا ضروری ہے۔وفاقی حکومت نے آخری وقت تک مذاکرات کے ذریعے مسئلے کا حل نکالنے کی کوشش کی خواجہ آصف نے کہا کہ وفاقی حکومت نے آخری وقت تک مذاکرات کے ذریعے مسئلے کا حل نکالنے کی کوشش کی۔وزیر داخلہ محسن نقوی بھی رات 12 بجے تک اس امید پر کوششیں کرتے رہے کہ کوئی مثبت جواب مل جائے۔اگر خیبر پختونخوا حکومت دہشت گردی پر قابو پانے کے لیے تعاون کرنے پر آمادہ ہوتی تو شاید ان اقدامات کی ضرورت پیش نہ آتی۔انہوں نے کہا کہ کسی بھی حکومت کے پاس ہنگامی صورت حال سے نمٹنے کے لیے متبادل منصوبہ موجود ہوتا ہے۔پہلے مذاکرات اور بات چیت کی کوشش کی جاتی ہے، لیکن اگر یہ کوششیں ناکام ہو جائیں تو پھر آخری آپشن اختیار کرنا پڑتا ہے۔ان کے بقول یہ کہنا درست نہیں کہ گورنر راج کے نفاذ کا فیصلہ پہلے ہی کرلیا گیا تھا، بلکہ حالات کے مطابق مختلف آپشنز پر غور کیا جارہا تھا۔میزبان کی جانب سے سوال کیا گیا کہ اگر گورنر راج کا فیصلہ پہلے سے طے نہیں تھا تو فیصل واوڈا کئی ماہ قبل اس کی پیش گوئی کیسے کررہے تھے؟ اس پر خواجہ آصف نے کہا کہ وہ فیصل واوڈا کے بیان پر تبصرہ نہیں کرنا چاہتے۔وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے کہا ہے کہ گورنر راج میں حصہ اور گورنر شپ نہ ملنے پر ایک سیاسی جماعت کے سربراہ شدید ناراض ہیں، ایسے سیاستدانوں کو دوسروں پر انگلیاں اٹھانا زیب نہیں دیتا جو ماضی میں کئی دہائیوں تک اسٹیبلشمنٹ کے سہارے سیاست کرتے رہے۔لاہور میں صحافیوں سے غیر رسمی گفتگو کرتے ہوئے محسن نقوی نے کہا کہ یہ وہی سیاستدان ہیں جو اپنی سیاسی جماعت کے ہوائی ٹکٹ بھی اسٹیبلشمنٹ سے بنواتے تھے۔سیاسی اختلاف اپنی جگہ لیکن غیر شائستہ زبان اور الزام تراشی کے بجائے دلائل اور حقائق کی بنیاد پر بات ہونی چاہیے۔وفاقی وزیر داخلہ نے کہا کہ بعض سیاسی رہنماؤں کو آج سابق فاٹا کے اضلاع کے وسائل کے معاملے پر تشویش ہورہی ہے لیکن جب کئی سال تک ان اضلاع کو ان کا جائز حصہ نہیں مل رہا تھا تو یہ لوگ خاموش کیوں تھے؟ اس وقت انہیں سابق فاٹا کے عوام کے حقوق کے لیے بیان دینا کیوں یاد نہیں آیا؟ محسن نقوی نے زور دیا کہ سابق فاٹا کے عوام کے حقوق اور وسائل کا معاملہ سیاسی مفادات سے بالاتر ہونا چاہیے۔انہوں نے کہا کہ خیبر پختونخوا اس وقت سنگین سیکیورٹی چیلنجز کا سامنا کر رہا ہے۔سیاسی رہنماؤں کو آگ بھڑکانے اور انتشار پھیلانے کے بجائے امن و امان کی بحالی اور دہشت گردی کے خاتمے کے لیے اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔وفاقی وزیر داخلہ کا کہنا تھا کہ خیبر پختونخوا کو اس وقت سیاسی محاذ آرائی نہیں بلکہ امن، استحکام اور مشترکہ کوششوں کی ضرورت ہے۔

بقیہ بلوچستان نیوز 4

اپنے بیان میں مریم نواز نے کہا کہ نااہلی، نالائقی اور کرپشن سے خیبر پختونخوا کی بربادی کے ذمہ داروں کو کٹہرے میں کھڑا کرنے کے بجائے ان کی حمایت میں بات کرنا نہایت افسوسناک ہے۔وزیر اعلیٰ پنجاب کا کہنا تھا کہ جن کی حمایت میں بیانات جاری ہو رہے ہیں، ان سے پوچھا جائے کہ کیا 13 سال میں وہ کسی ایک شہید کے جنازے میں بھی شریک ہوئے؟ الٹا دہشت گردوں کو پناہ دی، انہیں پالا پوسا اور پاکستان پر حملہ آور ہونے کے لیے وسائل، پناہ گاہیں اور اپنے صوبے کی زمین فراہم کی۔مریم نواز نے کہا کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے خیبر پختونخوا میں نااہلی کے انبار لگا دیے، وہاں کے عوام کی زندگیاں تباہ و برباد کر دیں اور انہیں دہشت گردی کی نذر کر دیا۔صوبے کے قیمتی وسائل دھرنوں اور احتجاجوں پر خرچ کر دیے اور 13 قیمتی سال کرپشن اور نااہلی کی نذر کر دیے۔وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا کہ جس سپہ سالار نے معرکہ حق میں ملک کو تاریخی فتح سے ہمکنار کیا اور جس کی قیادت میں پاکستان کو حرمین شریفین کے تحفظ کا اعزاز ملا، اس کے بارے میں مولانا صاحب کے الفاظ نے ہر محب وطن پاکستانی کا دل دکھایا ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ پاک فوج کے افسر اور جوان آج بھی دہشت گردی کا ناسور ختم کرنے کے لیے سینوں پر گولیاں کھا رہے ہیں، ہر روز کسی ماں کا لخت جگر، کسی بہن کا بھائی اور کسی کا شوہر سبز ہلالی پرچم میں لپٹ کر گھر آتا ہے، ان شہیدوں کے لہو کو سلام پیش کرنے اور اپنی فوج کے ساتھ کھڑے ہونے کے بجائے دہشت گردی کے خاتمے کی راہ میں رکاوٹ بننے والوں کا ساتھ دینا آپ کے شایان شان نہیں۔مریم نواز نے مزید کہا کہ آپ کی جماعت نے خود دہشت گردی کے زخم سہے ہیں، آپ کے ساتھیوں نے شہادتیں دی ہیں۔اور جن کی حمایت میں آج آپ کھڑے ہیں، کل یہی آپ کے بارے میں انتہائی ناشائستہ زبان استعمال کرتے اور ذاتی حملے کرتے رہے ہیں۔وزیر اعلیٰ پنجاب نے یہ بھی کہا کہ دہشت گردی کے متاثرین کا دہشت گردی کی پشت پناہی کرنے والوں کے ساتھ کھڑا ہونا کم از کم میری سمجھ سے باہر ہے، خیبر پختونخوا میں اپنی حکومت کے خاتمے کا ذمہ دار اور کوئی نہیں تحریک انصاف خود ہے۔وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف نے یونیورسٹی آف ساہیوال میں گرلز ہوسٹل کی تعمیر اور نرسز سکالرشپ کی بحالی کے لئے اقدامات کا حکم دیا۔ یونیورسٹی آف ساہیوال میں لیپ ٹاپ اور ہونہار سکالرشپ چیکس تقسیم تقریب میں خطاب کے دوران وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف نے لیپ ٹاپ اور ہونہار سکالر شپ حاصل کرنے والے طلبہ، والدین کو مبارکباد دی اور ہونہار طلبہ کے اساتذہ کرام کو خصوصی خراج تحسین پیش کیا۔وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج والدین کو خراج تحسین پیش کرنے کا دن ہے، جن کی وجہ سے طلبہ یہاں تک پہنچے۔میں ان والدین کو سلام پیش کرتی ہوں، جنہوں نے قوم کو قابل فخر ہونہار جنریشن دی۔پہلی مرتبہ نرسز اور مدارس کے بچے کو بھی حکومت کی سکیم میں شامل کیا گیا ہے۔بچوں کو ورک فار پنجاب کے تحت یونیورسٹی سے فارغ التحصیل بچوں کو 60,65 ہزار روپے ماہانہ کی انٹرن شپ دے رہے ہیں۔سکول، کالج اور یونیورسٹی سے فارغ التحصیل طلبہ کو ذمہ داریاں دینے کا سوچ رہے ہیں۔پنجاب بھر کے تعلیمی اداروں میں واش روم، پینے کا پانی، آرٹیفیشل انٹیلی جنس بن رہی ہیں۔وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف نے کہا کہ بچوں کو اے آئی ٹول کیساتھ اختیار اور طاقت دے رہے ہیں، 5 لاکھ بچوں کو دو سال میں سکل ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت ہنرمند بنایا۔باہر جانے والے ہنرمند بچوں کو پرواز کارڈ کے ذریعے ٹکٹ وغیرہ بھی مہیا کررہے ہیں۔پنجاب میں رانا سکندر نے نیا سلیبس بنانے سمیت بہت کام کیا۔10,10 لوگوں کے انٹرویو کر کے پنجاب کی ہر یونیورسٹی میں میرٹ پر وائس چانسلر لگائے۔سفارش چاہے گھر سے بھی آئے میں نہیں مانتی۔شہروں کی بیوٹیفکیشن صرف لاہور والوں کا حق نہیں، ساہیوال، اوکاڑہ اور پاکپتن کا بھی حق ہے۔دنیا کی سب سے فاسٹ لو کاسٹ ہاؤسنگ سکیم بنانے پر یو این ہیبی ٹیٹ سکرول آف آنر ایوارڈ حاصل کیا۔3 لاکھ ایکڑ اراضی بے زمین لوگوں کو کاشت کرنے کیلئے دے رہے ہیں۔وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف نے کہا کہ مریضوں کو گھر کی دہلیز پر دو، دو ماہ کے لئے دوائی مل رہی ہے۔اب کسی کو ضرورت ہوتو حکومت چل کر ان کے پاس جاتی ہے۔مزدور جہاں کام کرتے ہیں وہی علاج ہوگا تا کہ ان کی دیہاڑی خراب نہ ہو۔مریم کی دستک پروگرام کے تحت برتھ سرٹیفکیٹ وغیرہ کی سہولت دہلیز پر مل رہی ہے۔کلینک آن ویل سے 3 کروڑ لوگ مستفید ہو چکے ہیں۔ہر ضلع میں واسا اور پی ایچ اے بن چکا ہے۔کاشتکاروں کو ایک ملین کسان کارڈ اور 30 ہزار ٹریکٹر دے چکے ہیں۔مویشی پالنے کیلئے لائیو سٹاک کارڈ دے رہے ہیں۔لیپ ٹاپ سکیم میں دوسرے صوبوں کو بھی کوٹہ دے رکھا ہے۔انہوں نے کہا کہ بچوں کو نواز شریف سکول آف ایمینینس کے ذریعے ایچی سن کالج جیسی سہولتیں اور اعلیٰ تعلیم دے رہے ہیں۔کے پی کے میں سکول کی چھت گرنے سے معصوم بچوں کے جاں بحق ہونے پر دل کو گہرا صدمہ پہنچا۔وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف نے کہا کہ کے پی میں پی ٹی آئی نے اپنی حکومت خود ختم کی۔پہلا لانگ مارچ دیکھا جو اپنی حکومت خود کھا گیا۔پنجاب اے آئی کی دوڑ میں ہے اور کے پی سٹون ایج میں ہے۔ 3 1 سال سے مریضوں، بچوں، طلبہ اور سڑکوں پر خرچ کرنے کی بجائے دھرنوں پر خرچ ہو رہا ہے۔پہلی بار دیکھا کہ ایک صوبہ دوسرے صوبے اور وفاق پر حملہ آور ہو رہا ہے۔گورنمنٹ کس کو کہتے ہیں پنجاب میں آکر دیکھیں۔وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف نے کہا کہ اپنے بچوں کیلئے دعا کرتی ہوں کہ خوب ترقی کریں اور اعلیٰ ترین مقام اور مناصب حاصل کریں۔آج دل چاہ رہا ہے کہ ہر بچے کے پاس چل کر جاؤں، اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر پیار کروں اور بیٹیوں کو گلے لگاؤں۔میں نے پنجاب کے بیٹے، بیٹیوں پر اعتبار کیا اور انہوں نے میرے اعتبار کو سچ ثابت کیا۔لیپ ٹاپ اور ہونہار سکالرشپ کا حق ہے، شکریہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔پنجاب میں میرٹ اور قابلیت پر لیپ ٹاپ اور سکالرشپ مل رہے ہیں، کسی کو سفارش پر نہیں ملا۔بچوں کو لیپ ٹاپ اور سکالرشپ ملنے پر ان کے اساتذہ اور والدین سے زیادہ خوش ہوں۔لیپ ٹاپ اور سکالرشپ سکیم پر کسی وزیر، سیاستدان، افسر تک کی سفارش بھی نہیں چلتی۔وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف نے کہا کہ 1 0 0 فیصد میرٹ یقینی بنانے پر آج عوام کی عدالت میں سرخرو ہوں۔پنجاب کا ہر بچہ مجھے اپنے بیٹے، بیٹیوں کی طرح عزیز ہے۔اپنے بچوں کے چہروں کی چمک دیکھ کر یقین ہے کہ پاکستان کو کوئی نہیں ہرا سکتا۔میں اپنے بیٹے، بیٹیوں سے ملنے کیلئے ان سے زیادہ مشتاق ہوں۔

بقیہ بلوچستان نیوز 5

اجلاس میں نقطہ اعتراض پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہی، وزیر اعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی نے کیچ کے علاقے دشت گوران میں دہشت گردوں کی جانب سے ایک گھر پر حملے میں دہشتگردی کے واقعہ کی مذمت کرتا ہوں، وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اب صوبے کے لوگوں کو پتہ چل رہا ہے کہ بلوچوں کو لاحاصل جنگ میں دھکیلا جارہا ہے، مسافروں اور نہتے لوگوں کو شہید کرنا کہاں کی روایات ہیں؟ وزیر اعلیٰ نے صوبے کے تمام اضلاع کے ضلعی انتظامیہ محکمہ تعلیم اور صحت کے حکام کو تعلیمی اداروں اور صحت کے مراکز کی عمارتوں کا جائزہ لینے اور جانچ پڑتال کرکے رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت دی، اس موقع پر رکن صوبائی اسمبلی عبدالرحمان کھیتران نے کہا کہ پشاور اسکول کی چھت گرنے کے واقعہ پر وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کے خلاف مقدمہ درج ہونا چاہیے وہاں ایک پارٹی کئی سال بر سر اقتدار رہی، انہوں نے اسکولز کا جائزہ کیوں نہیں لیا۔

بقیہ بلوچستان نیوز 6

پیش رفت قرار دیا جارہا ہے۔وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی موجودگی میں ہاؤس آف کاسب کنسورشیم کے چیف ایگزیکٹو سعد زاہد اور سیکرٹری محکمہ ماہی گیری طارق قمر نے معاہدے پر دستخط کیے۔تقریب میں چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان اور بلوچستان بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ کے وائس چیئرمین بلاول خان کا کڑ بھی موجود تھے۔وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ بلوچستان میں سرمایہ کاری کے فروغ، قدرتی وسائل کے مؤثر استعمال اور معاشی سرگرمیوں میں اضافے کے لیے حکومت پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت منصوبوں کو آگے بڑھا رہی ہے۔ڈام میں صوبے کے پہلے تجارتی جھینگا فارمنگ منصوبے کا قیام اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے، جس سے ساحلی وسائل کو بروئے کار لانے اور مقامی معیشت کو مستحکم کرنے کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بلوچستان کی وسیع ساحلی پٹی معاشی ترقی، آبی زراعت اور برآمدات کے فروغ کے لیے نمایاں امکانات رکھتی ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ ان وسائل کو جدید طریقوں، نجی سرمایہ کاری اور مؤثر حکمت عملی کے ذریعے پیداواری سرگرمیوں میں تبدیل کیا جائے۔جھینگا فارمنگ کا منصوبہ اس حوالے سے اہمیت رکھتا ہے کہ اس سے نہ صرف ایک نئی تجارتی سرگرمی متعارف ہوگی بلکہ مستقبل میں اس شعبے کو وسعت دینے کے امکانات بھی پیدا ہوں گے۔میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ صوبے کی معاشی ترقی کا عمل اسی وقت مؤثر ثابت ہوسکتا ہے جب اس کے ثمرات مقامی آبادی تک پہنچیں۔ ڈام کے منصوبے میں 100 فیصد ملازمتیں مقامی افراد کو فراہم کرنے کا عزم اس حوالے سے اہم ہے۔اس سے ساحلی علاقوں کے لوگوں کو روزگار کے مواقع میسر آئیں گے اور مقامی آبادی کی معاشی سرگرمیوں میں شمولیت بڑھے گی۔انہوں نے کہا کہ حکومت بلوچستان ایسے اقدامات کی حوصلہ افزائی کرتی ہے جو مقامی وسائل کو استعمال کرتے ہوئے روزگار، سرمایہ کاری اور پیداواری صلاحیت میں اضافہ کریں۔حکام کے مطابق منصوبے کے تحت نجی شعبہ ایک ارب 11 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کرے گا۔ ابتدائی مرحلے میں 50 ایکڑ اراضی پر تجارتی جھینگا فارم قائم کیا جائے گا، جبکہ مستقبل میں اسے 100 ایکڑ یا اس سے زائد رقبے تک توسیع دینے کی گنجائش بھی موجود ہے۔منصوبے کے ذریعے برآمدی معیار کے جھینگوں کی پیداوار کو فروغ دینے اور بلوچستان میں آبی زراعت کے شعبے کو ترقی دینے کا ہدف رکھا گیا ہے۔حکومت بلوچستان منصوبے کے لیے 7 کروڑ 50 لاکھ روپے مالیت کی زمین اور 40 کروڑ روپے مالیت کی بجلی کی سہولت فراہم کرے گی، جس کے تحت حکومتی معاونت کی مجموعی مالیت 47 کروڑ 50 لاکھ روپے بنتی ہے۔منصوبے میں حکومت بلوچستان کا مجموعی ایکویٹی حصہ 20 فیصد ہوگا، جس میں مسابقتی بولی کے ذریعے حاصل کردہ 10 فیصد مفت ایکویٹی اور زمین و بجلی کی سہولت کے عوض 10 فیصد ادا شدہ ایکویٹی شامل ہے۔منصوبے کی 20 سالہ آپریشنل مدت کے دوران حکومت بلوچستان کو 86 کروڑ 60 لاکھ روپے منافع حاصل ہونے کی توقع ہے۔اس کی مجموعی رعایتی مدت 21 سال 6 ماہ مقرر کی گئی ہے، جس میں مالیاتی امور کی تکمیل کے لیے چھ ماہ، تعمیرات کے لیے ایک سال اور آپریشن و دیکھ بھال کے لیے 20 سال شامل ہیں۔رعایتی مدت مکمل ہونے پر منصوبہ اور اس کے تمام اثاثے حکومت بلوچستان کو منتقل کردیے جائیں گے۔ بلوچستان بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ کے وائس چیئرمین بلاول خان کا کڑ نے کہا کہ ڈام میں جھینگا فارمنگ کا منصوبہ صوبے کی معیشت کے لیے اہم ثابت ہوگا۔ انہوں نے اس توقع کا اظہار کیا کہ منصوبے سے سرمایہ کاری کو فروغ ملے گا، مقامی افراد کے لیے روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے اور ساحلی وسائل سے معاشی فوائد حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔

بقیہ بلوچستان نیوز 7

فضائی حدود میں دشمنانہ سرگرمیوں میں مصروف تھا۔یحییٰ سریع نے یہ نہیں بتایا کہ ڈرون کو کس طریقے سے گرایا گیا، تاہم انہوں نے کہا کہ اس کارروائی میں موزوں ہتھیار استعمال کیا گیا۔ادھر حوثیوں سے وابستہ خبر رساں ادارے صبا کے مطابق سعودی سرحد کے قریب واقع شمالی یمن کے صوبہ صعدہ کو سعودی توپ خانے کی گولہ باری کا نشانہ بنایا گیا ہے۔یہ اعلان ایک روز بعد سامنے آیا ہے جب حوثیوں نے جنوبی یمن کے شہر عدن میں صدارتی محل پر میزائل حملے کی ذمہ داری قبول کی تھی۔یحییٰ سریع نے کہا کہ اس حملے کا ہدف عدن میں موجود سعودی جنگی آپریٹنگ کا مرکز تھا۔

بقیہ بلوچستان نیوز 8

عبدالخالق اچکزئی کی زیر صدارت 25 منٹ کی تاخیر سے منعقد ہوا۔ اجلاس میں حق دو تحریک کے رکن مولانا ہدایت الرحمٰن بلدیاتی اداروں کو مؤثر بنانے کے لیے مناسب مالی وسائل، انتظامی اختیار، افرادی قوت سمیت دیگر اقدامات اور بلدیاتی انتخابات کے بروقت انعقاد کی قرارداد پیش کی جسے ایوان نے منظور کرلیا۔ جمعیت علماء اسلام کے رکن اسمبلی سید ظفر آغا کی جانب سے ضلع پشین میں نئے ڈیموں کی تعمیر اور پہلے سے تعمیر شدہ ڈیموں کی مرمت اور بحالی سے متعلق قرارداد بھی ایوان نے منظور کرلی، صوبائی وزیر آبپاشی میر صادق عمرانی کا کہنا تھا حکومت کی پوری کوشش ہے کہ زیر زمین پانی کی گرتی سطح کو روکا جائے، صوبے میں 200 ڈیمز کا منصوبہ وفاقی حکومت نے شروع کیا تھا، اب ان ڈیمز کی لاگت بڑھ گئی ہے، صوبائی وزیر آبپاشی صادق عمرانی کا کہنا تھا وفاقی حکومت اضافی لاگت کی رقم نہیں دے رہی، صوبے کے پاس اتنے وسائل نہیں کہ اضافی رقم دے سکے جس کے بعد بلوچستان اسمبلی کا اجلاس 19 اکتوبر کی سہ پہر تین بجے تک ملتوی کردیا گیا۔بلوچستان اسمبلی کے اراکین نے بروری کے لئے گرین بسیں شروع کرنے اور ایم پی اے ہاسٹل کی سیکورٹی بہتر بنانے کا مطالبہ کردیا،،، وزیر اعلیٰ کی مشیر برائے کھیل مینا مجید کا کہنا تھا کہ مند و تمپ میں دہشت گردی غریب مزدوروں کو تنگ کررہے ہیں۔جمعہ کو بلوچستان اسمبلی کے اجلاس میں نقطہ اعتراض پر اظہار خیال کرتے ہوئے رکن صوبائی اسمبلی خیر جان بلوچ کا کہنا تھا کہ کوئٹہ کے علاقے بروری سے لوکل بسیں بند کی گئیں ہیں، لوکل بسیں بند ہونے سے طالب علموں کو مشکلات کا سامنا ہے اسپیکر صوبائی اسمبلی عبدالخالق اچکزئی کا کہنا تھا کہ آپ اراکین اسمبلی اس معاملے پر قرارداد لائیں، وزیر اعلیٰ کی مشیر کھیل مینا مجید بلوچ کا کہنا تھا کہ مند اور تمپ میں دہشتگرد غریب مزدوروں کو تنگ کررہے ہیں، ایک غریب کی گاڑی اور سامان بلاوجہ جلایا گیا، یہ دہشتگرد غریب مظلوم بلوچ عوام کو تنگ کررہے ہیں دہشتگرد مظلوم عوام کے غم خوار نہیں ہوسکتے ہیں، رکن اسمبلی ڈاکٹر اشوک کمار کا کہنا تھا کہ ایم پی اے ہاسٹل میں رات کو بغیر نمبر پلیٹ کے گاڑیاں آتی ہیں، انہوں نے اسپیکر بلوچستان اسمبلی کو مخاطب کرتے ہوئے رات کو ایم پی اے ہاسٹل کا دورہ کریں، اسپیکر بلوچستان اسمبلی کا کہنا تھا کہ ایم پی اے ہاسٹل میں سیکیورٹی کی صورتحال بہتر نہیں ہے، ایم پی اے ہاسٹل میں سیکیورٹی کے معاملے پر جلد اجلاس بلاوں گا، صوبائی وزیر علی مدد جتک کا کہنا تھا کہ آج صوبے میں مظلوم کے حق میں بات کرنا جرم بن گیا ہے، صوبے کے نواب اور سردار کسی کے خیر خواہ نہیں ہیں، ہم صوبے کے مظلوم کے ساتھ ہیں۔

بقیہ بلوچستان نیوز 9

انھی ملاقات کی۔وزیر اعظم نے پاکستان آمد پر سفیر کا خیر مقدم کیا، انہیں نئی ذمہ داریاں سنبھالنے پر مبارکباد دی اور ان کی سفارتی ذمہ داریوں میں کامیابی کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔وزیر اعظم نے کہا کہ حالیہ برسوں میں پاکستان اور سعودی عرب کے تعلقات میں نمایاں پیشرفت ہوئی ہے۔انہوں نے مختلف شعبوں میں دوطرفہ تعاون کو مزید گہرا اور وسیع کرنے کے لئے موجودہ ادارہ جاتی میکانزم کو مزید مستحکم کرنے کے پاکستان کے عزم کا اعادہ کیا۔وزیر اعظم نے مملکت سعودی عرب کے خلاف حوثی حملوں میں حالیہ اضافے کی شدید مذمت کی جس کے نتیجے میں قیمتی جانیں ضائع ہوئی ہیں اور پاکستانی شہریوں سمیت متعدد بے گناہ افراد زخمی ہوئے ہیں۔انہوں نے کہا کہ پاکستان اور سعودی عرب ہمیشہ ایک دوسرے کے شانہ بشانہ کھڑے رہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ سٹریٹجک باہمی دفاعی معاہدہ اور مکہ مشترکہ دفاعی اتحاد دونوں ممالک کے دیرینہ برادرانہ تعلقات میں تاریخی سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں اور یہ علاقائی امن و سلامتی کے لئے ان کے مشترکہ عزم کی عکاسی کرتے ہیں۔وزیر اعظم نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ پاکستان، مملکت سعودی عرب کی خودمختاری، سلامتی اور علاقائی سالمیت کے تحفظ کے لئے ان کے شانہ بشانہ کھڑا ہے۔وزیر اعظم نے پاکستان کو فراہم کی جانے والی طویل مدتی اقتصادی اور مالی معاونت پر سعودی قیادت کا شکریہ ادا کیا۔انہوں نے سعودی سفیر کو دونوں ممالک کے درمیان دیرینہ برادرانہ تعلقات کو مزید مستحکم کرنے کے لئے پاکستان کی جانب سے مکمل حمایت اور تعاون کا یقین دلایا۔

بقیہ بلوچستان نیوز 10

ارادہ رکھتا ہے۔ٹرمپ نے کہا کہ وہ ایران میں امریکی زمینی فوج تعینات کرنے کے حق میں نہیں ہیں۔انہوں نے جوہری ہتھیاروں کے خاتمے کے معاملے پر بھی بات کرتے ہوئے بتایا کہ امریکا اس حوالے سے روس اور چین کے ساتھ مذاکرات کررہا ہے۔امریکی وزیر خزانہ سکاٹ بیسنٹ نے ایران پر نئی پابندیوں کا اعلان کر دیا۔سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر بیان میں سکاٹ بیسنٹ کا کہنا تھا کہ نئی پابندیاں آپریشن اکنامک آؤٹ کاسٹ کے تحت عائد کی گئی ہیں، ایران سے تعلق پر ایک عراقی بینک اور مشرق وسطیٰ و ایشیا میں قائم مالیاتی نیٹ ورکس پر پابندیاں لگائیں۔انہوں نے کہا کہ ایرانی معیشت کے گرد گھیرا مزید تنگ ہو رہا ہے، واشنگٹن ایران پر مالی دباؤ جاری رکھے گا۔امریکی وزیر خزانہ کا کہنا تھا کہ ایرانی حکومت کو فوجی سرگرمیوں کیلئے مالی وسائل سے محروم کر دیں گے، ایران کے نام نہاد اتحادی بھی اسے معاشی تباہی سے نہیں بچا سکتے۔ایرانی پارلیمانی اسپیکر محمد باقر قالیباف نے کہا ہے کہ امریکا کو ایران کے خلاف کیے گئے مظالم پر سزا ملنی چاہیے، اسے اپنا رویہ بدلنا چاہیے اور یہ سمجھنا چاہیے کہ اسے ایرانی عوام کے جائز مطالبات تسلیم کرنا ہوں گے۔ایرانی میڈیا رپورٹس کے مطابق چیف مذاکرات کار محمد باقر قالیباف کا کہنا تھا کہ پائیدار دفاعی روک تھام کے لیے جنگ اور مذاکرات دونوں ضروری ہیں۔

بقیہ بلوچستان نیوز 11

خطوط پر استوار کیا جائے اور مقامی کاشتکاروں، مالداروں اور ماہی گیروں کو جدید ٹیکنالوجی، وسائل اور بنیادی سہولیات تک رسائی فراہم کی جائے۔پاکستان خاص کر بلوچستان کے میوہ جات اور غذائی مصنوعات معیار، ذائقے اور قدرتی خصوصیات کے اعتبار سے انٹرنیشنل سطح پر زیادہ پسند کیے جاتے ہیں۔لہٰذا ضروری ہے کہ انہیں بین الاقوامی منڈیوں میں متعارف کرایا جائے تاکہ مقامی معیشت مضبوط ہو اور روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں۔یہ بات انہوں نے ورلڈ فوڈ ڈے کی مناسبت سے اقوام متحدہ کے ذیلی ادارے فوڈ اینڈ ایگریکلچر آرگنائزیشن کے زیر اہتمام منعقدہ اور پہلی بلوچستان فوڈ نمائش کی افتتاح کرتے ہوئے کیا۔اس موقع پر اقوام متحدہ کے ذیلی ادارے ایف اے او کے سب آفیس کے ہیڈ ولید مہدی، بیوٹمز یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر خالد حفیظ، زرعی کالج کے پرنسپل ڈاکٹر شہنشاہ خان سمیت زراعت کے ماہرین اور نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔انٹرنیشنل فوڈ ڈے کی تقریب کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل نے کہا آج پہلی بلوچستان فوڈ نمائش 2026 کے افتتاح اور عالمی یوم خوراک کی تقریب، ان دو اہم مواقع پر آپ کے درمیان موجود ہونا میرے لیے باعث اعزاز ہے۔بلوچستان بنیادی طور پر مالداری اور گلہ بانی کا خطہ ہے، جہاں وسیع چراگاہیں موجود ہیں اور لائیو سٹاک کی پیداوار اور غذائی مصنوعات کی برآمدات کے بے پناہ امکانات پائے جاتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ ہمارا لائیو سٹاک کا شعبہ دیہی معیشت کے مضبوط ترین ستونوں میں سے ایک ہے۔ ژوب ڈویژن، اپنی وسیع مون سون چراگاہوں اور مال مویشی کے قیمتی وسائل کے ساتھ، ہمارے صوبے کی اس صلاحیت کی ایک نمایاں مثال ہے۔صرف اس ڈویژن کے مویشی سعودی عرب میں تقریباً 25 لاکھ حجاج کرام کی غذائی ضروریات پوری کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ہمیں مالداری کے روایتی طریقوں کو ایک جدید، پیداواری اور برآمدات پر مبنی صنعت میں تبدیل کرنا ہوگا گورنر مندوخیل نے کہا کہ اسی طرح گوادر اور مکران کی طویل ساحلی پٹی پائیدار ماہی گیری، سمندری خوراک کی پراسیسنگ، آبی زراعت اور سمندر سے وابستہ صنعتوں کیلئے بے پناہ مواقع فراہم کرتی ہے۔ ہمارے ساحلی علاقوں کے لوگوں کو اس شعبے میں قیمتی تجربہ اور مہارت حاصل ہے۔انہوں نے کہا زراعت بھی بلوچستان کی معیشت کا ایک اہم شعبہ ہے۔ہمارا صوبہ اعلیٰ معیار کے زیتون، سیب، انگور، چیری، انار اور کھجور سمیت مختلف اقسام کے پھلوں کیلئے مشہور ہے۔لورالائی کے زیتون کا انٹرنیشنل سطح ایک اعلیٰ معیار ہے۔ان مصنوعات میں ملکی اور بین الاقوامی منڈیوں میں نمایاں مقام حاصل کرنے کی بھرپور صلاحیت موجود ہے۔کولڈ اسٹوریج، جدید پیکیجنگ، فوڈ پراسیسنگ اور نقل و حمل کی سہولیات کو فروغ دے کر ہم فصلوں کی برداشت کے بعد ہونے والے نقصانات میں نمایاں کمی لاسکتے ہیں اور کاشتکاروں کی آمدنی میں اضافہ کرسکتے ہیں۔گورنر بلوچستان نے کہا کہ عالمی یوم خوراک ہمیں یاد دلاتا ہے کہ دنیا بھر میں لاکھوں افراد اب بھی بھوک، غذائی قلت اور متوازن خوراک تک رسائی کی کمی جیسے مسائل کا سامنا کررہے ہیں۔اس ضمن میں پہلی فوڈ نمائش محض زرعی مصنوعات کی نمائش نہیں بلکہ ایک ایسا موثر پلیٹ فارم ہے جو کاشتکاروں، محققین، سرمایہ کاروں، پالیسی سازوں اور صارفین کو ایک جگہ جمع کرتا ہے۔آج کی یہ نمائش ایک مستقل پلیٹ فارم کی شکل ضرور اختیار کرے گی۔اس کے لیے ایف اے او کے منتظمین نمائش میں حصہ لینے والے خراج تحسین کے مستحق ہیں۔انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ آج کی تقریب اور نمائش ہمارے صوبے اور پاکستان کیلئے نئی سرمایہ کاری اور عملی اقدامات کے ایک نئے دور کا آغاز ثابت ہوگی۔

بقیہ بلوچستان نیوز 12

وفاقی آئینی عدالت میں لے بھی جائیں گے۔گورنر راج، ایمرجنسی کی بنیاد ہی نہیں، ریلیف ملنا چاہیے۔بیرسٹر گوہر نے کہا کہ پشاور ہائیکورٹ پہلے معاملہ دیکھے، لارجر بینچ بنا کر سماعت کی جائے، گورنر راج اور ایمرجنسی کی بنیاد ہی نہیں ہمیں عدالت سے ریلیف ملنا چاہیے۔

بقیہ بلوچستان نیوز 13

لبنان، ریاست لیبیا، جمہوریہ یمن، ریاست قطر، ہاشمی مملکت اردن، وفاقی جمہوریہ صومالیہ، ملائیشیا، مملکت سعودی عرب، ملائیشیا، مملکت سعودی عرب عوامی جمہوری جمہوریہ الجزائر، سلطنت عمان، شامی عرب جمہوریہ، اور جمہوریہ سوڈان نے اپنی مشترکہ بیان میں کہا کہ کولمبیا کی طرف سے یروشلم میں سفارت خانے کے افتتاح کو مسترد کرتے ہیں۔وزرائے خارجہ نے اپنی مشترکہ بیان میں کہا کہ یہ ایک ایسا قدم ہے جو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں کی خلاف ورزی کرتا ہے اور امن پر مبنی دو ریاستی نظریے کو نقصان پہنچاتا ہے۔وزرا نے اس بات کی توثیق کی کہ کوئی بھی اقدام یا فیصلہ جس کا مقصد مقبوضہ بیت المقدس کی قانونی یا تاریخی حیثیت کو تبدیل کرنا ہے یا اسے اسرائیل کے دارالحکومت کے طور پر تسلیم کرنا ہے، کالعدم ہے اور اس کا کوئی قانونی اثر نہیں ہے۔ یہ موقف اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل اور جنرل اسمبلی کی متعلقہ قراردادوں، خاص طور پر سلامتی کونسل کی قراردادوں (1980) 476 اور 478 (1980) سے مطابقت رکھتا ہے، جو یروشلم کے کردار یا حیثیت کو تبدیل کرنے کی کوششوں کو مسترد کرتے ہیں اور ریاستوں سے اس شہر سے سفارتی مشن واپس لینے کا مطالبہ کرتے ہیں، جو کہ فلسطینی سرزمین کا حصہ ہے۔وزرا نے کولمبیا کی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اس فیصلے پر نظر ثانی کرے اور اسے واپس لے، بین الاقوامی قانون کے تحت اپنی ذمہ داریوں کو برقرار رکھے، اور ایسے اقدامات سے گریز کرے جو فلسطینی عوام کے جائز حقوق، بشمول مشرقی یروشلم کے دارالحکومت کے ساتھ ایک آزاد اور خودمختار فلسطینی ریاست کے ان کے حق کو متاثر کرتے ہیں۔

بقیہ بلوچستان نیوز 14

پاکستان سعودی عرب پر ہونے والے حملوں کی مذمت کرتا ہے اور اس مشکل وقت میں سعودی عرب کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرتا ہے۔حوثی باغیوں کے حملے خطے کے استحکام کیلئے خطرہ ہیں۔ان کے مطابق پاکستان نے 11 اکتوبر کو آر فور ممالک، سعودی عرب، ترکیہ اور مصر کے ساتھ مل کر ریاض ایئرپورٹ سمیت سعودی عرب پر ہونے والے حملوں کی مذمت کی تھی۔ان کا کہنا تھا چاروں ممالک نے سعودی عرب کے ساتھ یکجہتی اور مملکت کا اپنی سرزمین اور شہریوں کے دفاع کے جائز حق کی حمایت جاری رکھنے کا اعادہ کیا۔ترجمان کا یہ بھی کہنا تھا کہ چاروں ممالک نے ان حملوں کو فوری اور غیر مشروط طور پر بند کرنے کا مطالبہ بھی کیا۔ترجمان دفتر خارجہ کا کہنا تھا کہ شہریوں اور بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنانا ناقابل قبول ہے۔ پاکستان حملوں میں جاں بحق ہونے والے افراد کے اہل خانہ سے تعزیت کرتا ہے اور متاثرہ خاندانوں کے دکھ میں برابر کا شریک ہے۔سجاد حیدر خان نے کہا کہ پاکستان سعودی عرب کی خودمختاری، علاقائی سالمیت اور سیکیورٹی کے تحفظ کے لیے اس کے ساتھ کھڑا ہے۔انہوں نے واضح کیا کہ پاکستان مکہ معاہدے کے تحت سعودی عرب کے ساتھ کھڑا ہے اور مشترکہ دفاعی معاہدے کے حوالے سے اپنے عزم پر قائم ہے۔ترجمان دفتر خارجہ نے بھارتی وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کے پاکستان کے خلاف حالیہ بیان سے متعلق سوال پر پاکستان کے خلاف فوجی کارروائی کی اس دھمکی آمیز بیان کو اشتعال انگیز قرار دیتے ہوئے مسترد کردیا۔ان کا کہنا تھا کہ بھارتی وزیر دفاع کے بیان سے بھارت کی نام نہاد بالادستی کی سوچ ظاہر ہوتی ہے اور اس سے جنوبی ایشیا میں امن و استحکام کو خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔راج ناتھ سنگھ نے ایک روز قبل کہا تھا کہ پاکستان سے ہونے والی کسی بھی آئندہ دہشت گردی کی کارروائی کا پہلے سے زیادہ سخت جواب دیا جائے گا۔ان کا کہنا تھا کہ بھارت کے امن کے عزم کو کمزوری نہ سمجھا جائے اور ملک سیکیورٹی چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہے۔اس بیان پر دفتر خارجہ کے ترجمان نے مزید کہا کہ پاکستان اپنی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کے تحفظ کے لیے پوری طرح تیار ہے اور کسی بھی قسم کی جارحیت کا مؤثر جواب دے گا۔انہوں نے بھارت کو گزشتہ سال مئی میں پاکستان کے خلاف فوجی محاذ آرائی سے سبق سیکھنے کا مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان نے اس موقع پر اپنی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کے دفاع کی صلاحیت اور عزم کا مظاہرہ کیا تھا۔

بقیہ بلوچستان نیوز

اور ڈی آئی جی کوئٹہ عمران شوکت نے کوئٹہ میں نیوز کانفرنس کے دوران بتائی۔شاہد رند کا کہنا تھا کہ اگست میں بلوچستان میں دہشت گردی کا خطرہ زیادہ تھا تاہم قانون نافذ کرنے والے اداروں، انٹیلی جنس ایجنسیوں، فرنٹیئر کور اور کاؤنٹر ٹیررزم ڈیپارٹمنٹ کی کوششوں سے ایسے منصوبوں کو ناکام بنایا گیا۔ان کے مطابق اس دوران نیاز جتوئی اور حبیب الرحمٰن نامی دو افراد کو گرفتار کیا گیا جو اگست میں ہیروف تحریک کے نام سے حملوں کی تیاری کررہے تھے۔واضح رہے کہ کالعدم بلوچ لبریشن آرمی (بی ایل اے) نے 25 اور 26 اگست 2024 کی درمیانی شب بلوچستان میں آپریشن ہیروف، اسی طرح 31 جنوری 2026 کو کوئٹہ سمیت بلوچستان کے دس سے زائد شہروں میں ہیروف ٹو کے نام سے مربوط حملے کیے تھے ان حملوں میں درجنوں عام شہری اور سکیورٹی اہلکاروں کی موت ہوئی تھی۔ایڈیشنل چیف سیکرٹری داخلہ محمد حمزہ شفقات نے بتایا کہ گرفتار ملزمان کا منصوبہ تھا کہ وہ 14 اگست (یوم آزادی) کو پورے کوئٹہ میں دھماکے کریں گے لیکن سکیورٹی اداروں کی بروقت کارروائی سے کوئٹہ ایک بڑے سانحے سے بچ گیا۔

بقیہ بلوچستان نیوز 16

تفصیلی بحث ہوئی۔میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے عطاء اللہ تارڑ نے کہا کہ حکومت اور اس کے اتحادیوں نے پارلیمنٹ میں اپنا موقف پیش کیا، جبکہ اپوزیشن کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا۔وفاقی وزیر اطلاعات کا کہنا تھا کہ حکومت کا بنیادی موقف یہ رہا ہے کہ خیبر پختونخوا حکومت دہشت گردی کے خلاف وفاق کے ساتھ تعاون کرے۔

بقیہ بلوچستان نیوز 17

بورڈ آف گورنرز کا آئندہ چیئرمین نامزد کردیا گیا۔وزارت اقتصادی امور کے جاری اعلامیہ کے مطابق یہ اعلان بنکاک میں ورلڈ بینک گروپ اور آئی ایم ایف کے سالانہ اجلاسوں کے پلینری سیشن میں کیا گیا، پاکستان 1953 کے بعد پہلی مرتبہ ورلڈ بینک گروپ اور آئی ایم ایف کے بورڈ آف گورنرز کی سربراہی کرے گا، پاکستان کی چیئرمین شپ عالمی اقتصادی و ترقیاتی امور پر موثر کردار ادا کرنے کا اہم موقع ہے، وفاقی وزیر احد چیمہ کو ورلڈ بینک گروپ کے کارپوریٹ سیکریٹریٹ نے چیئرمین شپ کی ذمہ داریوں پر بریفنگ دی۔

بقیہ بلوچستان نیوز 18

موت دے دی گئی۔ سعودی عرب نے مکہ مکرمہ کی ایک مسجد میں غیر اخلاقی حرکت کے الزام میں ایک بنگلا دیشی مرد اور ایک خاتون کو سزائے موت دے دی ہے۔سعودی وزارت داخلہ کے مطابق دونوں کو گرفتار کرنے کے بعد تحقیقات کی گئیں، الزامات عائد کیے گئے اور مقدمہ متعلقہ عدالت میں پیش کیا گیا۔سعودی حکام نے دونوں افراد کی شناخت نذر الاسلام عبدالبصیر اور ستی اختر کے نام سے کی ہے۔

بقیہ بلوچستان نیوز 19

جاری بیان کے مطابق نائب وزیر اعظم و وزیر خارجہ سینیٹر محمد اسحاق ڈار کی زیر صدارت ضروری اشیائے خورونوش کے ذخائر اور قیمتوں کا جائزہ لینے کے لیے کابینہ کمیٹی کا اجلاس ہوا۔اجلاس میں وفاقی وزیر برائے قومی غذائی تحفظ و تحقیق، وفاقی وزیر موسمیاتی تبدیلی، معاون خصوصی برائے وزیر اعظم طارق باجوہ، سیکریٹری تجارت اور متعلقہ وفاقی و صوبائی وزارتوں اور محکموں کے سینئر نمائندوں نے شرکت کی۔کمیٹی نے ضروری اشیاء کے ذخائر کی صورتحال، فراہمی کے انتظامات اور قیمتوں کا جائزہ لیا۔نائب وزیر اعظم و وزیر خارجہ کو آگاہ کیا گیا کہ ملکی ضروریات پوری کرنے کے لیے اشیائے خورونوش کے وافر ذخائر موجود ہیں، قلت کا کوئی خدشہ نہیں اور قیمتیں مستحکم ہو رہی ہیں۔نائب وزیر اعظم و وزیر خارجہ نے وزیر اعظم کی ہدایات کے مطابق ملکی صارفین کو سہولت فراہم کرنے کے لیے متعلقہ حکام کو سپلائی چین اور اشیائے ضروریہ کی قیمتوں کی مسلسل نگرانی کرنے کی ہدایت کی۔انہوں نے کہا کہ اشیائے ضروریہ کی ذخیرہ اندوزی، مصنوعی قلت پیدا کرنے اور زائد قیمتیں وصول کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

بقیہ بلوچستان نیوز 20

مکمل نہ ہو سکی۔سینیٹ میں سوالات کرنے والے زیادہ تر ارکان موجود نہیں تھے جس پر پریزائیڈنگ افسر شہادت اعوان نے اب تک کے تمام سوالات موخر کردیے۔سوالات پوچھنے والے زیادہ تر ارکان غیر حاضر رہے جبکہ سید وقار مہدی سوال پوچھنے والے واحد رکن ایوان میں موجود تھے۔دوران اجلاس محسن عزیز نے کہا کہ یہاں تو سوال کرنے والے ہی نہیں ہیں۔سینیٹر سعدیہ عباسی نے کہا کہ اسلام آباد میں جمعہ کو اخبارات تقسیم نہیں ہوئے، سی ڈی اے نے ریڈ کیا اور وہ دفاتر سیل کر دیے جہاں سے اخبارات کی ترسیل ہوتی تھی، یہ سنگین قدم ہے لہٰذا وزارت داخلہ سے جواب طلب کیا جائے۔

بقیہ بلوچستان نیوز 21

پھیلانے مال بردار گاڑیوں کو جلانے میں ملوث 2 دہشتگردوں کو ہلاک کرکے ان کے قبضے سے اسلحہ برآمد کرلیا سکیورٹی ذرائع کے مطابق سکیورٹی فورسز کے عملے نے گزشتہ روز دالبندین کے علاقے کلی سردار ہاشم میں دہشت گردوں کی موجودگی کی اطلاع پر انٹیلی جنس بیسڈ کارروائی کرتے ہوئے دونوں دہشت گردوں کو ہلاک کردیا سکیورٹی ذرائع کے مطابق مارے جانے والے دہشت گرد کوئٹہ تفتان شاہراہ پر معصوم مسافروں کو ہراساں کرنے اور خوف و ہراس پھیلانے میں ملوث تھے یہ دہشت گرد شاہراہ پر تجارتی گاڑیوں، مسافر کوچز اور مال بردار ٹرکوں کو نذر آتش کر کے ملک کی معیشت کو نقصان پہنچا رہے تھے۔

بقیہ بلوچستان نیوز 22

اسمبلی اجلاس کی ڈپٹی اسپیکر غلام مصطفیٰ شاہ کی زیر صدارت ہوا جس میں انتخابی اصلاحات سے متعلق پارلیمانی کمیٹی کی تشکیل کی تحریک قومی اسمبلی میں پیش کردی گئی۔قومی اسمبلی نے تحریک متفقہ طور پر منظور کرلی۔ تحریک وفاقی وزیر پارلیمانی امور ڈاکٹر طارق فضل چوہدری نے پیش کی۔پارلیمانی کمیٹی انتخابی اصلاحات دونوں ایوانوں کے ممبران پر مشتمل ہوگی، پارلیمانی کمیٹی میں تمام سیاسی جماعتوں کی متناسب نمائندگی ہوگی، کمیٹی انتخابی اصلاحات پر اپنی تجاویز اور سفارشات تیار کرے گی۔وقفہ سوالات کے دوران منشیات کی غیر قانونی اسمگلنگ سے متعلق اعداد و شمار قومی اسمبلی میں پیش کردیے گئے۔

بقیہ بلوچستان نیوز 23

اور پشاور کے مطابق گزشتہ رات حسن خیل کی چین میلہ پولیس پوسٹ پر دہشت گردوں نے حملہ کیا، جہاں ڈیوٹی پر مامور پولیس جوانوں نے غیر معمولی دلیری اور ثابت قدمی کے ساتھ دہشت گردوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

بقیہ بلوچستان نیوز 24

مبذول کرواتے ہوئے اسپیکر سے ہاسٹل کے سرپرائز دورے کا مطالبہ کیا ہے۔ایوان میں نقطہ اعتراض پر بات کرتے ہوئے رکن اسمبلی اشوک کمار نے انکشاف کیا کہ ایم پی اے ہاسٹل میں منتخب اراکین اسمبلی کے بجائے دیگر غیر متعلقہ افراد کمروں پر قابض اور مقیم ہیں۔

بقیہ بلوچستان نیوز 25

پیٹرول کی قیمت میں 3 روپے 93 پیسے فی لیٹر کمی کردی گئی جس کے بعد پیٹرول کی نئی قیمت 386 روپے 30 پیسے فی لیٹر ہوگئی۔اعلامیے کے مطابق ڈیزل کی قیمت میں کوئی ردوبدل نہیں کیا گیا، ڈیزل کی قیمت 396 روپے 96 پیسے فی لیٹر برقرار رکھی گئی ہے۔

بقیہ بلوچستان نیوز 26

جے پی (کے رہنما ابھی جیت دیپ کے کو حراست میں لے لیا ہے۔ 31 سالہ ابھیجیت دیپکے کو نئی دہلی کے مرکزی علاقے کناٹ پلیس کے معروف تجارتی مرکز میں واقع سینٹرل پارک میں احتجاج شروع ہونے سے کچھ دیر قبل حراست میں لیا گیا۔دوسری جانب آل انڈیا سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کی صدر نیہا بورا کو بھی حراست میں لیے جانے کی اطلاعات ہیں۔

بقیہ بلوچستان نیوز 27

) کے سربراہی اجلاس سے اسرائیلی صدر کے خطاب کے دوران 10 ممالک کے مندوبین نے احتجاجا واک آؤٹ کیا۔مرکز اطلاعات فلسطین کے مطابق یہ اقدام اسرائیل کے صدر آئزک ہرزوگ کا خطاب شروع ہوتے ہی اٹھایا گیا، جو غزہ کی پٹی پر جاری خونریز جنگ کے تناظر میں اسرائیلی عہدیدار کی شرکت کے خلاف شدید سیاسی ردعمل اور بیزاری کی عکاسی کرتا ہے۔

بقیہ بلوچستان نیوز 28

زاہد گل ہلاک کردیا گیا۔سی ٹی ڈی خیبر پختونخوا نے کہا کہ سی ٹی ڈی لکی مروت اور سیکیورٹی فورسز نے ایف آر لکی مروت میں کامیاب مشترکہ انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن کیا، آپریشن کے دوران اہم دہشت گرد کمانڈر خوارجی زاہد گل) خوارجی گل بہادر گروپ مارا گیا۔

بقیہ بلوچستان نیوز 29

خام تیل کی قیمتوں میں معمولی کمی ریکارڈ کی گئی۔عالمی میڈیا رپورٹس کے مطابق برینٹ خام تیل کے مستقبل کے سودوں کی قیمت 41 سینٹ، یعنی 0.39 فیصد کمی کے بعد 105.51 ڈالر فی بیرل ہوگئی۔

بقیہ بلوچستان نیوز 30

گے۔ارکان اسمبلی میاں غوث اور جمال احسن اقبال کو سخت سکیورٹی میں پارلیمنٹ ہاؤس لایا گیا، تحریک انصاف کے دونوں ارکان کے پارلیمنٹ لاجز کو سب جیل قرار دیا گیا تھا۔اس سے قبل پی ٹی آئی کے گرفتار 2 اراکین قومی اسمبلی شاہ اللہ مستی خیل اور داور کنڈی کو پارلیمنٹ لاجز منتقل کیا گیا تھا۔

بقیہ بلوچستان نیوز 31

اطلاق جمعے سے ملک بھر میں ہوگیا۔نئی پالیسی کے تحت پاسپورٹ بنوانے کے خواہشمند شہریوں کو نارمل، ارجنٹ اور فاسٹ ٹریک سمیت مختلف کیٹیگریز میں زیادہ رقم خرچ کرنا پڑے گی۔ 36 صفحات پر مشتمل مشین ریڈ ایبل پاسپورٹ کی نارمل فیس 4 ہزار 500 روپے تھی، تاہم اب اسی کیٹیگری کے ای پاسپورٹ کیلئے 9 ہزار روپے ادا کرنا ہوں گے۔

بقیہ بلوچستان نیوز 32

ہے جس میں ڈی جی انٹیلی جنس بیورو، سربراہ ڈریپ، اٹارنی جنرل آفس کا نمائندہ اور ایم ڈی پیپرا شامل ہیں۔حکم کے مطابق اس تحقیقاتی کمیٹی کا پہلا اجلاس ہفتے کی صبح اسلام آباد میں ہوگا جبکہ وزیر اعظم کی تحقیقاتی کمیٹی کو 48 گھنٹوں میں رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت کی ہے۔

بقیہ بلوچستان نیوز 33

ہرمز میں کئی ٹینکر اور دیگر اشیا ادھر ادھر بکھری تیرتی نظر آئیں۔گزشتہ روز ایرانی پاسداران انقلاب فورس کی بحریہ نے کنٹینر بردار، بحری جہاز سمندری بارودی سرنگ سے ٹکرانے اور آگ لگنے کے بعد ڈوبنے کی اطلاع دی تھی۔

بقیہ بلوچستان نیوز 34

گاڑیوں کے ساتھ یہ تیسرا واقعہ پیش آیا ہے۔میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے نواز شریف نے کہا کہ پشاور میں اسکول کی چھت گرنے کا واقعہ افسوسناک ہے۔

بقیہ بلوچستان نیوز 35

ہوگئے نصیر آباد کے علاقے ڈیرہ مراد جمالی صدر پولیس تھانے کی حدود اوچ پاور پلانٹ کے ایریاز میں نامعلوم مسلح افراد نے حملے کرکے نجی کمپنی کے دو موبائل ٹاورز کو آگ لگادی جس سے تمام مشینری و دیگر سامان جل کر راکھ ہوگیا واقعے کے بعد ملزمان فرار ہوگئے واقعے کی اطلاع پر پولیس جائے وقوع پر پہنچ گئی اور علاقے کی ناکہ بندی کرکے ملزمان کی تلاش شروع کردی۔

NOTICE INVITING TENDER

The Executive Engineer Public Health Engineering Division Dera Bugti invites Sealed tenders/Bids from the firms/contractors for the following works 2026-27. Tender Fee 1500/- and Bid security **2 %** for each work. Time limit three months. **BSDI PHASE-III**

S#	NAME OF WORK	Qty	APP.COST(M)
1	REPLACEMNET OF PIPELINE FOR WSS MARROW DERA BUGTI(Civil Work) TSE- **2627101209393**	**1 Job**	**34039733/-**

The Procurement will be finalized as per B-PPRA Rules and regulations, the firm must have valid registration with Pakistan Engineering Council in relevant category and relevant discipline who have renewal for the year 2024-25 and registered with tax authorities i.e. BRA, NTN & Sales Tax Department active filers where applicable who are on ATL of FBR three-year similar experience and turnover of last three years. The tender fee must be deposited in head of account **C02721 – 02726** through Green challan in any National Bank of Pakistan. Pursuant to sub clause 43.1 of the general condition of the contract the work shall be completed on or before the date stated. The bidder shall submit a Rs, 100/-stamp affidavit (Attested by first class Magistrate) with TSE Number and title of work certifying that all documents provided are true and correct. Any misleading information shallliable to disqualification. BPPRA Generated E-Challan (in case not provided the firm should be considered non-Eligible) Undertaking on Rs100 judicial stamp paper that the firm has never been involved in litigation with any Government / Semi Government Organization (In Favor of XEN PHE Division Dera Bugti also mention Work Name & TSE Number Bidder Must Sign and Stamped All Submitted Documents. Audit Report Previous Last Three Years. Bidder Must be provided Completion Certificate 3 Nos Authorized representative company will be allowed having specific authorization letter for the scheme mentioned above (the Authorization letter/ deed must be provided on Non-Judicial stamp paper valuing Rs. 100 duly attested by first class Magistrate. **METHOD OF PROCUREMENT:** Single Stage, One envelope procedure. **BIDDING DOCUMENTS / TENDER DOCUMENTS:** Can be downloaded from B-PPRA Website or on Production of Tender Fee and Tender documents cost Rs: 1500/- for each work. **(I) ISSUANCE**: The tender form will be issued to bidders after publication of notice in newspapers from the presentation of requisite documents i.e tender fee (Non-refundable). Bid security / earnest money mentioned above, original valid Engineering Council Certificate in relevant / required category, registration with BRA income tax certificate (NTN) etc. **(ii) SUBMISSION**: Last date for submission of bids **02-11-2026 at 12:00 PM. (iii) OPENING**: The sealed bids will be opened on **02-11-2026 at 01:00 PM. (iv) Place of issuance, submission inquiries and opening will be: ADDRESS:** Office of the XEN PHE Division Dera Bugti. Telephone No. 0835 – 410533/ 0835 – 410433E-Mail DB4023@bppra.gob.pk

Other terms and conditions are attached with tender documents.

EXECUTIVE ENGINEER
Public Health Engineering
Division Dera Bugti

DPRQ/PRQ No. 1931/16-10-2026

www.dpr.gob.pk. @dpr_gob dpr.gob @dgpr.balochistan

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت | ABC CERTIFIED | بلوچستان کے عوام کا بے باک ترجمان

Daily BALOCHISTAN NEWS QUETTA

روزنامہ بلوچستان نیوز کوئٹہ

چیف ایڈیٹر محمد انور ناصر

ڈی ایچ او کا بینظیر ایمرجنسی رسپانس سینٹر 1122 کا دورہ

خضدار (خ ن) ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کا بینظیر ایمرجنسی رسپانس سینٹر 1122 کا دورہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر خضدار ڈاکٹر عبدالحمید ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر خضدار علم دین تاجک ڈپٹی ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر لونگ خان عبدالرشید ڈرگ انسپکٹر اور سینئر ڈرگ فارماسسٹ جمیل احمد بلوچ کے ہمراہ بینظیر ایمرجنسی رسپانس سینٹر 1122 کا تفصیلی دورہ کیا۔ اس موقع پر سینٹر انچارج منظور احمد سے ملاقات کی۔

سانحہ پشاور دل غمزدہ بلوچستان کی تمام اسکولوں کی عمارتوں کا آج معائنہ کرایا جائے

رحمت بلوچ

بلوچستان میں بھی متعدد سرکاری اور نجی سکول خستہ حال عمارتوں میں قائم ہیں، جہاں کسی بھی وقت پشاور جیسے سانحے کا خدشہ پیدا ہوسکتا ہے، بچوں اور اساتذہ کی جانوں کا تحفظ حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے

خصوصی ٹیمیں تشکیل دے کر خستہ حال عمارتوں کی نشاندہی کی جائے اور کسی بھی ممکنہ حادثے سے بچنے کے لیے ہنگامی بنیادوں پر ضروری اقدامات کیے جائیں تاکہ طلبہ اور اساتذہ کی قیمتی جانوں کو محفوظ بنایا جاسکے

کوئٹہ (این این آئی) نیشنل پارٹی کے مرکزی رہنما اور بلوچستان اسمبلی میں ڈپٹی پارلیمانی لیڈر میر رحمت صالح بلوچ نے پشاور میں نجی سکول کی چھت گرنے کے افسوسناک واقعے میں 33 سے زائد بچوں اور ایک خاتون ٹیچر کی شہادت جبکہ درجنوں کے زخمی ہونے پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے اسے انتہائی افسوسناک سانحہ قرار دیا اپنے ایک بیان میں انہوں نے مطالبہ کیا کہ واقعے کی شفاف تحقیقات اور حادثے کے اصل حقائق عوام کے سامنے لائے جائیں۔ انہوں نے شہداء کے لواحقین سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لیے دعا کی۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں بھی متعدد سرکاری اور نجی سکول خستہ حال عمارتوں میں قائم ہیں، جہاں کسی بھی وقت پشاور جیسے افسوسناک سانحے کا خدشہ پیدا ہوسکتا ہے۔ بچوں اور اساتذہ کی جانوں کا تحفظ حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے، اس لیے تعلیمی اداروں کی عمارتوں کی حالت کو نظرانداز نہیں کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ فوری طور پر خصوصی ٹیمیں تشکیل دے کر صوبے بھر کے تمام سرکاری اور نجی سکولوں کی عمارتوں کا معائنہ کرایا جائے خستہ حال عمارتوں کی نشاندہی کی جائے اور کسی بھی ممکنہ حادثے سے بچنے کے لیے ہنگامی بنیادوں پر ضروری اقدامات کیے جائیں تاکہ طلبہ اور اساتذہ کی قیمتی جانوں کو محفوظ بنایا جاسکے

کوئٹہ، رکن صوبائی اسمبلی زابد ریکی، پارلیمانی سیکرٹری میر لیاقت لہڑی و دیگر ملک عیسیٰ خان ملازئی کی والدہ کی وفات پر فاتحہ خوانی کر رہے ہیں

ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) کوئٹہ ویسٹ کی زیرِ صدارت اجلاس

کوئٹہ (خ ن) ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) کوئٹہ ویسٹ اخلاق احمد کی زیرِ صدارت ڈسٹرکٹ ہیلتھ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا، جس میں ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر، ڈسٹرکٹ منیجر پی پی ایچ آئی، ڈرگ کنٹرولر اور دیگر متعلقہ افسران نے شرکت کی۔ اجلاس میں ضلع کوئٹہ کے تمام بنیادی مراکزِ صحت (BHU) اور رورل ہیلتھ سینٹرز (RHC) میں عملے کی حاضری، ادویات کی دستیابی اور دیگر طبی سہولیات سے متعلق رپورٹس پیش کی گئیں۔ متعلقہ افسران نے مراکزِ صحت کی صورتحال اور درپیش مسائل کے حوالے سے بریفنگ دی۔ اس موقع پر ڈرگ کنٹرولر نے رواں ماہ کے دوران کی جانے والی کارروائیوں، خصوصاً غیر رجسٹرڈ ادویات اور کھلے دودھ کے خلاف اقدامات، ضبط شدہ دودھ اور دیگر کارروائیوں سے متعلق تفصیلات پیش کیں۔

عوامی مینڈیٹ کی توہین سے ملک بحرانوں کا شکار ہے، جمعیت کوئٹہ

جمہوریت محض اقتدار حاصل کرنے کا نعرہ نہیں، بلکہ آئین کی پاسداری، قانون کی حکمرانی اور عوامی حقوق کے تحفظ کا نام ہے

بے روزگاری اور بدامنی اس بات کی علامت ہیں کہ عوامی مسائل کے حل کے بجائے اقتدار کی رسہ کشی کو ترجیح دی جا رہی ہے

کوئٹہ (یو این اے) جمعیت علما اسلام ضلع کوئٹہ کے رہنماں نے کہا ہے کہ اقتدار کے نشے میں مست قوتوں اور جمہوریت کے نام نہاد علمبرداروں نے سیاسی بالادستی اور ذاتی مفادات کے تحفظ کی خاطر ملک کو سنگین داخلی و خارجی بحرانوں سے دوچار کر دیا ہے۔ آئین کی پامالی، پارلیمان کو بے اختیار بنانے اور عوامی فیصلوں کو بے وقعت کرنے کی روش نے ریاستی ڈھانچے کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ جاری کردہ بیان میں ضلعی امیر شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمن رفیق، ضلعی جنرل سیکرٹری حاجی عین اللہ شمس، سینئر نائب امیر مولانا خورشید احمد، سیکرٹری اطلاعات عبدالغنی شہزاد، عبدالصمد ہتیار، مفتی محمد ابوبکر، عبدالباری شہزاد، اختر جان مری، مولانا جمال الدین حقانی، مفتی رشید احمد حقانی اور حاجی عطا محمد شمشوزئی نے کہا کہ پاکستان کروڑوں عوام کی امانت ہے اور ملک کے مستقبل کے فیصلے بند کمروں میں نہیں بلکہ آئین، پارلیمان اور عوامی مینڈیٹ کی روشنی میں ہونے چاہییں۔ رہنماں نے کہا کہ جمہوریت محض اقتدار حاصل کرنے کا نعرہ نہیں، بلکہ آئین کی پاسداری، قانون کی حکمرانی، اختلاف رائے کے احترام اور عوامی حقوق کے تحفظ کا نام ہے۔ جب اصولوں کی جگہ مفاد پرستی، قانون کی جگہ طاقت اور عوامی رائے کی جگہ من پسند فیصلے لے لیں تو ریاست پر اعتماد اور جمہوری نظام کی ساکھ متاثر ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں بڑھتی ہوئی سیاسی بے یقینی، معاشی بدحالی، مہنگائی، بے روزگاری اور بدامنی اس بات کی علامت ہیں کہ عوامی مسائل کے حل کے بجائے اقتدار کی رسہ کشی کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ عوام کے حق حکمرانی کو دبانے، آئینی حدود سے تجاوز کرنے اور سیاسی مخالفین کو دیوار سے لگانے کی پالیسیاں ملک کو استحکام کے بجائے مزید انتشار کی طرف لے جائیں گی۔

وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سے پارلیمانی سیکرٹری عبدالصمد گورگیج ملاقات کر رہے ہیں

ٹینکر مافیا غریب عوام کو لوٹ رہی ہے

زرک مندوخیل

کوئٹہ میں پینے کے پانی کا مسئلہ انتہائی سنگین صورتحال اختیار کر چکا، اگر ہم اپنے عوام کو پینے کے صاف پانی جیسی بنیادی انسانی ضرورت بھی فراہم نہیں کر سکتے تو ہمیں اس ایوان میں بیٹھنے کا کوئی حق یا ضرورت نہیں ہے

اگر ہم عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی میں مکمل طور پر ناکام رہے تو آئندہ کس منہ سے ان کے پاس ووٹ مانگنے جائیں گے؟ شہر میں پانی کے بحران کے پائیدار حل کے لیے ترجیحی بنیادوں پر عملی اقدامات کیے جائیں

کوئٹہ (یو این اے) بلوچستان اسمبلی کے جاری اجلاس میں صوبائی دارالحکومت کوئٹہ میں پانی کی شدید قلت اور ٹینکر مافیا کی من مانیوں پر رکن صوبائی اسمبلی زرک خان مندوخیل نے سخت احتجاج اور شدید تشویش کا اظہار کیا ہے۔ ایوان میں اظہار خیال کرتے ہوئے رکن اسمبلی زرک خان مندوخیل نے کہا کہ کوئٹہ میں پینے کے پانی کا مسئلہ انتہائی سنگین صورتحال اختیار کر چکا ہے۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ ان کے حلقے میں ٹینکر مافیا سرگرم ہے اور غریب و بے بس شہریوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہا ہے، جبکہ انتظامیہ اس ناانصافی پر خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔ زرک خان مندوخیل نے جذباتی انداز میں ایوان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہم اپنے عوام کو پینے کے صاف پانی جیسی بنیادی انسانی ضرورت بھی فراہم نہیں کر سکتے تو ہمیں اس ایوان میں بیٹھنے کا کوئی حق یا ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر ہم عوام کو پانی سمیت دیگر بنیادی سہولیات کی فراہمی میں مکمل طور پر ناکام رہے تو آئندہ کس منہ سے ان کے پاس ووٹ مانگنے جائیں گے؟ انہوں نے حکومت اور متعلقہ حکام سے مطالبہ کیا کہ کوئٹہ شہر میں پانی کے بحران کے فوری اور پائیدار حل کے لیے ترجیحی بنیادوں پر عملی اقدامات کیے جائیں اور ٹینکر مافیا کا بلاتاخیر قلع قمع کیا جائے۔

ڈپٹی کمشنر کچھی میر ممتاز علی کھیتران کا مچھ کا دورہ

مچھ (یو این اے) ڈپٹی کمشنر کچھی میر ممتاز علی کھیتران نے گزشتہ روز پیش آنے والے المناک ٹریفک حادثے میں شہید ہونے والے غلام فاروق کرد، میر عیسیٰ خان سالانی کی ہمشیرہ اور دیگر مرحومین کے لواحقین سے ان کی رہائش گاہوں پر جا کر تعزیت اور افسوس کا اظہار کیا۔ انہوں نے وڈیرہ شہباز خان سالانی کے انتقال اور قبائلی رہنما میر فاروق عزیز کرد کی والدہ جبکہ سابق وفاقی وزیر میر ہمایوں عزیز کرد کی چچی کے انتقال پر بھی ان کے گھر جا کر تعزیت کی اس موقع پر ڈپٹی کمشنر میر ممتاز علی کھیتران نے شہدا اور مرحومین کے ایصالِ ثواب، درجات کی بلندی اور مغفرت کے لیے فاتحہ خوانی کی، جبکہ لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا اس موقع پر اسسٹنٹ کمشنر مچھ سردار زادہ میر لیاقت علی جتوئی، سابق ایس ایچ او مچھ نصراللہ سالانی، صحافیوں اور دیگر افراد بھی ان کے ہمراہ تھے۔

جمعیت عوامی حقوق کی جدوجہد کا نام ہے مولانا محمد موسیانی

سیاست کو ذاتی مفادات کے بجائے عوامی خدمت، امانت اور ذمہ داری کا ذریعہ ہونا چاہیے

وندر سونمیانی (نمائندہ بلوچستان نیوز) جمعیت علمائے اسلام تحصیل سونمیانی وندر کے سرپرست اعلیٰ مولانا محمد خان موسیانی نے کہا ہے کہ جمعیت علمائے اسلام ایک ایسی دینی و سیاسی تحریک ہے جو دینِ اسلام کی تعلیمات کی روشنی میں سیاست کو خدمت دیانت حق گوئی اور اصلاح معاشرہ کا ذریعہ سمجھتی ہے۔ جمعیت علمائے اسلام کا مقصد اسلامی اقدار کا تحفظ، مظلوم و محروم طبقات کی آواز بننا آئین و قانون کی پاسداری اور معاشرے میں عدل و انصاف کے قیام کے لیے جدوجہد کرنا ہے ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ شب بعد نماز عشا جمعیت علمائے اسلام سائیں عبدالصمد ہانبچو ی یونٹ وندر سٹی کے دورے کے موقع پر یونٹ کے زیرِ اہتمام منعقدہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اجلاس کی صدارت یونٹ امیر حافظ کریم بخش انگاریہ نے کی جبکہ جمعیت علمائے اسلام تحصیل سونمیانی وندر کے امیر سمیت دیگر ذمہ داران اور کارکنان نے بھی شرکت کی تفصیلات کے مطابق جمعیت علمائے اسلام تحصیل سونمیانی وندر کے تنظیمی دورے کے سلسلے میں سائیں عبدالصمد ہانبچو ی یونٹ وندر سٹی کا اجلاس منعقد کیا گیا جس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا تلاوت کی سعادت قاری عتیق الرحمن نے حاصل کی اجلاس میں تنظیمی امور جماعتی سرگرمیوں کارکنان کے باہمی رابطے اور آئندہ کے لائحہ عمل پر تبادلہ خیال کیا گیا اس موقع پر مولانا مفتی امین اللہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ جمعیت علمائے اسلام کی سیاست کا بنیادی مقصد دینی اقدار کا تحفظ اسلامی تعلیمات کی ترویج اور عوامی مسائل کے حل کے لیے آئینی و جمہوری جدوجہد کرنا ہے

صوبائی مشیر ڈاکٹر ربابہ بلیدی تصویری و کتب نمائش کا افتتاح کر رہی ہیں

عوامی مفاد کو ہر صورت مقدم رکھا جائے گا ولی محمد بڑیچ

موسیٰ خیل کی تمام تحصیلوں میں مال مویشیوں کی ویکسینیشن اور ادویات کی فراہمی کے لیے ویٹرنری میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا جائے

کنگری بازار واٹر فلٹر پلانٹ کو فوری طور پر بحال کر کے عوام کو صاف پینے کے پانی کی فراہمی یقینی بنائی جائے، کمشنر لورالائی

لورالائی (عمرزئی ناصر) کمشنر لورالائی ڈویژن ولی محمد بڑیچ کی زیرِ صدارت ضلع موسیٰ خیل میں عوامی مسائل کے حل اور عوام کو ان کی دہلیز پر ریلیف کی فراہمی کے لیے کھلی کچہری کا انعقاد کیا گیا، جس میں عوام کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ کھلی کچہری میں شہریوں، زمینداروں، عمائدین اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کرتے ہوئے اپنے مسائل اور شکایات براہِ راست کمشنر کے سامنے پیش کیں کھلی کچہری کے دوران عوام نے خستہ حال اور کچے سڑکوں، سرکاری عمارتوں کی ابتر حالت، پینے کے صاف پانی کی عدم دستیابی، آبنوشی کی اسکیمات، محکمہ پی ایچ ای، بی اینڈ آر اور دیگر محکموں کی کارکردگی سے متعلق متعدد شکایات پیش کیں عوام نے بلوچستان اسپیشل ڈویلپمنٹ انیشی ایٹو (BSD) پروگرام کے حوالے سے بھی اپنے تحفظات کا اظہار کیا۔ شرکاء نے شکایت کی کہ ضلع موسیٰ خیل میں BSD منصوبوں کو صرف دو تحصیلوں تک محدود رکھا گیا ہے، جبکہ دیگر علاقوں کو ترقیاتی منصوبوں سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ عوام نے اسکیمات کی تقسیم میں مبینہ جانبداری اور سفارشی بنیادوں پر منصوبوں کے انتخاب کے حوالے سے بھی کمشنر لورالائی ڈویژن کو آگاہ کیا اور مطالبہ کیا کہ ترقیاتی منصوبوں کی منظوری ضرورت، آبادی، پسماندگی اور عوامی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے شفاف بنیادوں پر کی جائے کمشنر ولی محمد بڑیچ نے عوامی شکایات کو غور سے سنا اور متعلقہ محکموں کے افسران کو ہدایت کی کہ عوامی مسائل کے حل میں کسی قسم کی غفلت اور تاخیر برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے واضح کیا کہ ترقیاتی منصوبوں کے ثمرات بلاامتیاز تمام علاقوں تک پہنچانا انتظامیہ کی ذمہ داری ہے اور عوامی مفاد کو ہر صورت مقدم رکھا جائے گا کھلی کچہری میں بعض ایسے مریض بھی شریک ہوئے جو مختلف موذی امراض میں مبتلا تھے۔ انہوں نے کمشنر سے علاج معالجے اور مالی معاونت کی درخواست کی۔ کمشنر نے ان کی مشکلات سنیں اور متعلقہ حکام کو دستیاب وسائل کے اندر رہتے ہوئے ضروری معاونت اور علاج کی سہولیات کی فراہمی کے لیے اقدامات کرنے کی ہدایات دیں اس موقع پر زمینداران ایکشن کمیٹی موسیٰ خیل کے صدر حاجی عصمت نے بھی اپنے مسائل پیش کرتے ہوئے زراعت سے متعلق ایم ایم ڈی کے ریکارڈ کے حوالے سے اہم معاملہ اٹھایا۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ کئی سالوں کا ریکارڈ دستیاب نہیں، جس سے زمینداروں کو مشکلات کا سامنا ہے۔

یونیورسٹی آف لورالائی میں آفاق تعلیمی ایکسپو کا انعقاد

کوئٹہ (آئی این پی) یونیورسٹی آف لورالائی میں آفاق (AFAQ) تعلیمی ایکسپو 2026 کا شاندار انعقاد کیا گیا، جس میں 37 تعلیمی اداروں کے تقریباً 1100 طلبہ و طالبات نے شرکت کر کے اپنے سائنسی، تعلیمی اور تحقیقی ماڈلز پیش کیے۔ ایکسپو کے مہمان خصوصی وائس چانسلر یونیورسٹی آف لورالائی پروفیسر انجینئر ڈاکٹر احسان اللہ خان کاکڑ تھے، جبکہ پروگرام کے منتظم اعلیٰ آفاق پاکستان کے سینئر پروگرام منیجر طیب فرید خان سمیت آفاق کی ٹیم کے دیگر اراکین بھی موجود تھے۔

کوئٹہ، ایڈووکیٹ محمد حسن عطاء اللہ لانگو خلیل پانیزئی ودیگر اقبال کاسی ایڈووکیٹ کے دفتر کا افتتاح کر رہے ہیں

کان کنی سے متعلق معاملات کو قانون کے مطابق نمٹایا جائے گا، ڈپٹی کمشنر ڈکی

کسی بھی کیس میں قانونی اور ماحولیاتی ضوابط کو نظرانداز نہیں کیا جائے گا

ڈکی (خ ن) ڈپٹی کمشنر ڈکی فضل الرحمن کبدانی کی زیر صدارت ڈسٹرکٹ مائننگ لائزن کمیٹی (DMLC) کا اہم اجلاس منعقد ہوا، جس میں ایس پی ڈکی محمد یونس رضا، ریجنل ڈائریکٹر مائنز کفایت بلوچ، ڈسٹرکٹ فارسٹ آفیسر روح اللہ سمیت دیگر متعلقہ حکام نے شرکت کی، جبکہ سردار خوشدل خان لونی نے بذریعہ ویڈیو لنک اجلاس میں شرکت کی اجلاس بلوچستان مائنز اینڈ منرلز ایکٹ 2025 کے سیکشن 20 کے تحت طلب کیا گیا، جس میں کان کنی سے متعلق مختلف کیسز کمیٹی کے سامنے الگ الگ پیش کیے گئے۔ کمیٹی نے ہر کیس کا انفرادی طور پر جائزہ لیتے ہوئے متعلقہ فریقین کے مؤقف سنے اور کیسز سے متعلق دستیاب ریکارڈ، قانونی تقاضوں، انتظامی امور اور ماحولیاتی پہلوؤں پر تفصیلی غور و خوض کیا اس موقع پر متعلقہ حکام نے کان کنی کے مختلف معاملات سے متعلق کمیٹی کو بریفنگ دی، جبکہ متعلقہ فریقین نے اپنے مؤقف اور دستیاب دستاویزات کمیٹی کے سامنے پیش کیں ڈپٹی کمشنر ڈکی فضل الرحمن کبدانی نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کان کنی سے متعلق تمام معاملات کو شفاف، غیر جانبدارانہ اور قانون کے مطابق نمٹایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہر کیس کا فیصلہ دستیاب ریکارڈ، حقائق اور متعلقہ فریقین کے مؤقف کی روشنی میں انفرادی طور پر کیا جائے گا انہوں نے واضح کیا کہ کان کنی کے معاملات میں قانونی تقاضوں کی تکمیل، انتظامی امور اور ماحولیاتی تحفظ کو خصوصی اہمیت حاصل ہے، لہٰذا کسی بھی کیس میں قانونی اور ماحولیاتی ضوابط کو نظرانداز نہیں کیا جائے گا ڈپٹی کمشنر نے متعلقہ حکام کو ہدایت کی کہ کان کنی سے متعلق کیسز میں تمام قانونی و انتظامی امور کا باریک بینی سے جائزہ لیتے ہوئے ضروری کارروائی مکمل کی جائے تاکہ معدنی وسائل کے استعمال کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی تحفظ اور عوامی مفاد کو بھی یقینی بنایا جاسکے

گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل کا بلوچستان فوڈ نمائش کے آرگنائزرز کے ساتھ گروپ فوٹو

خواتین کے حقوق کا تحفظ خوشحال معاشرے کی تشکیل کیلئے ناگزیر ہے

کرن بلوچ

خواتین کی سماجی، معاشی اور سیاسی ترقی کے لیے قومی اور صوبائی اداروں کے درمیان مشترکہ حکمت عملی وقت کی اہم ضرورت ہے

بلوچستان کمیشن آن دی اسٹیٹس آف ویمن خواتین کو درپیش مسائل کے حل کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھے گا

اسلام آباد (خ ن) چیئرپرسن بلوچستان کمیشن آن دی اسٹیٹس آف ویمن محترمہ کرن بلوچ نے اسلام آباد میں نیشنل کمیشن آن دی اسٹیٹس آف ویمن (NCSW) کے ہیڈکوارٹر میں منعقدہ 80 ویں بورڈ اجلاس میں شرکت کی۔ اس موقع پر محترمہ کرن بلوچ نے کہا کہ خواتین کے حقوق کا تحفظ، صنفی مساوات کا فروغ اور خواتین کو ترقی کے یکساں مواقع فراہم کرنا ایک منصفانہ اور خوشحال معاشرے کی تشکیل کے لیے ناگزیر ہے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کی سماجی، معاشی اور سیاسی ترقی کے لیے قومی اور صوبائی اداروں کے درمیان مؤثر تعاون اور مشترکہ حکمت عملی وقت کی اہم ضرورت ہے۔ کرن بلوچ نے کہا کہ بلوچستان میں خواتین کو بااختیار بنانے، ان کے حقوق کے تحفظ اور فیصلہ سازی کے عمل میں ان کی مؤثر شمولیت کو یقینی بنانے کے لیے ادارہ جاتی سطح پر مربوط اقدامات ضروری ہیں۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ بلوچستان کمیشن آن دی اسٹیٹس آف ویمن خواتین کو درپیش مسائل کے حل، ان کے حقوق کے تحفظ اور صنفی مساوات کے فروغ کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ قومی سطح پر خواتین کے حقوق سے متعلق اداروں کے درمیان تجربات اور تجاویز کا تبادلہ پالیسی سازی کو مؤثر بنانے اور خواتین کے لیے بہتر مواقع پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

اسلام آباد، بی سی ایس ڈبلیو کی چیئرپرسن کرن بلوچ اجلاس میں اظہار خیال کر رہی ہیں

آٹے کی قیمتوں میں خودساختہ اضافہ اور ناجائز منافع خوری برداشت نہیں

مہراللہ بادینی

محکمہ خوراک ہر ہفتے آٹے کا سرکاری نرخنامہ جاری کرے گا، جس پر ہر صورت عملدرآمد یقینی بنایا جائے گا، ڈی سی کوئٹہ

سرکاری نرخنامے پر عملدرآمد کی مسلسل نگرانی، خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے

کوئٹہ (خ ن) ڈپٹی کمشنر کوئٹہ مہراللہ بادینی کی زیر صدارت شہر میں آٹے کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور عوام کو ریلیف فراہم کرنے کے حوالے سے ایک اجلاس منعقد ہوا، جس میں ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) محمد انور کاکڑ، محکمہ خوراک اور محکمہ صنعت کے افسران نے شرکت کی۔ اجلاس میں آٹے کی حالیہ قیمتوں، مارکیٹ کی صورتحال اور عوام کو مناسب نرخوں پر آٹے کی فراہمی سے متعلق مختلف امور کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ تمام تر تجزیے اور مشاورت کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ محکمہ خوراک ہر ہفتے آٹے کا سرکاری نرخنامہ جاری کرے گا، جس پر ہر صورت عملدرآمد یقینی بنایا جائے گا۔ ڈپٹی کمشنر کوئٹہ مہراللہ بادینی نے واضح کیا کہ عوام کو ریلیف فراہم کرنا ضلعی انتظامیہ کی اولین ترجیح ہے۔ آٹے کی قیمتوں میں خودساختہ اضافہ اور ناجائز منافع خوری کسی صورت برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے متعلقہ حکام کو ہدایت کی کہ ہفتہ وار جاری ہونے والے سرکاری نرخنامے پر عملدرآمد کی مسلسل نگرانی کی جائے اور خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے تاکہ شہریوں کو مقررہ سرکاری نرخوں پر آٹے کی فراہمی یقینی بنائی جا سکے۔

یونیورسٹی آف تربت کے ایڈوانسڈ اسٹڈیز اینڈ ریسرچ بورڈ کا اجلاس

تربت (خ ن) یونیورسٹی آف تربت کے ایڈوانسڈ اسٹڈیز اینڈ ریسرچ بورڈ (ASRB) کا پچیسواں اجلاس وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر گل حسن کی زیرِ صدارت منعقد ہوا، جس میں تمام فیکلٹیز کے ڈینز، ڈائریکٹرز اور سینئر فیکلٹی ممبران نے شرکت کی۔ اجلاس کے دوران ایم فل تھیسز کی ایویلیوایشن، زبانی امتحانات، ڈگریوں کے اجراء کی منظوری، سپروائزرز کی تقرری، ریسرچ پروپوزل ڈیفنس اور دیگر اعلیٰ تعلیمی و تحقیقی امور سے متعلق مختلف ایجنڈا آئٹمز کا تفصیلی جائزہ لیا گیا اور اہم فیصلے کیے گئے۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر گل حسن نے ایڈوانسڈ اسٹڈیز اور تحقیقی سرگرمیوں کے حوالے سے ہائر ایجوکیشن کمیشن کے رہنما اصولوں پر سختی سے عملدرآمد کی ہدایت کی۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اعلیٰ تعلیم اور تحقیق محض ڈگری کے حصول تک محدود نہیں ہونی چاہیے، بلکہ تحقیقی نتائج کے ثمرات سے قوم و معاشرے کو عملی طور پر مستفید ہونا چاہیے۔ انہوں نے اسکالرز پر زور دیا کہ وہ ایسے جدید علوم اور موضوعات پر تحقیق کو ترجیح دیں جو مقامی اور قومی سطح پر کمیونٹی کے مسائل کے حل میں معاون ثابت ہوں۔ وائس چانسلر نے اساتذہ اور محققین سے کہا کہ وہ قومی و بین الاقوامی ریسرچ گرانٹس بالخصوص ایچ ای سی کے نیشنل ریسرچ پروگرام فار یونیورسٹیز (NRPU) کے تحت تحقیقی منصوبے حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کریں تاکہ جامعہ میں ایک مضبوط، پائیدار اور معیاری تحقیقی کلچر کو فروغ دیا جا سکے۔ اجلاس کے اختتام پر وائس چانسلر نے جامعہ تربت میں معیاری تحقیق کے فروغ کے لیے اساتذہ، اسکالرز اور ڈائریکٹوریٹ آف گریجویٹ اسٹڈیز کی انتھک کاوشوں اور لگن کو سراہا۔

ڈی سی قلات انجینئر عائشہ زہری تقریری مقابلے کے شرکاء سے خطاب کر رہی ہیں

پولیس کا شعبہ عوام کی خدمت کا بہترین ذریعہ ہے، سامیہ سلیم

خواتین پولیس اہلکاروں کے استعداد کار کو بڑھانے کے لئے انہیں جدید تربیت فراہم کرنے کے لئے اقدامات اٹھا رہے ہیں

خواتین اپنے مسائل کے حل کیلئے کسی مرد پولیس اہلکار کی بجائے خاتون پولیس آفیسر اور اہلکار کو اپنا مسئلہ بہتر طور پر بتا سکتی ہیں

کوئٹہ (آن لائن) اے ایس پی سٹی سامیہ سلیم نے کہا ہے کہ خواتین پولیس اہلکاروں کے استعداد کار کو بڑھانے کے لئے انہیں جدید تربیت فراہم کرنے کے لئے اقدامات اٹھا رہے ہیں تاکہ وہ اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داری کو احسن طریقے سے نبھاتے ہوئے فرائض کی بجا آوری کو یقینی بنا سکیں۔ خواتین بھی مردوں کے شانہ بشانہ ہر شعبے میں اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔ بلوچستان کی بچیوں میں ٹیلنٹ کی کوئی کمی نہیں انہیں اپنی صلاحیتوں کو مثبت سرگرمیوں کی جانب لا کر ہر شعبے میں اپنی خدمت کے بل بوتے اپنا لوہا منوانا ہوگا اور انہیں شعور اجاگر کرنے کے لئے اقدامات اٹھانے چاہئے کہ وہ تعلیم اور دیگر فرائض کے حصول کے دوران منفی سرگرمیوں کی جانب نہ جائیں۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بلوچستان ایک قبائلی صوبہ ہے جہاں پر خواتین کو قدر و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے میں پولیس فورس کو جوائن کرنے کے بعد پہلی پوسٹنگ پر کوئٹہ آئی ہوں۔ اور اپنی تعیناتی کے دوران اب تک بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا ہے میری کوشش ہے کہ میں اپنی ملازمت کے دوران پولیس فورس میں موجود خواتین اہلکاروں کی بہتری اور ان کے استعداد کار کو بڑھانے کے لئے انہیں جدید تربیت فراہم کر کے انہیں اپنے فرائض کی بجا آوری کو احسن طریقے سے نبھانے کیلئے تمام امور سے روشناس کرا سکوں۔ اس کے علاوہ خواتین اپنے مسائل کے حل کیلئے وومن پولیس اسٹیشن میں آئے جہاں پر خواتین عملہ تعینات ہے مختلف کرائم میں گرفتار بچوں کے مسائل کے حل کے لئے بھی اقدامات اٹھا رہی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ پولیس کا شعبہ عوام کی خدمت کا بہترین ذریعہ ہے ہمیں اپنی ذمہ داری نبھاتے ہوئے پولیس منصب کے دوران خواتین کے مسائل کے حل کو ممکن بنانے کے لیے مؤثر کردار ادا کرنا ہے کیونکہ خواتین اپنے مسائل کے حل کیلئے کسی مرد پولیس اہلکار کی بجائے خاتون پولیس آفیسر اور اہلکار کو اپنا مسئلہ بہتر طور پر بتا سکتی ہے۔

کوئٹہ، منصور فاؤنڈیشن کے سربراہ حسن اچکزئی مستحقین میں راشن تقسیم کر رہے ہیں

اسسٹنٹ کمشنر بختیار آباد کی زیرِ صدارت پرائس کنٹرول کمیٹی کا اجلاس

سرکاری نرخ نامے کی خلاف ورزی کسی صورت برداشت نہیں، بہادر خان ہنگرزئی

سیوی (خ ن) اسسٹنٹ کمشنر بختیار آباد میر بہادر خان ہنگرزئی کی زیرِ صدارت پرائس کنٹرول کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا، جس میں انجمن تاجران، دودھ و دہی فروشوں، چھوٹے بڑے گوشت اور مرغی کے گوشت کے فروخت کنندگان، دیگر تاجران اور متعلقہ محکموں کے افسران نے شرکت کی۔ اجلاس میں اشیائے خورد و نوش کی قیمتوں، سرکاری نرخ نامے پر مکمل درآمد اور عوام کو روزمرہ استعمال کی ضروری اشیاء مناسب قیمتوں پر فراہم کرنے سے متعلق امور کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اس موقع پر اسسٹنٹ کمشنر نے کہا کہ ڈپٹی کمشنر سیوی میجر (ر) الیاس کبزئی کی ہدایات کی روشنی میں بازاروں میں قیمتوں کی نگرانی مؤثر بنانے کے لیے روزانہ کی بنیاد پر نرخ چیک کیے جائیں گے اور مختلف مارکیٹوں و دکانوں کے باقاعدہ دورے کیے جائیں گے۔ انہوں نے تاجران اور دکانداروں پر زور دیا کہ وہ سرکاری نرخ نامے نمایاں جگہوں پر آویزاں کریں اور مقررہ نرخوں کے مطابق اشیائے ضروریہ فروخت کریں۔ انہوں نے واضح کیا کہ ناجائز منافع خوری، خودساختہ قیمتوں میں اضافے اور سرکاری نرخ نامے کی خلاف ورزی کسی صورت برداشت نہیں کی جائے گی، جبکہ خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

سردار غلام سرور شیرانی کا ڈی ایچ کیو ہسپتال شیرانی کا دورہ

مطالبات کی منظوری، عملی اقدامات تک پرامن دھرنا جاری رہے گا

شیرانی (نامہ نگار) ضلعی ہیڈکوارٹر شیرانی، ستو راغہ کی آئینی و قانونی حیثیت کی بحالی، سرکاری محکموں کی فعالیت اور عوامی مسائل کے حل کے لیے جاری پرامن احتجاجی دھرنا 237 ویں روز بھی جاری رہا۔ دھرنے میں آل شیرانی حریفال اتحاد کے سربراہ سردار غلام سرور شیرانی، عتیق الرحمن شیرانی، نصیب اللہ شیرانی اور دیگر افراد نے شرکت کی۔ اس موقع پر سردار غلام سرور شیرانی نے کہا کہ عوام کے جائز حقوق کے حصول تک پرامن جدوجہد جاری رہے گی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ضلعی ہیڈکوارٹر ستو راغہ کی آئینی و قانونی حیثیت بحال، تمام سرکاری محکموں میں بااختیار افسران اور ضروری عملے کی تعیناتی، سیٹلمنٹ کا عمل مکمل اور تا تک، چوبی وانزر خیزئی سڑکوں کی تعمیر و مرمت یقینی بنائی جائے۔ انہوں نے واضح کیا کہ دھرنا کسی فرد، سیاسی جماعت یا ادارے کے خلاف نہیں بلکہ عوام کے آئینی حقوق اور بنیادی مسائل کے حل کے لیے ہے۔ اس موقع پر بانی دھرنا حاجی فیاض شیرانی قبائلی عمائدین اور نوجوانان عجب خان شیرانی عزیز الرحمن قسمت خان جاوید خان اور محمد دین بھی موجود تھے درایں اثنا سردار غلام سرور شیرانی نے ڈی ایچ کیو ہسپتال شیرانی، ستو راغہ کا دورہ کیا اور ہسپتال کے عملے و مریضوں سے الگ الگ ملاقاتیں کیں۔ مریضوں نے ادویات کی فراہمی اور طبی معائنے کو تسلی بخش قرار دیا، تاہم ذمہ دار ڈاکٹرز اور دیگر عملے کی عدم موجودگی پر شدید تشویش کا اظہار کیا گیا۔

سردار منظور خان کاکڑ سے سلیم قریشی ملاقات کر رہے ہیں

بھاگ، صابر شاہ سیوریج نالے کے ڈھکن غائب

نامکمل کام اور گندے پانی کے تالاب سے شہریوں کی زندگی اجیرن

بھاگ (یو این اے) صابر شاہ سیوریج نالے کے ڈھکن غائب ہونے کے باعث شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے ٹھیکیدار سیوریج نالے کا کام ادھورا چھوڑ کر ڈیڑھ سال سے زائد عرصے سے منظر عام سے غائب ہے جس علاقے میں نالے کا کام مکمل کیا گیا وہاں سیوریج نالے کے اکثر ڈھکن غائب ہیں جو پیدل چلنے والوں موٹر سائیکل سواروں بزرگوں اور خصوصاً اسکول جانے والے بچوں کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے اور کسی بھی وقت ناخوشگوار حادثہ پیش آنے کا اندیشہ ہے نامکمل سیوریج نالہ اہل علاقہ کے لیے وبال بن چکا ہے آدھے شہر کا گندا پانی جمع ہو کر تالاب کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ جس سے مچھروں اور مکھیوں کی بہتات نے مکینوں کی زندگی اجیرن کر دی ہے اہل علاقہ نے متعلقہ محکمے اور میونسپل کمیٹی اور انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ عوام کے جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے فوری طور پر نالے پر ڈھکن نصب کیے جائیں اور ادھورے سیوریج نالے کی تعمیر مکمل کر کے نکاسی آب کا دیرینہ مطالبہ پورا کیا جائے

کمشنر لورالائی ڈویژن ولی محمد بڑیچ کھلی کچہری سے خطاب کر رہے ہیں

لورالائی، آل بلوچستان ٹرانسپورٹ یونین کے نمائندہ حیات خان ڈی آئی جی پولیس، کمشنر اور بریگیڈیئر نعمان سے ملاقات کر رہے ہیں

ایڈیٹر و پبلشر محمد انور ناصر نے روزنامہ بلوچستان نیوز کوئٹہ سعید پرنٹنگ پریس مندوخیل پلازہ مشن روڈ کوئٹہ سے چھپوا کر فلیٹ نمبر 5 سینٹر پلازہ اینگل روڈ کوئٹہ سے شائع کیا

EDITORIAL PAGE 4 اداراتی صفحہ

مصنوعی مہنگائی کا عذاب۔عوام کو ریلیف دینے کی ناگزیر ضرورت!

بلوچستان سمیت ملک بھر میں ہر چند کہ مہنگائی اور بڑھتے ہوئے معاشی مسائل نے عام آدمی کی کمر دہری کردی ہے اور اس مہنگائی کی وجوہات مقامی نہیں بلکہ عالمگیر نوعیت کی ہیں، ہاں البتہ یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ اگر باقی دنیا اس وقت صرف مہنگائی کا سامنا کررہی ہے تو ہم پاکستانیوں کو مہنگائی کے ساتھ ساتھ ذخیرہ اندوزی، گرانفروشی اور نرخ ناموں پر عمل درآمد نہ ہونے کے مسائل کا بھی سامنا ہے، جو بلاشبہ ایک تشویشناک اور المیہ خیز صورت حال ہے۔ایسے میں گزشتہ روز کابینہ کمیٹی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے نائب وزیراعظم و وزیر خارجہ سینیٹر محمد اسحاق ڈار نے جس عزم کا اظہار کیا ہے، وہ اس امید کو تقویت دیتا ہے کہ مہنگائی بھلے فوری طور پر کم نہ ہو، مگر مصنوعی مہنگائی اور گرانفروشی کے مسائل سے مکمل نہ سہی، کسی حد تک چھٹکارا ضرور مل سکے گا۔نائب وزیراعظم و وزیر خارجہ سینیٹر محمد اسحاق ڈار نے واضح کیا ہے کہ اشیائے ضروریہ کی ذخیرہ اندوزی، مصنوعی قلت پیدا کرنے اور زائد قیمتیں وصول کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ان کی زیر صدارت ضروری اشیائے خورونوش کے ذخائر اور قیمتوں کا جائزہ لینے کے لئے کابینہ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا، جس میں وفاقی وزراء، سیکریٹری تجارت اور متعلقہ وفاقی و صوبائی وزارتوں اور محکموں کے سینئر نمائندوں نے شرکت کی۔اجلاس میں اشیائے ضروریہ کے ذخائر، فراہمی کے انتظامات اور قیمتوں کی صورت حال کا جائزہ لیا گیا۔کمیٹی کو بتایا گیا کہ ملکی ضروریات پوری کرنے کے لئے اشیائے خورونوش کے وافر ذخائر موجود ہیں، قلت کا کوئی خدشہ نہیں اور قیمتیں مستحکم ہورہی ہیں۔نائب وزیراعظم نے وزیراعظم کی ہدایات کے مطابق متعلقہ حکام کو سپلائی چین اور قیمتوں کی مسلسل نگرانی کرنے کی ہدایت بھی کی۔ہم سمجھتے ہیں کہ ملک میں ضروریہ اشیاء کے وافر ذخائر کی موجودگی کی تصدیق اور اعلان اطمینان بخش ہے تاہم ایک اور نکتہ بھی ہے کہ جب حکومت کی جانب سے ضروری اشیا کے وافر ذخائر کی موجودگی کی تصدیق کی جارہی ہے تو پھر اس بات کی جانچ بھی ضروری ہے کہ بازار میں ان اشیا کی قیمتیں صارفین کی قوت خرید سے مطابقت کیوں نہیں رکھتیں اور بعض مقامات پر سرکاری نرخ ناموں کو خاطر میں کیوں نہیں لایا جاتا۔اگر رسد موجود ہے اور قلت کا کوئی فوری خدشہ نہیں تو انتظامی اداروں کی ذمہ داری مزید بڑھ جاتی ہے کہ وہ اشیا کی دستیابی اور ان کی فروخت کے درمیان کسی بھی غیر قانونی رکاوٹ کو دور کریں۔یہ بات درست ہے کہ حکومت ہر شے کی قیمت کو اپنی مرضی کے مطابق کم نہیں کرسکتی۔عالمی منڈیوں میں تبدیلیاں، ایندھن کی قیمتیں، پیداواری لاگت، درآمدی اخراجات اور ترسیل کے مسائل ملکی معیشت پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ان عوامل کے باعث قیمتوں میں اضافہ ہو تو اس کے اثرات سے مکمل طور پر بچنا آسان نہیں ہوتا۔لیکن ان معاشی مجبوریوں اور انفرادی سطح پر ناجائز منافع کمانے کی کوششوں کو ایک ہی نظر سے نہیں دیکھا جاسکتا۔معاشی حالات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اشیا کو روک لینا، مصنوعی قلت کا ماحول پیدا کرنا یا مقررہ قیمت سے زیادہ رقم وصول کرنا ایسے اقدامات ہیں جن کی روک تھام حکومت کی دسترس میں ہے۔اس معاملے میں کمزوری یا غفلت عوام کی مشکلات میں غیر ضروری اضافہ کرتی ہے۔پاکستان میں صارفین کو اکثر اس صورت حال کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ کسی چیز کی قیمت ایک دکان پر کچھ اور ہوتی ہے تو چند قدم کے فاصلے پر واقع دوسری دکان پر اس کے نرخ مختلف ہوتے ہیں۔بعض اوقات نرخ نامہ موجود ہونے کے باوجود اس پر عمل نہیں کیا جاتا اور خریدار کو اضافی رقم ادا کرنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔کم آمدن والے خاندانوں کے لئے یہ فرق معمولی نہیں ہوتا، کیونکہ ان کے محدود بجٹ میں ہر اضافی خرچ کسی دوسری ضرورت کو متاثر کرتا ہے۔اس لئے قیمتوں کی نگرانی کا نظام ایسا ہونا چاہئے جو محض سرکاری ریکارڈ میں اپنی موجودگی ثابت کرنے کے بجائے عام شہری کے لئے عملی سہولت پیدا کرے۔ذخیرہ اندوزی کا مسئلہ بھی اسی نوعیت کی توجہ کا متقاضی ہے۔کسی شے کی مصنوعی قلت پیدا کرکے اس کی قیمت بڑھانے کی کوشش دراصل صارفین کی مجبوری سے فائدہ اٹھانے کے مترادف ہے۔ضروری اشیا کی فراہمی میں رکاوٹ پیدا کرنے والے عناصر نہ صرف عوام کو نقصان پہنچاتے ہیں بلکہ منڈی میں اعتماد کو بھی کمزور کرتے ہیں۔ایسے عناصر کے خلاف کارروائی کے لئے متعلقہ محکموں کے پاس ذخائر، تھوک فروخت، ترسیل اور خوردہ قیمتوں سے متعلق قابل اعتماد معلومات ہونی چاہئیں۔ جہاں قیمتوں میں غیر معمولی اضافے یا اشیا کی غیر ضروری عدم دستیابی کی شکایات سامنے آئیں، وہاں فوری تحقیقات کرکے ذمہ داری کا تعین کیا جانا چاہئے۔یہ معاملہ بلوچستان کے حوالے سے مزید اہمیت اختیار کرجاتا ہے۔صوبے کے وسیع رقبے، آبادیوں کے درمیان فاصلے، بعض علاقوں میں آمدورفت کی مشکلات اور منڈیوں تک محدود رسائی کے باعث اشیائے ضروریہ کی قیمتوں پر نگرانی ایک بڑا انتظامی چیلنج ہے۔تاہم یہی مشکلات اس امر کی متقاضی ہیں کہ صوبائی حکومت عام شہری کو ناجائز منافع خوروں کے رحم و کرم پر نہ چھوڑے۔کوئٹہ کی بڑی منڈیوں سے لے کر دور دراز اضلاع کے چھوٹے بازاروں تک قیمتوں کی نگرانی کے لئے مربوط انتظام ہونا چاہئے۔کسی علاقے میں حقیقی ترسیلی اخراجات کے باعث قیمت میں فرق ہو تو اس کی معقول وضاحت موجود ہونی چاہئے، لیکن ان اخراجات کو من مانی قیمتیں وصول کرنے کا جواز نہیں بننے دینا چاہئے۔حکومت بلوچستان کو چاہئے کہ وہ وفاقی سطح پر ظاہر کئے گئے اس عزم کو اپنی انتظامی ترجیحات کا حصہ بنائے اور اس عمل میں کامیابی کا معیار بیانات یا اجلاسوں کی تعداد نہیں، بلکہ وہ ریلیف ہوگا جو عام شہری کو اپنی روزمرہ ضروریات پوری کرتے ہوئے محسوس ہو۔

صرف وعدے نہیں عملی اقدامات: وزیراعظم کا طرزِ حکمرانی

اسد اللہ غالب

وزیراعظم شہباز شریف کے فیصلوں، انتظامی اقدامات اور حکومتی پالیسیوں کا اگر گہرا اور منصفانہ جائزہ لیا جائے تو یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ موجودہ حکومت نے گڈ گورننس، ہمدردانہ قیادت اور معاشی بحالی کا ایک ایسا جامع اور فعال ماڈل اپنایا ہے جو ایک طرف غریب، مظلوم اور متاثرہ شہریوں کے زخموں پر مرہم رکھتا ہے اور دوسری طرف ملکی معیشت کو پٹری پر لانے کے لیے انقلابی بنیادیں فراہم کر رہا ہے۔ریاست کی سب سے بڑی ذمہ داری اپنے شہریوں کی جان، مال، آبرو اور ان کی سماجی و معاشی بہبود کا تحفظ کرنا ہوتی ہے، اور موجودہ حکومت نے اپنے عمل سے ثابت کیا ہے کہ وہ عوام کے دکھ درد کو نہ صرف محسوس کرتی ہے بلکہ اس کے ازالے کے لیے ریاست کے تمام وسائل بروئے کار لانے کے لیے ہمہ وقت تیار رہتی ہے۔صومالیہ میں قزاقوں کے ہاتھوں اغوا کے دوران جاں بحق ہونے والے تین پاکستانی شہریوں کا المناک اور دلدوز واقعہ پورے ملک اور قوم کے لیے ایک انتہائی گہرا صدمہ تھا۔وزیراعظم شہباز شریف نے ایک حقیقی اور احساس کرنے والے سربراہِ مملکت کا بیدار مغز کردار ادا کیا۔ انہوں نے جاں بحق ہونے والے شہری کے بیٹے اذہان کاشف سے خود ٹیلیفون پر رابطہ کیا، دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کیا اور غم زدہ خاندان کو یہ پختہ باور کرایا کہ بحران کی اس مشکل اور تاریک گھڑی میں پوری پاکستانی قوم اور ریاست ان کے شانہ بشانہ کھڑی ہے۔لیکن یہ ہمدردی اور سرپرستی صرف محض الفاظ اور فون کال تک محدود نہیں رہی، بلکہ وزیراعظم نے جاں بحق ہونے والے تینوں پاکستانیوں کے متاثرہ اور سوگوار خاندانوں کے لیے فی کس 1 کروڑ 25 لاکھ روپے کی تاریخی مالی معاونت، ان کے بچوں کے لیے سرکاری خرچ پر مفت تعلیم و صحت کی تمام سہولیات اور ہر خاندان کو ایک ایک قائم شدہ گھر فراہم کرنے کا وہ بے مثال اعلان کیا جو ملکی تاریخ میں کم ہی

دیکھنے کو ملتا ہے۔یہ عظیم الشان اور تاریخ ساز اقدام محض ایک معمولی مالی امداد نہیں ہے، بلکہ یہ ریاستِ پاکستان کی جانب سے اپنے شہریوں کو دیا جانے والا وہ تحفظ، وقار اور کامل اعتماد ہے جو دنیا کے کسی بھی مہذب، خوددار اور فلاحی معاشرے کا طرہ امتیاز ہوتا ہے۔وزیراعظم نے نہ صرف ان جامع امدادی پیکجز کا اعلان کیا بلکہ وزارتِ خارجہ اور صومالیہ میں متعین پاکستانی سفارتخانے کو سخت اور ایمرجنسی ہدایات جاری کیں کہ صومالی حکام اور تمام متعلقہ فریقین کے ساتھ مسلسل اور موثر رابطہ قائم رکھتے ہوئے شہدا کی میتوں کی جلد از جلد وطنِ عزیز منتقلی کا عمل ہر صورت تیز کیا جائے۔اس کے ساتھ ساتھ وزیراعظم نے اس واقعے میں زخمی ہونے والے پاکستانیوں کو بہترین اور اعلیٰ ترین طبی سہولیات کی فراہمی اور بحری جہاز پر موجود دیگر تمام پاکستانی عملے کی محفوظ اور باوقار واپسی کے لیے بھی تمام ممکنہ اور تمام ضروری اقدامات بلا تاخیر جاری رکھنے کی ہدایت کی۔ ریاست کا یہی انسانی، ہمدردانہ اور ذمہ دارانہ چہرہ عوام کے دلوں میں اپنی منتخب حکومت کے لیے احترام، محبت اور اعتماد کی پائیدار جڑیں پیدا کرتا ہے، اور شہباز شریف نے اس عملی رویے سے یہ ثابت کر دیا کہ پاکستان کا ہر شہری، چاہے وہ ملک کی حد کے اندر مقیم ہو یا سمندر پار کسی دور دراز خطے میں محنت مزدوری کر رہا ہو، ریاست کی نظر میں بے حد قیمتی اور قابلِ احترام اثاثہ ہے۔ایک طرف جہاں حکومت کا انسانی اور ہمدردانہ پہلو کھل کر اور واضح طور پر دنیا کے سامنے آ رہا ہے، وہیں دوسری طرف ملکی معیشت کو تباہی کے دہانے سے نکال کر پائیدار ترقی کی راہ پر گامزن کرنے اور ملک میں کاروبار کو آسان بنانے کے لیے وزیراعظم شہباز شریف کی زیرِ صدارت منعقد ہونے والے اعلیٰ سطح کے اجلاس ان کی اعلیٰ اور غیر معمولی انتظامی صلاحیتوں کے عکاس ہیں۔ ریگولیٹری اصلاحات کے حوالے سے ہونے والے اہم اجلاس میں وزیراعظم نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ ملکی معاشی سرگرمیوں کو تیز تر کرنے اور ملکی و غیر ملکی سرمایہ کاروں کو پاکستان کی طرف راغب کرنے کے لیے غیر ضروری ضابطہ کاری، ریڈ ٹیپزم اور بیوروکریسی کی روایتی رکاوٹوں کا مکمل خاتمہ ناگزیر ہو چکا ہے۔کاروباری برادری، مقامی تاجروں اور بین الاقوامی سرمایہ کاروں کو تمام ممکنہ سہولیات کی فراہمی کے لیے ایک شفاف "ریگولیٹری رجسٹری" کی تشکیل اور "آسان کاروبار ایکٹ" کا ملک بھر میں نافذ العمل ہونا حکومتِ پاکستان کے اس پختہ عزم کو ظاہر کرتا ہے کہ سرمایہ کاروں اور کاروباری افراد کو تمام اجازت نامے اور سہولیات ایک ہی چھت تلے فراہم کی جائیں۔ وزیراعظم شہباز شریف کا یہ خاص ہدایت دینا کہ ان تمام ریگولیٹری اصلاحات کے حقیقی اثرات اور عملی افادیت کا جائزہ لینے کے لیے ان کی تھرڈ پارٹی ویلیڈیشن بھی کرائی جائے، ان کی شفافیت، ایمانداری اور نتائج پر مبنی عملی حکمتِ عملی کو اجاگر کرتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ زراعت کے شعبے میں حکومتِ پاکستان کی درست سمت اور موثر تجارتی حکمتِ عملی کے مثبت اور حوصلہ افزا نتائج اب سچائی بن کر سامنے آ رہے ہیں۔ ملائیشیا کو 70 ہزار میٹرک ٹن چاول کی اضافی برآمد کا کامیابی سے طے پانا اور معاہدہ ہونا ملکی تجارتی تاریخ میں ایک بہت بڑا معاشی بریک تھرو ہے۔حکمرانی، عوامی خدمت اور معاشی بحالی کے ان نمایاں اور تاریخی اقدامات کے ساتھ ساتھ عالمی محاذ پر خطے میں توازن قائم رکھنا اور برادر اسلامی و ہمسایہ ممالک کے ساتھ سفارتی تعلقات کو احترام کی بنیادوں پر استوار رکھنا بھی موجودہ حکومت کی گہری سفارتی بصیرت کا مظہر ہے۔وزیراعظم شہباز شریف نے ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی سے ٹیلی فونک رابطہ کرکے ان کی ہمشیرہ کے اچانک اور المناک انتقال پر دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کیا اور مرحومہ کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لیے دعا کی۔ یہ فون کال اس بات کی روشن دلیل ہے کہ پاکستان کی موجودہ قیادت نہ صرف رسمی اور روایتی سفارت کاری پر یقین رکھتی ہے بلکہ اپنے برادر اسلامی اور اہم پڑوسی ممالک کے ساتھ ذاتی، اخلاقی اور جذبات پر مبنی گہرے اور پائیدار تعلقات کو برقرار رکھنے کو اولین ترجیح دیتی ہے، جو خطے میں بین الریاستی ہم آہنگی، سیکیورٹی اور باہمی تعاون کو فروغ دینے کے لیے انتہائی ناگزیر ہے۔اگر ان تمام پیش رفتوں، واقعات اور فیصلوں کو ایک مالا میں پرو کر گہرائی سے دیکھا جائے تو یہ حقیقت پوری طرح واضح ہو جاتی ہے کہ وزیراعظم شہباز شریف کی متحرک، باصلاحیت اور انتھک قیادت میں پاکستان اس وقت اصلاحات، معاشی استحکام اور عوامی سرپرستی کے ایک بالکل نئے اور روشن دور میں داخل ہو چکا ہے۔

ریل اور رِیل

محمد ناصر اقبال خان

جس طرح ناقص سامان بیچنا ایک کامیاب ٹریڈر کی مہارت شمار ہوتی ہے، اس طرح جو سرکاری ترجمان حکومت کی ناکامی، بدنامی، بدانتظامی اور انتقامی سیاست کی پردہ پوشی اور حق نمک ادا کرنے کیلئے انتہائی ڈھٹائی کے ساتھ جھوٹا بیانیہ بنائے وہ اپنے کام میں ماہر جبکہ ارباب اقتدار کے ساتھ وفادار سمجھا جاتا ہے، تاہم سوشل میڈیا کے متحرک ہونے سے سرکاری میڈیا منیجرز اپنا اپنا منصب بچانے کیلئے ایڑیاں رگڑ رہے ہیں۔ہمارے مخصوص سیاستدانوں کی ہر ایک رگ میں جھوٹ کا روگ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے تاہم اب منفی پروپیگنڈا زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہتا۔پچھلی کئی دہائیوں سے شعبدہ بازیاں اور شوبازیاں ہماری پراگندہ سیاست کا اہم حصہ ہیں، فلمی دنیا کے سٹنٹ مین سے زیادہ ہمارا مخصوص حکمران طبقہ طرح طرح کے سٹنٹ کرتا ہے۔ کر تھوڑا تے دسو بوہتا ہمارے مخصوص حکمرانوں اور سیاستدانوں کا ٹریڈ مارک ہے، یہ لوگ اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنی کامیابیوں کا ڈھول بجاتے اور آسمان سر پر اٹھاتے ہیں۔ آج بھی پنجاب میں اصلاحات سے زیادہ اشتہارات یعنی تعمیر سے زیادہ تشہیر پر زور ہے۔ہماری حکمران اشرافیہ ماڈل اور رول ماڈل کے درمیان بنیادی فرق سے بھی آشنا نہیں۔عزت کی بجائے شہرت ان کا ویژن اور مشن ہے لہٰذا شہرت کیلئے ان کی شعبدہ بازیاں جاری ہیں۔چند برس قبل شہر قائد سے شہر لاہور آنیوالے چند صحافیوں کو میٹروبس میں سوار کیا اور ایک راؤنڈ کے بعد انہیں اتار لیا گیا، اس مختصر راؤنڈ کے بعد ان کی طرف سے میٹروبس نامی مردہ اور بوسیدہ سفید ہاتھی کا قصیدہ ایک پریس ریلیز کی صورت میں اخبارات میں چھپوا دیا گیا۔یاد رہے دوران تعمیر شہباز شریف کے ہر وزٹ سے میٹروبس ٹریک کا ڈیزائن تبدیل ہو جایا کرتا تھا اور اس کیلئے کسی پروفیشنل انجینئر سے مشاورت کی ضرورت نہیں پڑتی تھی۔جس نے بھی ان تعمیرات کو غور سے دیکھا اسے میٹروبس ٹریک کے متعدد اسٹیشن کا ایک دوسرے سے فرق معلوم ہے، ٹریک پر تعمیر ہونیوالے دو فلائی اوور یوٹرن ابتدائی نقشہ میں شامل نہیں تھے وہ لاہور ہائیکورٹ کے حکم پر بنے ہیں۔ان نام نہاد صحافی حضرات نے نہ میٹروبس کے ٹریک سے متصل آبادیوں کا وزٹ کیا اور نہ مقامی شہریوں کو درپیش روزمرہ کی دشواریوں کا جائزہ لیا، وہ تعمیرات کے معیارات کی سوجھ بوجھ سے عاری اور نقشہ کی ابجد تک سے ناآشنا تھے۔ ان دنوں شہباز شریف نے بھی بحیثیت وزیراعلیٰ دس گیارہ بار میٹروبس میں ہوٹا لیا تھا، شوقیہ سوار اور ہر روز خوار ہونا دو مختلف باتیں ہیں۔ سو مسلسل خسارے کے باوجود سرکاری دستاویزات میں میٹروبس کی کامیابی پر مہر ثبت کردی گئی جبکہ میٹروبس کے

ٹریک سے متصل گلیوں میں آباد شہریوں کی زندگی انتہائی دشوار ہوگئی، وہ آج بھی میٹروبس کے ٹریک سے متصل سروس روڈ سے گزرتے ہوئے انتہائی خوار ہوتے ہیں۔بارشوں کی صورت میں میٹروبس ٹریک کا پانی گلیوں میں بھر جاتا ہے جبکہ سروس روڈ پر جابجا بڑے بڑے گڑھے بنے ہوئے ہیں جہاں بارش کا پانی بھر جانے سے ڈینگی مچھر کی پرورش ہوتی ہے، اس کے باوجود ارباب اقتدار و اختیار ڈینگی نہیں بلکہ ڈینگیں مارتے ہیں۔سروس روڈ کی بدترین ٹوٹ پھوٹ سے مقامی شہریوں کی دشواریوں کا سورج سوا نیزے پر آیا ہے تاہم مراعات یافتہ طبقہ اس کی مرمت کیلئے تیار نہیں۔ماضی کے حکمران اشتہارات کیلئے اخبارات تک محدود تھے لیکن اب مرکز سے پنجاب تک ارباب اقتدار و اختیار کا زیادہ تر وقت سوشل میڈیا کیلئے ریل بناتے ہوئے گزرتا ہے۔مرد و زن میں سے کسی شہری کو سوشل میڈیا کیلئے پولیس یونیفارم میں فوٹو یا ویڈیو بنانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی، یہ بات راقم نے چند برس قبل اپنے ایک کالم میں لکھی تھی لیکن اب تو باوردی آفیسرز اور اہلکار انتہائی شوق سے سوشل میڈیا کیلئے اپنی ویڈیوز بنا رہے ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود محکمے کو شہریوں کی طرف سے عزت اور اعتماد حاصل نہیں ہے۔سوارباب اقتدار و اختیار کی ان سرگرمیوں کو دیکھتے ہوئے سوشل میڈیا کو شغل میڈیا کہنا بیجا نہیں ہوگا۔اس کے باوجود سرکاری پروپیگنڈا سیل کا شور عوام کے اجتماعی شعور پر اثرانداز نہیں ہورہا۔گیارہ ارب کے ہوائی جہاز پر اندرون و بیرون ملک ہوائی سفر کے نتیجہ میں ہونیوالی شدید تنقید سے خاتون وزیراعلیٰ کا دل انتہائی بوجھل ہے کیونکہ اب سوشل میڈیا کی نگاہوں سے کچھ بھی اوجھل نہیں ہوتا، اب پنجاب میں طرز حکومت پر تنقید کرنیوالے یوٹیوبرز پر طنز کے تیر برسائے جاتے ہیں۔قومی وسائل میں نقب لگاتے ہوئے میڈیا اور سوشل میڈیا پر شارٹ ویڈیوز اور اشتہارات کی بہتات سے شہرت پانا بظاہر آسان ہوگیا لیکن اس سے عزت روٹھ جاتی ہے۔اپنے بنیادی حقوق بیکر دم عوام کا مخصوص حکمرانوں اور ان کے حواریوں کو اپنا مجرم نہیں مجرم سمجھنا فطری ہے۔مخصوص حکمرانوں کی کوئی بناوٹ سے بھرپور ریل یقیناً ان کے کیریکٹرز کو نہیں چھپا سکتی۔اب پٹری پر بحفاظت ریل دوڑانا نہیں بلکہ ریل بنانا حکمرانوں کے نزدیک گڈ گورننس ہے۔ آئے روز ریل کے ساتھ ہونیوالے حادثات ریاستی ترجیحات میں بڑے پیمانے پر تبدیلی کے متقاضی ہیں، عہد کی تبدیلی کیلئے محض عہدوں کی تبدیلیاں یعنی رسمی تبادلے کافی نہیں۔مخصوص حکمرانوں کے پوز بتاتے ہیں انہیں ماڈل تو مانا جاسکتا ہے لیکن وہ ہرگز ہمارے نوجوانوں کے رول ماڈل نہیں ہیں۔محض انگلیوں میں پنسل دبانے اور تصاویر بنوانے سیاقبال بلند نہیں ہوسکتا۔عمان میں بادشاہت ہے، شہنشاہ کو کیا معلوم جمہوری چونچلے کیا ہوتے ہیں، وہاں عالیشان محلات میں مقیم کوئی سلطان ہزاروں میل دور پنجاب حکومت سے ملے قرض کے نتیجہ میں کسی محلے کی سطح پر ہونیوالی تعمیرات میں ہرگز دلچسپی نہیں رکھتا اور نہ ان کے معیار کا معائنہ کرنے اور ان پاس یا فیل ہونے کا فیصلہ صادر کرنے کی پوزیشن میں ہے۔یاد رکھیں عمان کے وزیر کا دیا ہوا کوئی نام نہاد سوینئر نقادوں سے ہرگز امان نہیں دے سکتا۔پنجاب حکومت کے عام سے ہاسنگ پراجیکٹ اپنی چھت، اپنا گھر کے تحت مخصوص افراد کو بغیر سود قرض دینے جبکہ پانچ برسوں میں محدود آمدن والے عوام کیلئے آدھ ملین گھر بنانے کے ہدف میں ایسا کیا ہے جس پر خاتون وزیراعلیٰ کو عمان میں اسٹیٹ گیسٹ کے طور پر مدعو کیا اور سوینئر سے نوازا گیا جبکہ دوسری طرف ورلڈ بنک کی حالیہ رپورٹ نے ہماری معاشیہ حالیہ کو ایکسپوز کردیا۔میں تین عشروں اور تین برسوں سے تحریر اور پریس ریلیز سے وابستہ ہونے کی حیثیت سے لفاظی میں چھپی نیت اور تحریر کی تاثیر کو بخوبی سمجھتا ہوں۔اب سرکاری پریس ریلیز کو بھی اخبارات کے سٹاف رپورٹرز کی کریڈٹ لائنز کے ساتھ اشاعت کا حصہ بنایا جاتا ہے ورنہ سرکاری اشتہارات بند ہوجاتے ہیں۔پنجاب کی خاتون وزیراعلیٰ کے حالیہ دورہ عمان میں لاہور سے کوئی قابل اعتماد میڈیا پرسن ان کے ساتھ نہیں گیا لہٰذا سرکاری پریس ریلیز میں مریم نواز کی ضرورت سے بہت زیادہ پذیرائی ایک بڑا سوالیہ نشان ہے۔ایوارڈ والی خبر میں بھی پنجاب کے سوا باقی چار ملکوں کا نام تک نہیں لیا گیا۔ماضی میں شہباز شریف کو خادم اعلیٰ اور شہباز سپیڈ کے القابات سے کس نے اور کیوں نوازا تھا، اس بارے میں بھی کسی کے پاس کوئی مستند معلومات نہیں ہیں۔سرکاری قصر کی چار دیواری کے اندر جہاں میڈیا کا کوئی نمائندہ یا عینی شاہد نہیں ہوتا جو ارباب اقتدار کے اعلانات پر مہر تصدیق ثبت کرے سو دنیا کے مخصوص ملکوں میں اپنے سیاسی مفادات کی خاطر خودساختہ القابات تیار اور اختیار کرنا معیوب نہیں سمجھا جاتا۔مخصوص علما اور نام نہاد پیر بھی خودساختہ القابات کو سماج میں اپنے بلند مقامات اور مالی مفادات کیلئے استعمال کرتے ہیں۔دنیا بھر میں انعامات اور اعزازات کیلئے بذات خود انتظامات کئے جاتے ہیں، ہر کوئی اپنے اپنے انداز سے اپنیقیمتبنانے یا چکانے کیلئے اس کی قیمت ادا کرتا ہے۔ہمارے کسی منجھے ہوئے شاعر کا دیوان کسیدھنوان کے نام سے چھپ جاتا ہے۔بیچارہ ڈونلڈ ٹرمپ بھی پچھلے کئی برسوں سے نوبیل انعام مانگ رہا ہے تاہم بسا اوقات طاقتور اور سرمایہ دار بھی نامراد رہ جاتے ہیں، انہیں کھیلنے کو چاند نہیں ملتا۔اب تو ہر سال ریاست پاکستان کے اعزازات کو بھی شدید اعتراضات کا نشانہ بنایا جاتا ہے، اعزازات ملنے والے افراد بعد میں اپنا سی وی اور اپنی صفائیاں پیش کررہے ہوتے ہیں۔ اداکار اور گلوکار بھی اپنے اپنے نام کے ساتھ ٹریجڈی کنگ، بگ بی، کنگ خان، بھائی جان، ملکہ ترنم اور ملکہ جذبات سمیت مختلف القابات لگانا پسند کرتے ہیں۔فلمی دنیا کے ایوارڈ بھی متنازعہ رہے ہیں، وہاں بھی چہرہ اور اثر و رسوخ کام آتا ہے۔پاکستان سمیت دنیا بھر میں ایک مذموم اور منظم ایجنڈے کے تحت اعزازات اور القابات کیلئے عزت کی بجائے شہرت کو بنیاد یا معیار بنایا جارہا ہے۔راقم کے نزدیک جو میزبان نام نہاد عوامی ڈیمانڈ پر کسی انسان کو اس کی اعلیٰ وعمدہ شخصیت کی بجائے محض سوشل میڈیا سے راتوں رات ملنے والی شہرت کی بنیاد پر اپنے پوڈکاسٹ یا ٹاک شو میں مدعو کرے وہ بھی اندر سے بھانڈ ہے۔ماضی میں مخصوص طبقہ بھانڈوں کی ذومعنی جگت بازی سننے کسی تھیٹر میں جاتا تھا لیکن اب ہر نجی چینل کی وساطت سے یہ بھانڈ ہمارے بیڈروم میں سنے جاتے ہیں، اگر یہ اجتماعی شعور ہے تو پھر دور جہالت اس سے ہزار گنا اچھا تھا۔شعبدہ بازی اور مزاح کے نام پر بیہودہ ترین جملے بازی کی سائنس کو سمجھنا ہرگز دشوار نہیں، جھوٹ کا پوسٹ مارٹم کرتے ہوئے سچائی تک رسائی یقینی بنائی جاسکتی ہے۔جو شہرت کیلئے اپنی یا اپنوں کی عزت روندتا ہو، وہ زندگی بھر روتا اور کف افسوس ملتا ہے۔

ایک اور دہائی کا زیاں

حامد ولید

سیاست میں نعرے بازی، جذباتی بیانیے اور عوام کو وقتی طور پر جوش دلانا تواتر کے ساتھ سیاستدانوں کا ہتھیار رہا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی ملک میں سیاسی و معاشی بحران گہرے ہوتے ہیں، کوئی نہ کوئی نیا نعرہ یا مفروضہ فضا پر چھا جاتا ہے۔ ایک وقت تھا جب مسلم لیگ (ن) کے قائد نواز شریف کی طرف سے ووٹ کو عزت دو کا بیانیہ سیاست کے مرکز میں تھا، جس کے گرد طویل بحثیں، جلسے جلوس اور سیاسی محاذ آرائیاں گھومتی رہیں۔ وقت کا پہیہ گھوما، کردار بدلے، اور آج تقریباً وہی تکنیک اور ڈھنگ پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کی طرف سے اپنایا جا رہا ہے، مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس طویل اور تھکا دینے والی کشمکش نے اس ملک اور اس کے عوام کو کیا دیا؟ جواب تلخ ہے، مگر حقیقت پر مبنی: صرف اور صرف ضائع شدہ وقت اور گہرے معاشی زخم۔سال 2014 سے لے کر آج تک کا عرصہ ملکی تاریخ کا وہ باب ہے جس میں مسلسل سیاسی دھرنوں، انتشار، روڈ بلاکس اور دنگا فساد نے ریاست کو شدید کمزور کیا۔ یہ وہ دور تھا جب جھوٹے اور مصنوعی بیانیوں کو اس ہنر کے ساتھ بیچا گیا، ایک ایسی مقبولیت کا واویلا مچایا گیا جس کا زمینی حقائق سے دور کا بھی واسطہ نہیں تھا۔ پرنٹ، الیکٹرانک اور بالخصوص سوشل میڈیا کے اس دور میں جھوٹ کو اتنی بار اور اتنے اعتماد سے بولا گیا کہ ایک لمحے کے لئے عام آدمی بھی یہ سوچنے پر مجبور ہوگیا کہ شاید واقعی تبدیلی کی کوئی ایسی سونامی آ چکی ہے جو روایتی سیاست کو ملیامیٹ کردے گی۔پراپیگنڈا یہ کیا گیا کہ عمران خان اس قدر مقبول ہو چکے ہیں کہ وہ جیل کے اندر بیٹھ کر بھی پوری ریاست کو کنٹرول کرلیں گے اور ان کا ایک اشارہ پورے ملک کو مفلوج کر دے گا، لیکن حقائق نے اس طلسم کو بڑی بے دردی سے توڑا۔اڈیالہ جیل کے باہر، جہاں بظاہر لاکھوں کارکنوں کے امڈ آنے کے دعوے کیے جاتے رہے، کبھی ڈھنگ کا ایک ایسا اجتماع بھی دیکھنے کو نہیں ملا جو اس مبینہ مقبولیت کا سچا ثبوت فراہم کرسکتا۔ چند سو افراد کی طفل مکتبی اور سوشل میڈیا کے سکرین شاٹس کو حقیقی عوام کی طاقت بنا کر پیش کیا جاتا رہا۔اس جھوٹے اور مصنوعی بیانیے کی اصلیت اس وقت مزید عیاں ہو گئی جب خیبر پختونخوا کے محاذ پر آزمائش کا وقت آیا۔ اس دعوے کے ساتھ کہ پورا خیبر پختونخوا ترکیہ بن جائے گا اور ہر گلی کوچے سے لوگ سڑکوں پر نکل آئیں گے، عوام کو ایک بار پھر فریب میں مبتلا کرنے کی کوشش کی گئی۔حقیقت اس کے بالکل برعکس نکلی۔جب صوبے میں ایمرجنسی جیسے حالات یا سخت حفاظتی انتظامات کا سامنا کرنا پڑا تو وہ طوفان جو سوشل میڈیا کی دنیا میں اٹھائے جا رہے تھے، حقیقت کی دھوپ میں موم کی طرح پگھل گئے۔ سہیل آفریدی کی گرفتاری کو اڑتالیس گھنٹے سے زائد کا عرصہ گزر جانے کے باوجود نہ تو ان کے اپنے گھر والے سڑکوں پر نکلے اور نہ ہی خیبر پختونخوا کے طول و عرض میں کوئی ایسا عوامی ترددیا احتجاج نظر آیا جو اس دعوے کی تائید کرتا کہ عوام اس قیادت کے لئے جان دینے کو تیار ہیں۔یہ اس بات کا صریح ثبوت ہے کہ پی ٹی آئی کبھی بھی عوام کے دلوں کی دھڑکن بننے والی ایک حقیقی سیاسی جماعت نہیں رہی اور نہ ہی عام آدمی نے کبھی عمران خان کو اپنے روٹی، کپڑا، مکان، مہنگائی اور بے روزگاری جیسے بنیادی سیاسی و معاشی مسائل کا سنجیدہ نجات دہندہ سمجھا۔اگر اس تمام تر صورتحال کا غیر جانبدارانہ تجزیہ کیا جائے تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ یہ سارا تماشا دراصل چند ریاستی کرداروں کی ذاتی اور انفرادی تمناؤں کا شاخسانہ تھا۔جس طرح 1990 کی دہائی کو سیاسی جوڑ توڑ اور تجربات کی نذر کرکے ملک کو پسماندگی کی طرف دھکیلا گیا تھا، بالکل اسی طرح 2014 سے 2024 تک کی پوری ایک دہائی کو ایک جرنیل، یعنی سابق ڈی جی آئی ایس آئی جنرل فیض حمید کی اس معصوم سی خواہش کی بھینٹ چڑھا دیا گیا کہ وہ کسی نہ کسی طرح اپنے منظور نظر کو اقتدار کی بلندیوں پر دیکھنا چاہتے تھے۔اس ایک شخص کی خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے پوری اسٹیبلشمنٹ کو اس کام پر لگا دیا گیا کہ دن رات ایک کرکے عمران خان کو ناقابل تسخیر اور مقبول ترین لیڈر ثابت کیا جائے۔ ٹی وی کیمروں کے اینگل اس طرح سیٹ کیے جاتے تھے کہ جلسوں کے خالی میدان بھرے ہوئے دکھائی دیں۔قومی وسائل کو اس جھوٹے پراپیگنڈے کی ترویج میں جھونک دیا گیا کہ ایک نیا مسیحا آ رہا ہے۔نتیجہ یہ نکلا کہ اس دس سالہ تجربے نے پاکستان کی معیشت کو آئی سی یو میں پہنچا دیا، جمہوریت کو زک پہنچی، اور اداروں کے مابین اعتماد کا رشتہ کمزور تر ہو گیا۔اب وقت آ گیا ہے کہ پاکستانی قوم بالخصوص نوجوان نسل اپنی آنکھیں کھولے۔ جھوٹے پراپیگنڈوں، ڈیجیٹل ہرزہ سرائیوں اور فکری انتشار سے مرعوب ہو کر مزید وقت ضائع کرنے کا اب کوئی جواز باقی نہیں بچا۔ سیاسی اور معاشی مسائل کا حل جذباتی نعروں یا سوشل میڈیا کے رجحانات میں نہیں، بلکہ سنجیدہ، پائیدار اور نظریاتی سیاست میں پوشیدہ ہے۔

ریاستی نظام اور یونٹس

اظہر زمان

امریکی حکومت کے صدارتی نظام کی میں نے اسی لئے بات کی تھی کہ ایک طویل عرصے سے اس نظام میں رہنے اور اس کی اچھائیوں برائیوں کا جائزہ لینے کا مجھے موقع مل رہا ہے۔ لیکن پاکستان میں اگر ریاستی نظام کو تبدیل کرنا ہی ہے تو ذہن کھلا رکھ کر صرف وہ قواعد منتخب کرنے ہوں گے جس میں عام شہری کی پسند کو اہمیت ملتی ہو اس کے مفاد کی حفاظت ہو اور اس کے مسائل کا آسان حل موجود ہو۔ عوام کی فلاسفی پر عبور رکھنے والے ماہرین اس نقطہ نظر سے نئے نظام کے نکات مرتب کریں جو صدارتی نظام میں ملیں، پارلیمانی نظام میں ملیں یا ان دونوں میں سے پسند کی چیدہ چیدہ باتوں کو اخذ کر کے ملیں۔ تاہم جب میں ذاتی طور پر عام شہری کی ریاستی سسٹم میں شرکت کا سوچتا ہوں تو میرے ذہن میں سب سے پہلے سب سے نچلی یا عملی سطح پر ایک ٹھوس اور انڈی پنڈنٹ لوکل گورنمنٹ کا تصور آتا ہے۔ اگر اسی گورنمنٹ کے عہدیداروں کا انتخاب منصفانہ ہوتا ہے یعنی وہ عام شہریوں کے حقیقی نمائندے ہوتے ہیں اور قانون اعتبار سے ایک تو ان کے پاس عام شہریوں کے مسائل حل کرنے کا اختیار موجود ہو اور دوسرے ان کو اس اختیار کو حلقے کے اسمبلی ممبران یا وزرا کی مرضی یا مداخلت کے بغیر استعمال کرنے کا موقع فراہم کیا جائے تو پوری امید ہے کہ شہریوں کے مسائل مناسب طریقے سے حل ہوسکیں گے۔ ان کے لئے اعلیٰ سطح سے ترقیاتی فنڈ بھی مناسب فراہم ہو تو پورے نظام کو ایک ٹھوس بنیاد فراہم ہو جائے گی۔ ضلع کونسل، تحصیل کونسل اور پھر میونسپل کارپوریشن اور یونین کونسل کے ارکان اپنی اپنی جگہ ترقیاتی سرگرمیوں میں حصہ لیں شہریوں کی خدمت کریں اور بلاشبہ ان کے احتساب کا منصفانہ طریقہ کار بھی وضع کیا جائے۔ اس لوکل گورنمنٹ کے پاس انتظامی اختیارات بھی ہوں۔ مثال کے طور پر جس طرح صوبے یا انتظامی یونٹ کا انتظامی سربراہ یونٹ چیف یا چیف منسٹر ہو اور چیف سیکرٹری انتظامی سیکرٹریٹ کا انچارج ہو۔ اسی طرح ضلع کونسل کا چیئرمین بھی ضلعی یونٹ کا انتظامی سربراہ اور ضلع کا ڈپٹی کمشنر ضلع کونسل کے چیئرمین کے تحت کونسل کے چیف سیکرٹری کا کام کرے۔ تحصیل کونسل میں بھی بیوروکریسی کے اسسٹنٹ کونسل کے چیئرمین کی ہدایت کے تحت کونسل سیکرٹری کے طور پر کام کرے گی۔ اسی طرح میونسپل کارپوریشن اور یونین کونسل کے چیئرمین بھی اپنے علاقے کے انتظامی سربراہ کے طور پر بھی اپنے اختیارات استعمال کریں اور نچلی سطح کی بیوروکریسی کے ارکان ان اداروں کے سیکرٹری کے طور پر کام کریں۔ اسی طرح ضلعی سطح پر تمام بیوروکریسی اس ضلع کے درجہ بدرجہ عوامی عہدیداروں کے ماتحت کام کرے گی۔ ہر ضلع کی اپنی الگ پولیس ہوگی جس کا ضلعی سربراہ ضلع کونسل کے چیئرمین کی ہدایات پر عملدرآمد کا پابند ہوگا۔ لوکل گورنمنٹ کے جن قواعد کا میں نے یہ خلاصہ پیش کیا ہے وہ امریکہ اور یورپ میں کاؤنٹی کی لوکل گورنمنٹ سے مستعار لیا ہے۔

اسی طرح ضلع کی سطح پر لوکل گورنمنٹ کے عہدیداروں اور عام شہریوں میں خود اعتمادی پیدا ہوگی اور انہیں یہ احساس ہوگا کہ وفاق یا صوبوں میں موجود کوئی خلائی مخلوق ان کو کنٹرول نہیں کررہی بلکہ عام شہریوں کے آس پاس موجود ان کے منتخب عہدیدار یہ نظام چلا رہے ہیں۔ عام شہری بہت آسانی سے اپنے منتخب نمائندوں سے شکایت کی صورت میں انہیں پکڑ سکیں گے۔ لوکل گورنمنٹ کے موثر قیام کے بعد وفاق یا صوبوں میں بلدیات کا محکمہ ختم کردیا جائے گا اور ہر ضلع کا ترقیاتی فنڈ وفاق براہ راست ضلع کونسل کو فراہم کرے گا جو اسے تحصیل کونسلوں کے مشورے کے ساتھ یونین کونسلوں میں تقسیم کریں گی۔ صرف بڑی سڑکوں یا بڑے انفراسٹرکچر کی تعمیر کے لئے جن کا تعلق پورے ضلع سے ہوگا، ضلع کونسل یہ فنڈ خود استعمال کرے گی۔ اس کے بعد اعلیٰ صوبائی یا وفاقی سطح پر رسمی یا انتظامی دہرے نظام یا ان سے وابستہ بڑی بڑی عمارتیں ختم کر کے وہاں تعلیمی ادارے، یونیورسٹیاں، ہسپتال یا دیگر رفاہی ادارے قائم کئے جائیں۔ انتظامی یونٹ یا صوبے کے سربراہ کو بہتر ہے چیف منسٹر کی بجائے یونٹ چیف کہا جائے کیونکہ اس اصطلاح میں اقتدار کا نشہ کم اور عوام کی خدمت کا تصور زیادہ ہے۔ ہر انتظامی یونٹ میں یونٹ چیف کا سیکرٹریٹ کام کرے جہاں یونٹ چیف اور یونٹ کے انتظامی عہدیدار یا وزرا اور سیکرٹریوں کے عملے کے دفاتر ہوں۔ الگ سے چیف منسٹر ہاس نہ ہو۔ یونٹ کے تمام عہدیداروں اور افسروں کو ایک ہی جگہ سرکاری رہائش گاہیں دی جائیں۔ اس طرح آئین میں ترمیم کر کے گورنر کا عہدہ اور گورنر ہاس ختم کر دیا جائے جس طرح لوکل گورنمنٹ کے عہدیدار عام شہریوں کے ووٹوں سے براہ راست منتخب ہوں۔ وفاقی سطح پر صدر براہ راست شہریوں کے ووٹوں سے منتخب ہو جو انتظامی سربراہ ہوں گے اور اپنی کابینہ کے ارکان قومی اسمبلی یا سینٹ کی بجائے متعلقہ شعبوں کے ماہرین کو نامزد کرسکیں گے۔ وزیراعظم کا عہدہ ختم ہو جائے گا۔ آپ اندازہ لگائیں کہ گورننس بہتر کرنے سے پہلے اگر ہم گورنمنٹ ہی کم کردیں گے تو پاکستان کے خزانے میں کتنی بچت ہوگی۔ گورنر ہاس کی جھیلوں میں کشتیوں کی سیر کرنے یا گورنر راج کا انتظار کرنے والے گورنروں کی بھلا اس افلاس زدہ قوم کو کیا ضرورت ہے؟ یہ میں نے ایسے ہی نہیں کہہ دیا۔ میں آرائیں ہوں اور مجھے ایک آرائیں دوست اسد اللہ غالب نے اس وقت کے آرائیں گورنر میاں محمد اظہر کے پاس جا کر گورنر ہاس کی جھیل میں سیر کرنے کی بھی دعوت دی تھی لیکن میں وہاں نہیں گیا۔ البتہ میرے روحانی کزن سلمان غنی نے مجھے گورنر اظہر سے آواری ہوٹل میں خصوصی طور پر ملوایا تھا جو مجھے بہت خوشی سے ملے تھے کہ ایک تو میں آرائیں ہوں اور دوسرا ان کا کچھ کچھ ہم نام۔ ان دوستوں کے حوالے سے مجھے پتہ چلا کہ گورنر ہاس میں ایک جھیل بھی ہے۔ لیکن پاکستان کے بہت سے شہریوں کو یہ سن کر صدمہ پہنچے گا کہ ان کی جیب سے ادا ہونے والے ٹیکس سے اس جھیل میں کشتیوں کی سیر ہوتی ہے۔ مزید پھر کبھی۔

سانحہ پشاور: حادثہ یا حکومتی غفلت؟

تحریرخسانہ اسد

کافی عرصہ کے بعد آج پھر لکھنے کو دل کیا تو ہاتھ چلنے سے قاصر دماغ پچھلکیے معصوم بچوں کی شہادتوں کے سانحہ میں جیسے غرق ہوگیا ہو خود کو جھنجھوڑا اور سوشل میڈیا ویب سائٹس اخبارات اور کچھ ٹی وی چینلز کے خبروں کو دیکھا چیزیں نوٹ کر کے لکھنا شروع کیا گزشتہ روز پشاور میں نجی اسکول کی چھت گرنے کا دل خراش سانحہ ہو یا لاہور میں پیش آنے والا ایسا ہی افسوس ناک واقعہ، یہ حادثات محض اتفاق قرار دے کر نظر انداز نہیں کیے جاسکتے۔ یہ ہمارے نظام تعلیم، نجی تعلیمی اداروں کی انتظامیہ اور متعلقہ سرکاری محکموں کی کارکردگی پر سنجیدہ سوالیہ نشان ہیں۔ آخر کب تک ہمارے معصوم بچے غفلت، لاپروائی اور ناقص انتظامات کی قیمت اپنی جانوں سے ادا کرتے رہیں گے؟ والدین اپنے بچوں کو روشن مستقبل کی امید کے ساتھ اسکول بھیجتے ہیں۔ انہیں یقین ہوتا ہے کہ ان کے بچے وہاں علم حاصل کریں گے، اپنے خوابوں کو حقیقت میں بدلنے کی منزل کی طرف بڑھیں گے اور محفوظ ماحول میں تعلیم حاصل کریں گے۔ لیکن جب تعلیمی اداروں کی عمارتیں ہی بچوں کے لیے خطرہ بن جائیں تو یہ صرف ایک حادثہ نہیں رہتا، بلکہ والدین کے اعتماد اور ریاستی ذمہ داریوں پر بھی ایک بڑا سوال بن جاتا ہے۔ سب سے اہم سوال یہ ہے کہ اسکولوں کی عمارتوں کی حفاظت یقینی بنانے کی ذمہ داری کس کی ہے؟ کیا متعلقہ محکموں کی مانیٹرنگ ٹیمیں صرف کاغذی کارروائی، رجسٹریشن اور رسمی معائنے تک محدود ہیں، یا وہ عمارتوں کی مضبوطی، چھتوں کی حالت اور دیگر حفاظتی انتظامات کا بھی سنجیدگی سے جائزہ لیتی ہیں؟ اگر معائنے باقاعدگی سے ہوتے ہیں تو ایسے سانحات کیوں پیش آتے ہیں، اور اگر غفلت برتی گئی ہے تو ذمہ داروں کا تعین کون کرے گا؟ یہاں نجی اسکولوں کی انتظامیہ کی ذمہ داری بھی انتہائی اہم ہے۔ تعلیم محض کاروبار نہیں، بلکہ ایک قومی فریضہ اور والدین کے اعتماد کی امانت ہے۔ اسکول مالکان کو چاہیے کہ عمارتوں کی حفاظت کو منافع پر ترجیح دیں اور کسی بھی ممکنہ خطرے کو معمولی سمجھ کر نظر انداز نہ کریں۔ بچوں کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہو تو عمارت کو محفوظ بنانے تک تعلیمی سرگرمیاں روک دینا ہی ذمہ دارانہ طرز عمل ہے۔ حکومت اور متعلقہ اداروں کو چاہیے کہ تمام سرکاری و نجی اسکولوں کی عمارتوں کا ہنگامی بنیادوں پر فنی معائنہ کرائیں، خطرناک عمارتوں کی نشاندہی کریں اور خامیوں کو دور کرنے کے لیے موثر اقدامات کریں۔ اگر کسی افسر، اہلکار یا اسکول انتظامیہ کی غفلت ثابت ہو تو قانون کے مطابق کارروائی کی جائے۔ تحقیقات محض فائلوں تک محدود نہ رہیں، بلکہ ان کے نتائج اور اصلاحی اقدامات عوام کے سامنے لائے جائیں۔ افسوس ناک حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ہاں اکثر کسی بڑے سانحے کے بعد مذمتی بیانات، تحقیقات کے اعلانات اور کارروائی کے وعدے تو کیے جاتے ہیں، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ معاملہ پس پشت چلا جاتا ہے۔ ہمیں اس روایت کو بدلنا ہوگا۔ حادثے کے بعد ذمہ دار تلاش کرنے سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ حادثہ پیش آنے سے پہلے خطرے کو پہچانا اور اسے ختم کیا جائے۔ پشاور ہو یا لاہور، سرکاری اسکول ہو یا نجی، بچوں کی جان کسی بھی مالی مفاد، انتظامی غفلت یا سرکاری کوتاہی سے زیادہ قیمتی ہے۔ سکولوں کی چھتیں بچوں کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے ہوتی ہیں، ان کی زندگیوں کے لیے خطرہ بننے کے لیے نہیں۔ اب وقت آ گیا ہے کہ متعلقہ ادارے محض دعووں کے بجائے عملی اقدامات سے اپنی ذمہ داری ثابت کریں۔ کیونکہ ایک معصوم بچے کی جان کا ضیاع صرف ایک خاندان کا دکھ نہیں، پوری قوم کا نقصان ہے۔ قوم کا مستقبل محفوظ بنانا ہے تو سب سے پہلے ان جگہوں کو محفوظ بنانا ہوگا جہاں اس مستقبل کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ بچوں کی حفاظت حادثے کے بعد ہونے والا اقدام نہیں، حادثے سے پہلے پوری کی جانے والی ذمہ داری ہے۔ میں اپنی اس تحریر میں کئی ایسے سوال چھوڑے جارہی ہوں جن کے اگر جواب مل جائیں تو ہماری زندگیوں میں یقیناً پھر سے مسکان لوٹ آئیگی۔

بااعتماد تصدیق شدہ اشاعت ABC CERTIFIED بلوچستان کے عوام کا بے باک ترجمان
Daily BALOCHISTAN NEWS QUETTA
روزنامہ بلوچستان نیوز کوئٹہ
چیف ایڈیٹر محمد انور ناصر

SPORTS

کھیل اور کھلاڑی

لورالائی، لیجنڈز فٹبال ٹورنامنٹ لیگ، مہمان خصوصی کے ہمراہ کھلاڑیوں کا گروپ فوٹو

ملک میں ہاکی کے فروغ اور گول کیپنگ کے معیار کو عالمی سطح پر لانے کیلئے تاریخی قدم اٹھایا گیا

کراچی (این این آئی) پہلی بار غیر ملکی کوچ باب ویلڈوف کی زیرِ نگرانی غیر ملکی سپیشلائزڈ گول کیپنگ کوچ جونیئر اور سینئر ٹیموں کے منتخب 15 گول کیپرز کو جدید ترین تکنیکوں کی تربیت دیں گے پاکستان ہاکی فیڈریشن کے زیرِ اہتمام نصیر بندہ ہاکی سٹیڈیم اسلام آباد میں ملک میں ہاکی کے فروغ اور گول کیپنگ کے معیار کو عالمی سطح پر لانے کیلئے ایک تاریخی قدم اٹھایا گیا ہے، پاکستان میں پہلی بار غیر ملکی کوچ باب ویلڈوف کی زیرِ نگرانی غیر ملکی سپیشلائزڈ گول کیپنگ کوچ جونیئر اور سینئر ٹیموں کے منتخب 15 گول کیپرز کو جدید ترین تکنیکوں کی تربیت دیں گے۔ یہ خصوصی تربیت 7 روزہ کیمپ پر مشتمل ہوگی، جس میں روزانہ صبح اور شام کے سیشنز میں گول کیپرز کی کارکردگی اور صلاحیتوں کو نکھارا جائے گا۔ بین الاقوامی معیار کے مطابق جدید گول کیپنگ اسکلز کی تربیت اور تکنیکی مہارتوں، جسمانی فٹنس اور ذہنی اعتماد میں اضافہ شامل ہیں۔ مذکورہ کیمپ میں سینئر اور جونیئر ٹیم ویکمپ کے 15 گول کیپرز کو مدعو کیا ہے۔ پاکستان ہاکی فیڈریشن کے ترجمان کے مطابق اس کیمپ کا بنیادی مقصد پاکستان ہاکی کے روشن مستقبل اور دفاعی لائن کو مزید مضبوط بنانا ہے۔

نیشنل کرکٹ اکیڈمی میں مثبت تبدیلیاں دیکھ کر خوشی ہوئی، محمد یوسف

محسن نقوی کی کرکٹ کی بہتری کے لیے کاوشیں قابلِ تحسین ہیں، سابق ٹیسٹ کپتان

لاہور (این این آئی) سابق ٹیسٹ کپتان محمد یوسف نے پاکستان کرکٹ بورڈ کی دعوت پر نیشنل کرکٹ اکیڈمی لاہور کا دورہ کیا جہاں انہوں نے نیشنل کرکٹ اکیڈمی میں ترقیاتی منصوبوں اور جدید سہولیات کا جائزہ لیا۔ اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے محمد یوسف نے کہا کہ ڈیڑھ سال بعد نیشنل کرکٹ اکیڈمی میں مثبت تبدیلیاں دیکھ کر خوشی ہوئی، کھلاڑیوں کے لیے انفراسٹرکچر اور جدید سہولیات پر بہترین کام ہو رہا ہے، چیئرمین پی سی بی محسن نقوی کرکٹ کی بہتری کے لیے بھرپور اقدامات کر رہے ہیں۔ کرکٹ کی ترقی کے لیے محسن نقوی کی کاوشیں قابلِ تحسین ہیں، محسن نقوی کے ساتھ ڈیڑھ سال کام کیا، وہ ہر ممکن سہولت فراہم کرتے ہیں، محسن نقوی کی بھرپور معاونت سے ترقیاتی منصوبوں پر عملدرآمد جاری ہے، محسن نقوی ہر سطح کے کھلاڑیوں کو بہترین سہولیات فراہم کرنا چاہتے ہیں، عاقب جاوید اور ان کی ٹیم کا گراس روٹ کرکٹ کے لیے منصوبہ بہترین ہے۔ انہوں نے کہا کہ انڈر 15، 17، 19 اور شاہینز پروگرامز قومی ٹیم کے لیے بہترین ٹیلنٹ تیار کریں گے، سیالکوٹ اکیڈمی میں 30 انڈر 15 کھلاڑیوں کی 240 روزہ تربیت کا منصوبہ قابلِ تعریف ہے، نوجوان کھلاڑیوں کی تکنیکی اور ذہنی تربیت مستقبل میں سودمند ہوگی، گراس روٹ کرکٹ پر مسلسل توجہ سے پاکستان کرکٹ اپنا مقام دوبارہ حاصل کرسکتی ہے، ایل سی سی اے گراؤنڈ میں جدید ڈریسنگ رومز اور سہولیات کی تعمیر خوش آئند ہے، بائیو مکینکس لیب کی اپ گریڈیشن سے کھلاڑیوں کی کارکردگی بہتر ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ انڈر 19 ٹیم کا دورہ انگلینڈ پی سی بی کا بہترین اقدام ہے، نوجوان ٹیموں کو انگلینڈ، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور جنوبی افریقہ میں زیادہ کرکٹ کھیلنی چاہیے، سری لنکا انڈر 17 ٹیم کو پاکستان مدعو کرنا مثبت اقدام ہے، نوجوان بیٹرز کی تکنیک بہتر بنانے کے لیے غیر ملکی بیٹنگ کوچ کی خدمات حاصل کی جائیں، بیٹرز کی تکنیک، شاٹ سلیکشن اور دباؤ میں کھیلنے کی صلاحیت پر کام ضروری ہے، فرسٹ کلاس کرکٹ میں مختلف کنڈیشنز کی پچز کھلاڑیوں کو انٹرنیشنل کرکٹ کے لیے تیار کریں گی۔ محمد یوسف نے کہا کہ ایل سی سی اے میں باؤنس، سوئنگ اور سپن کے لیے مختلف پچز کی تیاری بہترین اقدام ہے

زیر تربیت ہاکی ویمن کھلاڑیوں کا کوچ کے ہمراہ گروپ فوٹو

فیفا کا فٹبال کی ترقی کیلئے فنڈز بڑھانے کا فیصلہ

امریکی فٹبالر فولارین بالوگن کی ایک میچ کی معطلی مشروط طور پر موخر کیے جانے کے بعد تادیبی قوانین کا جائزہ لیا جائے گا، فیفا کی قانونی کمیٹی کونسل اجلاس میں تادیبی طریقہ کار سے متعلق رپورٹ پیش کرے گی

نیو یارک (بلوچستان نیوز) فٹبال کی عالمی تنظیم فیفا نے ورلڈ کپ 2026 کی ریکارڈ تجارتی کامیابی کے بعد فٹبال کی ترقی کیلئے فنڈز بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ فیفا نے دنیا بھر میں فٹبال کی ترقی کے لیے 6 ارب 35 کروڑ ڈالر کی سرمایہ کاری کا منصوبہ بنایا ہے جس کے تحت فیفا کے 211 رکن ممالک کو فی کس ڈھائی کروڑ ڈالر تک فنڈز فراہم کرنے کی تجویز ہے۔ فیفا نے 2027 سے 2030 کے دوران فٹبال کی ترقی کے لیے مجوزہ فنڈنگ دگنی سے زیادہ کرنے کا منصوبہ پیش کیا ہے۔ فیفا کے مجوزہ منصوبے کے تحت پاکستان سمیت تمام 211 رکن ممالک کو اضافی فنڈز مل سکیں گے۔ فیفا کے نئے فنڈنگ منصوبے کی حتمی منظوری مارچ 2027 میں فیفا کانگریس سے مشروط ہوگی۔ فیفا کونسل دسمبر 2026 کے اجلاس میں نئے فنڈنگ منصوبے کی تفصیلات کو حتمی شکل دے گی۔ فیفا فنڈز کی تقسیم میں خواتین اور نوجوانوں کے فٹبال اور انفراسٹرکچر کی ترقی کو ترجیح دی جائے گی۔ فیفا نے ہنگامی حالات کے لیے ایک ارب 70 کروڑ ڈالر کے ذخائر برقرار رکھنے کی تجویز بھی پیش کی ہے۔ دوسری جانب فیفا کے صدر جیانی انفنٹینو نے متنازع فیفا فارورڈ انٹرپرائز منصوبے پر غلطیوں کا اعتراف کرتے ہوئے معافی مانگ لی۔ جیانی انفنٹینو نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ فیفا فارورڈ انٹرپرائز منصوبہ مستقل طور پر واپس لے لیا گیا ہے، متنازع منصوبہ کسی بھی شکل میں دوبارہ پیش نہیں کیا جائے گا۔ فیفا کے صدر نے کہا کہ فیفا کے فنڈز اس کے 211 رکن ممالک کی ملکیت ہیں، گزشتہ دس سال میں فی رکن ملک فنڈنگ 10 لاکھ سے بڑھا کر ڈھائی کروڑ ڈالر تک پہنچانے کا منصوبہ بنایا۔ فٹبال سب کے لیے اور ہر جگہ ہے۔ فیفا کونسل نے تنظیمی گورننس میں ممکنہ اصلاحات کا جائزہ لینے کے لیے ورکنگ گروپ قائم کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ فیفا کونسل نے فیفا پیس پرائز کا جائزہ لینے کی ذمہ داری متعلقہ کمیٹی کو سونپ دی گئی ہے۔ فیفا پیس پرائز سے متعلق فیصلہ دسمبر میں ہونے والے فیفا کونسل اجلاس میں کیا جائے گا۔

پنجاب کے کھلاڑیوں کے لیے بڑی خوشخبری، سی ایم پنجاب سپورٹس کارڈ تیار

پہلے مرحلے میں 300 کھلاڑیوں کو سکالرشپس دی جائیں گی، سیکرٹری سپورٹس پنجاب

لاہور (این این آئی) پنجاب کے کھلاڑیوں کے لیے بڑی خوشخبری، وزیراعلیٰ پنجاب سپورٹس کارڈ تیار ہوگیا۔ اس حوالے سے پنجاب سٹیڈیم میں یوتھ افیئرز اینڈ سپورٹس ڈیپارٹمنٹ پنجاب اور بینک آف پنجاب کے درمیان ایم او یو پر دستخط کی تقریب منعقد ہوئی، جس کے مہمان خصوصی سیکرٹری سپورٹس پنجاب فضل الرحمٰن تھے، تقریب کے دوران ڈائریکٹر جنرل سپورٹس پنجاب محمد طارق قریشی اور بینک آف پنجاب کے چیف ڈیجیٹل آفیسر نوفل داؤد نے ایم او یو پر دستخط کیے اور دستاویزات کا تبادلہ کیا۔ سیکرٹری سپورٹس پنجاب فضل الرحمٰن نے اس موقع پر کہا کہ آج پنجاب کے کھلاڑیوں کے لیے خوشی کا دن ہے، وزیراعلیٰ پنجاب سپورٹس کارڈ کے ذریعے صوبے کے بہترین کھلاڑیوں کو سکالرشپس فراہم کی جائیں گی، پہلے مرحلے میں 300 کھلاڑیوں کو ایک سال کے لیے ماہانہ ایک لاکھ، 70 ہزار اور 50 ہزار روپے کی سکالرشپس دی جائیں گی۔ سیکرٹری سپورٹس پنجاب فضل الرحمٰن نے مزید کہا کہ ہمارا ہدف ایک ہزار کھلاڑیوں کو وزیراعلیٰ پنجاب سپورٹس کارڈ فراہم کرنا ہے، جس کا افتتاح جلد کیا جائے گا۔ وزیراعلیٰ پنجاب کے ویژن کے مطابق صوبے میں کھیلوں کے فروغ اور کھلاڑیوں کی سرپرستی کے لیے عملی اقدامات کیے جا رہے ہیں

ٹاپ سیڈ الیگزینڈر زیوریف شنگھائی ماسٹرز ٹینس مینز سنگلز سیمی فائنل میں پہنچ گئے

شنگھائی (این این آئی) جرمنی کے نامور ٹینس سٹار اور ایونٹ کے ٹاپ سیڈ الیگزینڈر زیوریف اپنی عمدہ کارکردگی کی بدولت اے ٹی پی شنگھائی ماسٹرز ٹینس ٹورنامنٹ میں مردوں کے سنگلز مقابلوں سیمی فائنل میں پہنچ گئے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق 29 سالہ جرمن ٹینس سٹار الیگزینڈر زیوریف مینز سنگلز مقابلوں کے کوارٹر فائنل راؤنڈ میچ میں آسٹریلیا کے حریف کھلاڑی ایلکس ڈی مینور کو 2-0 سیٹس سے شکست دے کر شنگھائی ماسٹرز ٹینس ٹورنامنٹ کے سیمی فائنل میں پہنچ گئے۔ چین کے شہر شنگھائی میں جاری اے ٹی پی ایونٹ میں کھیلے گئے مینز سنگلز مقابلوں کے ٹاپ 16 راؤنڈ میچ میں 29 سالہ جرمن ٹینس سٹار الیگزینڈر زیوریف نے عمدہ کھیل پیش کرتے ہوئے 27 سالہ آسٹریلوی حریف کھلاڑی ایلکس ڈی مینور کو سٹریٹ سیٹس میں 6-4 اور 6-4 سے شکست دے کر سیمی فائنل کے لئے کوالیفائی کرلیا۔ سال کے اختتام پر عالمی درجہ بندی میں پہلی پوزیشن یقینی بنانے کے بعد یہ الیگزینڈر زیوریف کا دوسرا میچ تھا۔ ٹخنے میں تکلیف کے باوجود انہوں نے مقابلہ اپنے نام کیا۔

محمد عباس کی کمنٹیٹر کی گاڑی کے ٹائر میں ہوا بھرواتے ویڈیو وائرل

اسلام آباد (این این آئی) قومی ٹیسٹ کرکٹ ٹیم کے فاسٹ بولر محمد عباس کی سادگی اور دوسروں کی مدد کرنے کے جذبے نے سوشل میڈیا صارفین کے دل جیت لیے۔ کمنٹیٹر کاشف آصف احمد نے سوشل میڈیا ویب سائٹ ایکس پر محمد عباس کی ایک ویڈیو شیئر کی جو وائرل ہوگئی۔ اس وائرل ویڈیو میں فاسٹ بولر کو کمنٹیٹر کی گاڑی کے ٹائر میں ہوا بھروانے میں مدد کرتے دیکھا جاسکتا ہے۔ کاشف آصف احمد نے محمد عباس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ویڈیو کے کیپشن میں لکھا ہے کہ ٹیسٹ کرکٹر نے میری گاڑی کے ٹائر میں ہوا بھرنے میں مدد کی جو میرے لیے ایک مہربان اور قابلِ قدر عمل تھا۔

پاکستان، انگلینڈ اور سری لنکا کی ون ڈے سہ ملکی سیریز سے پاتھم نسانکا باہر

اسلام آباد (این این آئی) سری لنکا کے اوپننگ بیٹر پاتھم نسانکا پاکستان، انگلینڈ اور سری لنکا کے درمیان ہونے والی ون ڈے سہ ملکی سیریز سے باہر ہوگئے۔ پاتھم نسانکا انگلینڈ کے حالیہ دورے کے دوران بائیں ران کی انجری کا شکار ہوئے تھے، انہیں کھیل میں واپسی کے لیے طبی اجازت نہیں مل سکی۔ ان کی جگہ لیہرو اودارا کو 16 رکنی سری لنکن اسکواڈ میں شامل کرلیا گیا ہے۔ سات میچوں پر مشتمل سہ ملکی سیریز 18 سے 31 اکتوبر تک کھیلی جائے گی جس کے مقابلے راولپنڈی اور لاہور میں ہوں گے۔ سری لنکا کے سابق کپتان چارتھ اسالنکا کو انگلینڈ کے دورے میں ون ڈے میچوں کے دوران مایوس کن کارکردگی کے باعث اسکواڈ سے ڈراپ کردیا گیا ہے۔ انہوں نے آخری تین اننگز میں صرف ایک، 11 اور 7 رنز بنائے تھے۔ پاکستان اپنی مہم کا آغاز 18 اکتوبر کو راولپنڈی کرکٹ اسٹیڈیم میں سری لنکا کے خلاف میچ سے کرے گا جبکہ 20 اکتوبر کو اسی میدان پر انگلینڈ سے مقابلہ ہوگا۔ سری لنکا اور انگلینڈ کی ٹیمیں 22 اکتوبر کو راولپنڈی میں مدمقابل ہوں گی۔ اس کے بعد سیریز لاہور منتقل ہوجائے گی جہاں پاکستان 25 اکتوبر کو انگلینڈ اور 27 اکتوبر کو سری لنکا کے خلاف کھیلے گا۔ گروپ مرحلے کا آخری میچ 29 اکتوبر کو سری لنکا اور انگلینڈ کے درمیان ہوگا، گروپ مرحلے میں سرفہرست دو ٹیمیں 31 اکتوبر کو قذافی اسٹیڈیم لاہور میں ہونے والے فائنل کے لیے کوالیفائی کریں گی۔

لورالائی، لیجنڈز فٹبال ٹورنامنٹ لیگ 2026

لورالائی (عمرزئی ناصر) لورالائی میں ایک شاندار لیجنڈز فٹبال ٹورنامنٹ لیگ 2026 سردار باز محمد خان جوگیزئی فٹبال گراؤنڈ،) سرکاری باغ (میں منعقد ہوا ابتدائی میچ ہوا جو ہزارہ فٹبال کلب لورالائی بمقابلہ بولان فٹبال کلب لورالائی کے درمیان ہوا۔ ابتدائی میچ کے مہمان خصوصی سینئر ترین فٹبالرز صاحبان جیسی اس 70، 80 و 90 کے دہائی کے لیجنڈ ملک نوراللہ شبوزی صاحب۔ حاجی حسین ترین صاحب۔ میر سند خان عرف جانان جلال زی صاحب۔ روزی خان علیزئی۔ عبدالحکیم میرزئی صاحب۔ خان محمد عرف خانے ماما جلال زی صاحب۔ زمان استاد چینگوئی صاحب موذمین عرف تاج حمزہ زی صاحب۔ نعمت اللہ جلال زی صاحب۔ سلیم غوری۔ جلال الدین نیازی۔ دین محمد مختر زی۔ احد شیخ۔ گل شاہ خان حریفاں۔ حبیب صابر۔ امداد حسین ہزارہ۔ علی محمد صاحب۔ لالی اغا جان۔ حبیب صابر۔ دولت خان کاکڑ محمد اخلاص اچکزئی صاحب۔ بیت اللہ کاکڑ۔ محمد ایوب ناصر صاحب۔ اور دیگر بہت سینیر و جونیر پلیئرز موجود تھے۔ مہمان خصوصی ملک نوراللہ شبوزی صاحب نے فٹبال کیک لگا کر ٹورنامنٹ کا آغاز کیا۔ تقریب سے ملک نوراللہ شبوزی صاحب۔ حاجی حسین ترین صاحب۔ میر سند خان عرف جانان جلال زی صاحب۔ زمان چنگیزی صاحب نے مختصر خطاب کیے اور فٹبال کے فواید اور بھائی چارے پر زور دیا۔ آخر میں مہمانوں میں شیلڈ تقسیم کیے گئے۔ اور اگنائیزر کمیٹی ڈاکٹر غلام علی چنگیزی صاحب نے تمام سابقہ فٹبالرز کے فرداً فرداً شکریہ ادا کیا۔ میچ ریفری محمد امیر شیخ صاحب جبکہ فرسٹ وسیکنڈ اسٹنٹ محمد یونس خان۔ احسان اللہ عرف سانو تھے۔ تماشائیوں کی کافی تعداد گراؤنڈ میں موجود تھے۔ اور میچ کوریج اج نیوز و دیگر سینیر صحافی نے کی۔

رافیل نڈال کی شرٹ پاکستان میں فنڈ ریزنگ کیلئے نیلام ہوگی

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان ٹینس فیڈریشن اور موون پک ہوٹل اسلام آباد کے درمیان پاکستان میں بلی جین کنگ کپ کے انعقاد اور کھیلوں کے فروغ کیلئے تعاون کی مفاہمتی یادداشت پر دستخط ہوگئے جبکہ کینسر آگاہی کی فنڈ ریزنگ کے لیے عالمی شہرت یافتہ ٹینس اسٹار رافیل نڈال کی شرٹ اور قومی کرکٹ ٹیم کا بیٹ نیلامی کے لیے پیش کیا جائے گا۔ صدر پاکستان ٹینس فیڈریشن اعصام الحق قریشی اور موون پک ہوٹل کے جنرل منیجر نکولس ورڈن نے مفاہمتی یادداشت پر دستخط کیے۔ اس موقع پر صدر پاکستان ٹینس فیڈریشن اعصام الحق قریشی نے کہا کہ پاکستان میں بلی جین کنگ کپ کا انعقاد ملک کے لیے ایک اہم موقع ہے، جس میں آٹھ ٹیمیں شرکت کے لیے پاکستان آئیں گی، جبکہ ایونٹ کے ڈراز 20 اکتوبر کو منعقد ہوں گے۔

انگلینڈ ون ڈے ٹیم اسلام آباد پہنچ گئی، آج پنڈی کرکٹ اسٹیڈیم میں پریکٹس کرے گی

اسلام آباد (این این آئی) انگلینڈ کی ون ڈے کرکٹ ٹیم اسلام آباد پہنچ گئی، جہاں پاکستان کرکٹ بورڈ کے حکام نے کھلاڑیوں کا استقبال کیا، انگلینڈ کی ٹیم (آج) ہفتہ کو راولپنڈی کرکٹ اسٹیڈیم میں پریکٹس کرے گی۔ پاکستان، انگلینڈ اور سری لنکا کے درمیان ون ڈے ٹرائی سیریز 18 سے 31 اکتوبر تک کھیلی جائے گی۔ ٹرائی سیریز کا افتتاحی میچ 18 اکتوبر کو پاکستان اور سری لنکا کے درمیان راولپنڈی میں کھیلا جائیگا جبکہ پاکستان اور انگلینڈ کی ٹیمیں 20 اکتوبر کو راولپنڈی کرکٹ اسٹیڈیم میں مدِمقابل ہوں گی۔ ٹرائی سیریز کے میچز راولپنڈی اور لاہور میں کھیلے جائیں گے

جونیئر اسکواش اوپن چیمپئن شپ، پاکستان کی ماہ نور علی نے بھارتی کھلاڑی کو شکست دے دی

کوالالمپور (این این آئی) پاکستان کی ویمن اسکواش کھلاڑی ماہ نور علی نے دنیا کی پہلی ڈائمنڈ کیٹیگری جونیئر اوپن چیمپئن شپ میں بھارت کی سیڈ 5 دیویانشی جین کو شکست دے کر سیمی فائنل میں جگہ بنالی۔ موصول اطلاعات کے مطابق پشاور سے تعلق رکھنے والی علی سسٹرز میں سب سے بڑی بہن ماہ نور علی نے کوالالمپور کے نیشنل اسکواش سینٹر میں جاری ملائیشیا جونیئر اوپن اسکواش چیمپئن شپ 2026 کے کوارٹر فائنل میں بھارتی کھلاڑی کو ایک بھی گیم جیتنے کا موقع نہ دیا۔ ماہ نور علی نے 3-0 سے کامیابی حاصل کرکے فائنل فور میں رسائی پالی، ماہ نور علی نے 7-11، 6-11 اور 6-11 سے فتح اپنے نام کی۔

NOTICE INVITING TENDER

The procurement of works listed below for which Notice Inviting Tender on sealed percentage rates based on CSR 2026 Govt: of Balochistan are invited from interested Contractors / Firms with detailed terms & conditions are given below. **The tender fee will be deposited through green challan in the National Bank of Pakistan Ziarat Branch under the head of account C-02716 (Building CWPP&H Receipt) at the rate shown against each work as mentioned below:- EARNEST MONEY 3% of the Bid cost in the shape of a call deposit and DATE OF COMPLETION 30 June 2028**

S.#	NAME OF WORK.	ESTIMATED COST	Tender Fee	RELEVANT CATEGORY
I.	Construction and rehabilitation of offices at District Level offices / Residences (Construction of residence od additional deputy commissioner (Revenue),District Ziarat) **TSE-2627101210013**	RS, 27,185,856	Rs.1000/-	C-5 & Above
II	Construction and rehabilitation of offices at District Level offices / Residences (Construction of one Room and Boundary Wall For Ac House District Ziarat **TSE-2627101209963**	Rs. 14,236,782	Rs.1000/-	C-6 & Above

. Eligibility of Bidders Procurements shall be made under the Balochistan Public Procurement Rules – 2014. Presence in Active Taxpayer List (ATL) is mandatory. The bidding firm must not be blacklisted by any procuring agency in Pakistan. Balochistan Revenue Authority (BRA) Registration is required. The bidder must have completed three assignments of a similar nature, each worth 100% of the estimated cost in the previous three years. The detailed technical soundness requirements are in the bidding documents Turnover for each Scheme as per the bidding document Registration with Pakistan Engineering council (PEC) and all specialized coda are mentioned each work bidding documents Manual tender will be submitted physically at office of executive engineer building ziarat office, for Sr no 1, C5 and above, for sr 2, C6 and above category will applied. **Method of Procurement** Single Stage, Two Envelope Procedure. **Bid Security** The bid must include a Call Deposit Receipt (CDR) in the amount specified, issued in the name of the undersigned, from a scheduled bank under the contractor's title account. Fake Call Deposits will result in the blacklisting of the firm. **Tender Documents** Can be obtained electronically from www.bppra.gob.pk. **Last Date for Bid Submission:** 2nd November , 2026 till 10:00 AM **Tender Opening:** 2nd November , 2026 till 11:00 PM The financial bids opening date will be announced later. **Additional Conditions** 1- Registration with Pakistan Engineering council (PEC) C-5 and C6 above In Relevant Category Bid security (CDR) for technically non-responsive bidders will be returned within 30 days. Bid Validity Period: 90 days. An affidavit on non-judicial stamp paper (PKR 100/-) must declare: The firm has never been blacklisted. All documents and information submitted are true and correct. Documents will be verified from relevant authorities. Contractors who failed to complete previous projects without valid reasons are ineligible to participate. **For any queries, please contact the Executive Engineer, Building Communication Works, PP&H, District Ziarat Office through one of the following:**
Email: executiveengineer2.ziarat@gmail.com **Contact Number: 0334-2401155**

EXECUTIVE ENGINEER-BUILDING Communication Works PP&H District Ziarat.

DPRQ/PRQ No.1925/16-10-2026 www.dpr.gob.pk @dpr_gob dpr.gob @dgpr.balochistan

TENDER NOTICE

The Balochistan Special Development Initiative (BSDI) invites bids from eligible Bidders for supply of following items. **TSE-2627101204292 Only electronic bid will be submitted, No physical bid is required. Note: In All Procurements of GOB Whether Through Electronic or Manual Bid Submission, It is Mandatory For All Bidders to Get Registered At Electronic Public Procurement System of BPPRA GOB. T/Fee Not required**

S.No	Class of Object	Bid Security
1	Education and Training Services (Total Item(s) Count: 1)	2 %

Procurements shall be made under the Balochistan Public Procurement Rules – 2014. **Eligibility of Bidders:** 2 Assignments of Similar Nature and Complexity Worth PKR. 50 Million each in Previous 3 Years Accumualted Turn over of at least PKR.250 Million in 3 Subsequent Previous Years Presence in Active Tax Payer List BRA Registration Certificate The bidding firm must not be currently blacklisted by any procuring agency of Pakistan Pakistan Software Export Board Certificate Undertaking on Stamp Paper for End to End Training From Training to Employment and Training to Freelancing Letter of Support / Partnership / MOU with International Certification Body/Authority for trained candidates primarily earn income by working online with international clients, and an internationally recognized certification strengthens their credibility and acceptance in such cross-border engagements. Agreement for facility operations, asset management, state and security management and operational team management At least one or more Agreement / MOU for operating / Managing Government Co-working Spaces. The Bidder must hold and valid current ISO 9001 (Quality Management System), ISO/IEC 27001 (Information Security Management System), and ISO/IEC 20000-1 (IT Service Management System) certifications relevant to the scope of services. Issued by an IAF-accredited Certification Body and must remain valid as of the bid submission date. Affiliations, Partnerships with atleast 3 Technologies Park / STZ's for Employment and Placement of Trained Candidates. The bidding firm must furnish a No Demand Certificate confirming no outstanding tax, demand-dues against the firm. Must unconditionally agree with all the instructions, terms & conditions specified in the bidding documents & contract agreement The Bidder must be a validly registered firm with the Pakistan Engineering Council (PEC), in Category C-6 or above, with the relevant PEC codes EE09 and EE10, as applicable to the scope of services. The PEC registration/license must be valid at the time of bid submission. **Procedure Of Procurement:** Single Stage Two Envelope Bidding Procedure **Bid Security:** The bids must accompany Bid Security in the form of Bank Gurantee,Deposit at Call of 2 % specified above in the name of the under-signed from a scheduled bank. **Tender Documents:** The NIT & Bidding Document can be obtained electronically from www.bppra.gob.pk **Issuance of tender Documents:** Complete Bidding Document can be viewed at www.bppra.gob.pk **Last Date of bid submission:** Bid can only be submitted electronically latest by 04 November, 2026till 12:00 PM through supplier dashboard. **Tender opening:** All tenders will be opened on same day at 01:00 PM on EPPS System Address: Office of the Balochistan Special Development Initiative (BSDI), Jinnah Road, Quetta Cantt Phone no: 0814245963
Email: piubsdi@gmail.com

Project Coordinator Balochistan Special Development Initiative (BSDI)

DAB/AB No.437/16-10-2026 www.dpr.gob.pk @dpr_gob dpr.gob @dgpr.balochistan

شوبز کی دنیا

ریلیز سے قبل پاکستانی فلم کالا پانی کی دھوم، تین بین الاقوامی فلم فیسٹیولز میں انٹری

کراچی (آئی این پی) سندھ فلمز ڈیپارٹمنٹ کے بینر تلے بننے والی پاکستانی فلم کالا پانی نے ریلیز سے قبل ہی بین الاقوامی سطح پر اپنی جگہ بنالی ہے۔ فلم کالا پانی کو کانز فلم فیسٹیول، اسٹاک برج فلم فیسٹیول اور ساتھ فلم اینڈ آرٹ اکیڈمی فلم فیسٹیول میں نمائش کے لیے پیش کیا گیا ہے، جہاں فلم کو بین الاقوامی ناظرین تک پہنچنے کا موقع ملا۔ فلم کے پروڈیوسر نعمان النبی جبکہ ہدایتکار رانا کامران ہیں۔ فلم کی کاسٹ میں مرزا گوہر رشید، حرامانی، عمر عالم، سلیم معراج، ثاقب سمیر سمیت دیگر اداکار شامل ہیں۔ کالا پانی کی کہانی ایک قیدی کے گرد گھومتی ہے۔ فلم میں ڈرامے کے ساتھ ایکشن اور سسپنس کا تڑکا بھی دیکھنے کو ملیگا، جبکہ کہانی میں بدلے کا عنصر بھی نمایاں ہے۔ کالا پانی کو رواں سال کے اختتام تک ریلیز کرنے کا منصوبہ ہے۔

خلیل الرحمٰن قمر نے صبا قمر کے بولڈ لباس سے متعلق اپنے بیان کی وضاحت کردی

لاہور (آئی این پی) معروف ڈرامہ نگار خلیل الرحمٰن قمر نے اداکارہ صبا قمر کے بولڈ لباس سے متعلق اپنے سابقہ بیان کی وضاحت کردی۔ خلیل الرحمٰن قمر نے حال ہی میں ایک پوڈکاسٹ میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ وہ صبا قمر سے متعلق اپنے الفاظ واپس لے چکے ہیں، کیونکہ لباس کا انتخاب ہر شخص کا ذاتی معاملہ ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ صبا قمر جو چاہیں پہن سکتی ہیں، وہ کسی کو روک نہیں سکتے، یہ معاملہ اللہ اور متعلقہ شخص کے درمیان ہے۔ تاہم ڈرامہ نگار نے واضح کیا کہ وہ اپنے لکھے ہوئے ڈراموں میں بولڈ لباس پہننے کی اجازت نہیں دیتے، حتیٰ کہ گہرے گلے والے ملبوسات بھی پسند نہیں کرتے۔ خلیل الرحمٰن قمر نے مختصر لباس پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ مرد خود مکمل لباس پہنتے ہیں لیکن خواتین کو کم لباس پہننے کی ترغیب دیتے ہیں۔

مومنہ اقبال کا یوٹیوب کے ذریعے پیسے کمانے کے مبینہ دعوؤں پر طنزیہ ردعمل

لاہور (آئی این پی) اداکارہ مومنہ اقبال نے یوٹیوب کے ذریعے پیسے کمانے کی باتوں پر طنزاً کہا ہے کہ یوٹیوب ہمارا چینل بند کرنے لگا ہے۔ مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر اداکارہ اور ان کے شوہر کی ایک ویڈیو خوب وائرل ہو رہی ہے۔ سوشل میڈیا پر وائرل ویڈیو میں اس نوبیاہتا جوڑی نے حالیہ تنازع کو شہرت حاصل کرنے اور یوٹیوب کے ذریعے پیسہ کمانے سے متعلق زیرِ گردش دعوؤں پر طنزیہ ردِعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یوٹیوب سے اتنی زیادہ رقم کمائی ہے کہ اب سمجھ نہیں آتا کہ اسے کہاں خرچ کریں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ممکن ہے یوٹیوب جلد ہی ہمارا چینل بند کردے گا، کیونکہ پلیٹ فارم کے پاس ہمیں ادائیگی کے لیے رقم نہیں ہوگی۔ خیال رہے کہ مومنہ اقبال نے رواں ماہ کے آغاز میں ویڈیو شیئرنگ پلیٹ فارم یوٹیوب پر نئے چینل کا آغاز کیا تھا۔

مسٹر انڈیا کا لباس 39 سال بعد بھی انیل کپور پر فٹ، اداکار کا دلچسپ انکشاف

39 سال گزرنے کے باوجود سب کچھ آج بھی میرے لئے موزوں ہے

ممبئی (آئی این پی) بالی ووڈ اداکار انیل کپور نے اپنی مشہور سائنس فکشن فلم مسٹر انڈیا کی یادیں تازہ کرتے ہوئے تقریباً چار دہائیوں پرانا اصل لباس دوبارہ پہن لیا۔ 1987 میں ریلیز ہونے والی فلم میں استعمال ہونے والی قمیص، پتلون اور مشہور جیکٹ آج بھی اداکار کو پوری طرح فٹ آتی ہے، جس پر انہوں نے خود بھی حیرت اور خوشی کا اظہار کیا۔ انیل کپور نے یہ لباس ٹی وی پروگرام میں پہنا۔ اداکار نے بتایا کہ انہوں نے فلم کی شوٹنگ کے بعد یہ لباس سنبھال کر رکھا ہوا تھا۔ پروگرام کی ٹیم نے جب مسٹر انڈیا کے اصل لباس کو دوبارہ پیش کرنے کی خواہش ظاہر کی تو انہوں نے بتایا کہ یہ لباس اب بھی ان کے پاس موجود ہے۔ لباس کے بارے میں بات کرتے ہوئے انیل کپور نے مزاحیہ انداز میں کہا کہ قمیص بھی انہیں فٹ آتی ہے، پتلون بھی درست ہے اور جیکٹ بھی پوری طرح ٹھیک ہے۔ ان کے بقول 39 سال گزرنے کے باوجود سب کچھ آج بھی ان کے لیے موزوں ہے۔

لوگوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے، حریم فاروق رجب بٹ کی حمایت میں سامنے آ گئیں

لاہور (آئی این پی) معروف اداکارہ اور پروڈیوسر حریم فاروق نے فلم سازی کا شوق رکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا ہے کہ فلم بنانا ایک مشکل کام ضرور ہے لیکن ناممکن نہیں۔ حالیہ انٹرویو کے دوران حریم فاروق سے یوٹیوبر رجب بٹ کے فلمی دنیا میں قدم رکھنے کے فیصلے پر ہونے والی تنقید اور سوشل میڈیا ٹرولنگ کے حوالے سے سوال کیا گیا۔ حریم فاروق نے اس تنقید کو غیر اہم قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، لوگوں کو فلمیں بنانے کی کوشش سے روکنے کے بجائے ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔ ان کا کہنا ہے کہ جو بھی فلم سازی کے میدان میں قدم رکھنا چاہتا ہے، اسے آگے بڑھنے کی ترغیب دینی چاہیے، تاہم اسے ناظرین کے حوالے سے اپنی ذمہ داری کا احساس بھی ہونا چاہیے۔ حریم فاروق نے زور دیا کہ مقصد معیاری فلمیں بنانا ہونا چاہیے، ایسی فلمیں جنہیں لوگ دیکھنا پسند کریں اور جو عالمی سطح پر پاکستانی سنیما کی نمائندگی کرسکیں۔

روک سوسائٹی کے زیر اہتمام دو روزہ رنگا رنگ فیسٹیول کا انعقاد

کراچی (پ ر) روک سوسائٹی کی انتظامیہ کے زیراہتمام دو روزہ فیسٹیول قوالی کے رنگا رنگ پروگرام کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ تقریب میں سوسائٹی کے سیکریٹری لطیف بلوچ، ریٹائرڈ میجر وسیم رباب، افتاب مشتاق، روحان اور ارسلان پرویز (ایم پی اے) نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ مہمانِ خصوصی معروف کاروباری شخصیت سید امتیاز الحق بخاری نے شرکت کرکے موجودہ سوسائٹی کی انتظامیہ اور شرکا کو مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کراچی کے شہریوں کو رونقیں اور مسرتیں واپس دینے کے لیے شہر قائد کی عوام اور سوسائٹیز کو اپنا بھرپور کردار ادا کرنا چاہیے۔ ایسے مثبت اور تفریحی ایونٹس کا انعقاد وقت کی اہم ضرورت ہے تاکہ کراچی کی رونقیں بحال رکھی جاسکیں۔ سید امتیاز الحق بخاری کا مزید کہنا تھا کہ اسی نوعیت کے دیگر ایونٹس اور پروگرامز شہر کی دوسری کوآپریٹو سوسائٹیز کو بھی اپنے یہاں منعقد کرنے چاہئیں تاکہ اس کڑے دور اور مہنگائی کے ماحول میں عوام کو خوشیاں اور سکھ کے چند لمحے فراہم کیے جاسکیں۔ تقریب کے اختتام پر مہمانِ خصوصی نے راک سوسائٹی کی انتظامیہ کو کامیاب تقریب پر منتظمین فیسٹیول کو زبردست الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا اور مبارکباد دی۔

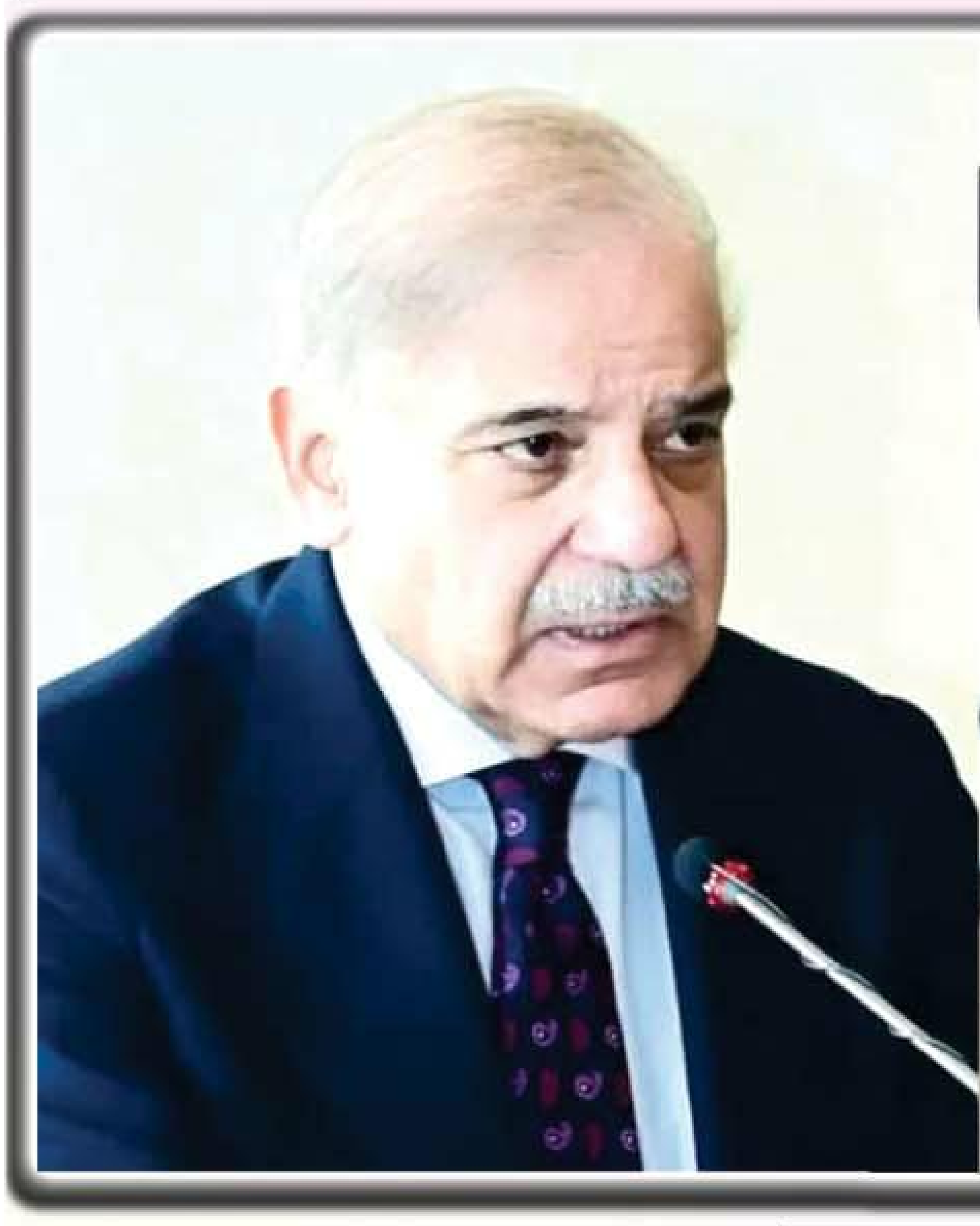

حرم کی پاسبانی کا اعزاز

میاں اشفاق انجم

امت مسلمہ کی امیدوں کا مرکز حرمین شریفین کے گرد منڈلاتے خطرات کے پیش نظر مکہ دفاعی معاہدے کے مطابق سعودی عرب میں ضروری فوجی صلاحیتیں فراہم کرنے کا فیصلہ ہوا ہے۔ ریاض میں مکہ دفاعی اتحاد کے اجلاس سے پہلے آئندہ تین سال کے لئے مقرر ہونے والے سیکرٹری جنرل لیفٹیننٹ جنرل) ر (نعمان محمود نے ذمہ داریاں سنبھال لیں۔ ریاض میں قائم ہیڈ آفس میں ہونے والے غیر معمولی اجلاس میں نائب وزیراعظم اسحاق ڈار، وزیر دفاع خواجہ آصف، فیلڈ مارشل عاصم منیر، ترک وزیر خارجہ حاقان فیدان، سعودی وزیر خارجہ شہزادہ فیصل بن فرحان آل سعود، ترک وزیر دفاع یشار گولہ، ترک آرمی چیف آف جنرل سٹاف ہجوک بایراکتار، سعودی چیف آف جنرل سٹاف جنرل فیاض بن حامد، سعودی وزیر دفاع شہزادہ خالد بن سلمان، سیکرٹری اتحاد لیفٹیننٹ جنرل) ر (نعمان محمود شریک ہوئے۔ اجلاس نے اتحاد، اجتماعی دفاع اور خطرات کا مقابلہ کرنے کا پختہ عزم کرتے ہوئے حوثیوں کی طرف سے گھنانے حملوں کی مذمت کی، اجلاس کے بعد مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا جس کے مطابق دفاعی صلاحیتیں فوری سعودیہ منتقل ہوں گی۔ حرمین شریفین کی حفاظت کے لئے تمام وسائل بروئے کار لانے کی منظوری دی گئی۔ سعودی عرب کی سلامتی اور علاقائی سالمیت کے خلاف کسی قسم کی بھی جارحیت کا مقابلہ اور منہ توڑ جواب دینے کا فیصلہ ہوا۔ پہلے باضابطہ اجلاس میں سعودی عرب کے مختلف شہروں اور مکہ مدینہ میں ہونے والے حملوں کے ذمہ دار حوثیوں کا نام لئے بغیر مذمت کی گئی۔ حرمین شریفین پر کٹ مرنے اور قربان ہونے کا جذبہ امت مسلمہ کے ہر نوجوان کے اندر موجود ہے۔ حرمین شریفین ہر مسلمان کی ریڈ لائن ہے وہاں جانا وہاں مرجانا ہر ایک کی دِلی تمنا ہے۔ حرم کی پاسبانی کا اعزاز پاکستان اور ترکیہ کو ملنا دونوں ممالک کے ساتھ، دونوں کے عوام کے لئے بھی بڑا اعزاز ہے۔ سعودی عرب کو قائم ہوئے 96 سال ہو گئے ہیں، وہاں آل سعود نے جس انداز میں کام کیا اسلامی معاشرت کو تقویت دی ہے۔ قرآن وسنت کو دستور بنایا ہے دنیا بھر سے عمرہ اور حج کے لئے آنے والوں کیلئے جدید ترین سہولیات کو یقینی بنایا ہے یقیناً وہ قابل ستائش ہے گزشتہ کچھ ماہ سے ان دو شہروں مکہ مدینہ جن کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے خود لے رکھا ہے پر مبینہ حملوں سے عالم اسلام سراپا احتجاج ہے پاکستان کا بچہ بچہ حرمین شریفین پر قربان ہونے کیلئے تیار ہے۔ پاکستانی حکمرانوں اور فیلڈ مارشل کے اقدامات سے اختلاف کا حق ہر کسی کو حاصل ہے مگر جو سفارت کاری اور دور اندیشی پاک سعودیہ سٹریٹجک معاہدے کی تکمیل ہوئی اور پاک سعودیہ، ترکیہ تین ممالک کے مکہ دفاعی معاہدے کی شکل میں جو اتحاد سامنے آیا وہ امت مسلمہ کیلئے بہت بڑی نوید ہے۔ دنیا بھر کے 57 سے زائد ممالک میں بسنے والے اربوں مسلمانوں کی دِلی تمنا تھی کہ عالم اسلام کو ایک ہونا چاہئے۔ حرمین شریفین کو مرکز ومحور ہونا چاہئے۔ مائیں، بہنیں، بزرگ سالوں سے دعائیں کرتے آ رہے تھے یقیناً یہ دعاں کا صلہ ہے مکہ دفاعی معاہدہ کا قیام عمل میں آیا۔ پاک ترکیئے اور سعودیہ کے درمیان ہونے والے معاہدے کے اثرات خطے میں نظر آنا شروع ہو گئے ہیں بہت سے ممالک اس اتحاد کا حصہ بننے کے لئے بیتاب ہیں پاکستان کی سفارتکاری اور ایران کے ساتھ یکجہتی کی وجہ سے ایران جس کو حوثیوں کا پشتی بان کہا جاتا تھا وہ حوثیوں سے لاتعلقی کا اعلان کر رہا ہے اس میں بھی کوئی دو آرا نہیں، ایران، امریکہ۔ اسرائیل کے درمیان جاری کشیدگی نے پورے عالم اسلام سے جڑے ہوئے ممالک کو ایک دفعہ بیدار ہونے اور اپنی پالیسیاں دوبارہ بنانے پر مجبور کر دیا ہے۔ اسرائیل، بھارت، افغانستان گٹھ جوڑ بھی اب کسی سے ڈھکا چھپا نہیں رہا۔ اسرائیل اور امریکہ کس طرح بھارت اور افغانستان کے ذریعے پاکستان کے داخلی اور خارجی محاذوں پر میدان لگائے ہوئے ہیں پاکستان کی سالمیت کے خلاف ہونے والی سازشوں کو جس طرح ہماری پاک فوج اور اداروں نے بے نقاب کیا وہ قابل ستائش ہے البتہ سعودی عرب کی امریکہ سے حوثیوں کے خلاف مدد کی اپیل میں امریکہ کی طرف سے جواب اور لاتعلق رہنے کے فیصلے نے پورے خطے میں نئے سوالات کو جنم دیا ہے۔ امریکہ جو ہر سطح پر سعودی عرب کے شانہ بشانہ نظر آتا ہے کا حوثیوں کے سعودی شہروں سمیت مکہ مدینہ میں ناکام حملوں پر لاتعلق ہونا عالم اسلام کے لئے بڑا اشارہ ہے۔ اب سوال اٹھتا ہے حوثی کون ہیں، یمن کی سرزمین پر ان کا کیا کردار ہے؟ یقیناً میرے سمیت پاکستان کی بڑی آبادی سنی سنائی باتوں اور سوشل میڈیا پر چلنے والے ٹیکر سے زیادہ آگاہ نہیں ہوگی۔ یمن کی سرزمین نبیوں کی زمین ہے۔ یمن، شام، لبنان، ایران، عراق ملحقہ ممالک میں درجنوں نبی آئے اور دعوت دین کی سرفرازی کے لئے ذمہ داری ادا کرتے رہے اور بعض دین فطرت پر قربان بھی ہو گئے۔ سوال اٹھتا ہے کیا یمن عالم اسلام کے خلاف ہے اسلامی ممالک کے خلاف برسر پیکار ہے، ہر گز نہیں۔ حضرت سلمان علیہ السلام اور ملکہ صبا کے یمن میں حوثی قبیلہ آباد ہے یمن ایک قدیم ملک ہے کئی قدیمی تہذیبوں کے سنگم پر رہا ہے۔ حضرت سلمان علیہ السلام اور ملکہ صبا کے قصے تاریخ کا حصہ ہیں۔ یمن، سعودی عرب اور متحدہ امارات جیسے بہت سے ممالک سے پہلے سے قائم ہے کئی صدیوں تک شمالی یمن میں زیدی اماموں کی حکومت رہی جن کا دعوی تھا وہ ہاشمی نسل سے ہیں۔ 1962 میں شمالی یمن میں ایک انقلاب آیا ہے زیدی اماموں کی ایک ہزار سالہ حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ یمن برطانیہ اور سلطنت عثمانیہ کے درمیان تقسیم بھی رہا پھر متحد ہوا لیکن وہاں آباد حوثیوں کو ناانصافی کی ہمیشہ شکایت رہی۔ حوثیوں کی تحریک کو انصار اللہ کہا جاتا ہے۔ یمنی حکومت کے ساتھ حوثیوں کے تصادم کا آغاز 2004 کو اس وقت ہوا جب حکومت نے ایک زیدی شیعہ لیڈر رکن اسمبلی حسین بدرالدین الحوثی کو گرفتار کرنا چاہا، پہلے یہ لڑائی دو صوبوں تک محدود رہی۔ 2 0 1 4 میں دارالحکومت صنعا پر حوثیوں کے قبضے کے بعد 2015 میں سعودی قیادت اتحاد کی مداخلت کے بعد بھرپور خانہ جنگی میں تبدیل ہو گئی۔ سعودی عرب کے اتحاد کی مداخلت کی وجہ سے باہم لڑائی کا آغاز ہوا، ٹرمپ نے اپنے پہلے دور میں حوثیوں کی تنظیم کو دہشت گرد تنظیم قرار دیا صدر بائیڈن نے فیصلہ واپس لیا۔ 2022 میں بائیڈن نے امارات کے مطالبے پر دوبارہ دہشت گرد قرار دیا۔ سعودی حمایت یافتہ عبدالبو منور ہادی نے 2012 کے یمن صدارتی انتخاب میں کامیابی حاصل کی۔ 2015 میں لڑائی کے بعد ان کی حکومت ختم ہوئی اب بھی ہادی سعودی عرب کا حمایتی ہے مگر شیعہ انصار اللہ گروپ سعودی عرب اور دیگر امارات جو امریکہ کے قریب ہیں ان کے خلاف ہے۔ اس وقت سعودی فوج نے 2000 سے زائد حوثیوں کا خاتمہ کیا ہے یمنی حکومت بھی سعودیہ کے ساتھ مل کر ان کے خلاف لڑ رہی ہے کون سچا اور کون جھوٹا ہے، کون کس کا آلہ کار ہے، وقت بتائے گا ابھی سب کچھ کہنا قبل از وقت ہو گا۔ افواجِ پاکستان کے ترجمان لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف چوہدری نے کہا ہے کہ مکہ مشترکہ دفاعی معاہدے کا ایک مقصد سعودی عرب کا دفاع ہے جو ہر صورت کیا جائے گا۔ ڈائریکٹر جنرل) ڈی جی (آئی ایس پی آر نے امریکی نشریاتی ادارے سی این این کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ پاکستانی افواج مختلف صلاحیتوں اور شعبوں میں کئی دہائیوں سے سعودی عرب میں کام کر رہی ہیں، مکہ مشترکہ دفاعی معاہدہ اچانک وجود میں آنے والا اتحاد نہیں ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اِس معاہدے کے تحت عملی کارروائی کے حوالے سے واضح کیا جا چکا ہے کہ اِس کا نفاذ اور اِس کے نتیجے میں سامنے آنے والے تمام اثرات خالصتاً دفاعی نوعیت کے ہوں گے۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ یہ فیصلہ آپریشنل کمانڈرز کریں گے کہ دفاع کس طرح ہو گا، کون سا دستہ وہاں جائے گا اور اِسے کس انداز میں استعمال کیا جائے گا۔ انہوں نے اِس دفاعی معاہدہ کو خطے کے استحکام کی ضمانت قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہاں حالیہ برسوں میں نئے سکیورٹی چیلنجوں نے جنم لیا ہے، جس کے نتیجے میں وجود میں آنے والا یہ معاہدہ کسی بھی ممکنہ خطرے کو ناکام بنانے کی مشترکہ دفاعی قوت کے طور پر کام کرے گا۔ ڈی جی آئی ایس پی آر نے کہا کہ کسی بھی ملک پر حملہ سب پر حملہ تصور ہوگا، جس کو دیکھتے ہوئے کوئی بھی اپنے مذموم مقاصد کو عملی جامہ پہنانے سے پہلے کئی بار سوچے گا، اِس کا مقصد کسی کو دشمن یا دوست قرار دینا نہیں ہے۔ انہوں نے امریکہ ایران جنگ کے خاتمے کیلئے معاہدے کی کوششوں کے حوالے سے کہا کہ پاکستان نے پہلے بھی کردار ادا کیا، اب بھی کر رہا ہے اور آئندہ بھی کرتا رہے گا تاکہ اختلافات کم ہوں اور مذاکرات کے ذریعے مسئلے کا پرامن حل نکل سکے۔ مکہ مشترکہ دفاعی معاہدے سے متعلق دفترِ خارجہ کی ہفتہ وار بریفنگ کے دوران ترجمان سجاد حیدر خان کا کہنا تھا کہ حرمین شریفین کے تقدس کا تحفظ ہر حال میں یقینی بنایا جانا چاہیے، پاکستان معاہدے کے تحت سعودی عرب کیساتھ کھڑا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ دو اکتوبر کو طیبہ پاور ڈسٹری بیوشن سٹیشن پر حملہ سنگین اشتعال انگیزی ہے، وزیراعظم شہباز شریف نے سعودی عرب پر حوثی حملوں کی شدید مذمت کی، پاکستان سعودی عرب کی خودمختاری، علاقائی سالمیت، سلامتی اور تحفظ کی حمایت کرتا ہے۔ ترجمان نے ایران امریکہ مذاکرات کے حوالے سے بات کرتے ہوئے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان سات نکات پر بات چیت جاری ہے، امریکہ نے بھی ایران کے نکات پر اپنا موقف بیان کیا ہے۔ امریکہ اور ایران کے درمیان براہِ راست رابطے پاکستان کی ثالثی کوششوں ہی کا نتیجہ ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اسلام آباد مفاہمتی یادداشت پہلے سے موجود ہے، زیر بحث بعض نکات اس سے ہی مطابقت رکھتے ہیں، تنازعے کے حل کی کوششوں میں پاکستان اور دیگر اہم ممالک کا کردار موجود ہے، پاکستان دونوں ممالک کے درمیان براہِ راست تعاون اور کشیدگی میں کمی کا خواہاں ہے، وہ چاہتا ہے کہ تنازعے کو مذاکرات کے ذریعے حل کیا جائے، ضرورت پڑنے پر پاکستان دونوں فریقوں کے درمیان دوبارہ ثالثی کیلئے تیار ہے۔ پاکستان، سعودی عرب اور ترکیہ کے درمیان مکہ مشترکہ دفاعی معاہدہ سات اگست 2026 کو مقدس شہر مکہ مکرمہ میں ہونے والی سربراہی ملاقات کے دوران طے پایا تھا۔ سعودی ولی عہد اور وزیراعظم شہزادہ محمد بن سلمان، ترکیہ کے صدر رجب طیب اردوان اور پاکستان کے وزیراعظم شہباز شریف نے اس معاہدے پر دستخط کیے۔ معاہدے کا بنیادی مقصد یہی تھا کہ تینوں ممالک کے درمیان دفاعی تعاون، مشترکہ دفاعی صلاحیت اور کسی بیرونی جارحیت کے خلاف اجتماعی دفاعی قوت کو مضبوط بنایا جائے گا اور کسی ایک رکن ملک پر مسلح حملہ تینوں ممالک پر حملہ تصور ہوگا۔ 31 اگست 2026 کو استنبول میں معاہدے کی سٹریٹجک، سیاسی اور دفاعی کمیٹی کا اجلاس ہوا جس میں ادارہ جاتی تعاون کو مضبوط بنانے اور سعودی عرب میں سیکرٹریٹ قائم کرنے پر اتفاق کیا گیا۔ ریاض میں پانچ اکتوبر کو ہونے والے ہنگامی اجلاس میں سعودی عرب کو درپیش سکیورٹی خطرات، مشترکہ دفاعی ذمہ داریوں اور عملی تیاریوں کا جائزہ لیا گیا۔ پاکستان اور ترکیہ کی طرف سے واضح کیا گیا کہ معاہدہ دفاعی نوعیت کا ہے اور اِس کا مقصد علاقائی امن و استحکام کو فروغ دینا ہے۔ سعودی عرب پر حوثی حملوں اور حرمین شریفین کے تحفظ کے حوالے سے بعض حلقوں کی یہ خواہش ہے کہ پاکستان فوری طور پر حوثیوں کے خلاف براہِ راست کارروائی کرے جبکہ پاکستان بارہا واضح کر چکا ہے کہ مکہ مشترکہ دفاعی معاہدہ جارحانہ نہیں بلکہ دفاعی نوعیت کا ہے۔ ترکیہ کے وزیر خارجہ نے بھی سعودی عرب کی معاونت کے حوالے سے دفاعی کردار پر زور دیا لیکن کسی بھی جارحانہ کارروائی میں شرکت کے امکان کو رد کر دیا۔ سعودی عرب کی اپنی مسلح افواج، جدید دفاعی نظام اور عسکری صلاحیتیں موجود ہیں اور وہ اپنے دفاع کے لئے اقدامات کر رہی ہیں۔ پاکستان اور ترکیہ کی معاونت کی نوعیت، ضرورت اور حدود کا تعین متعلقہ عسکری و دفاعی ادارے کریں گے اور اس حوالے سے فیصلہ انہیں ہی کرنا چاہیے۔ یہ معاملہ سیاسی پوائنٹ سکورنگ کا نہیں بلکہ سنجیدہ ریاستی حکمتِ عملی کا متقاضی ہے۔ سعودی عرب کا دفاع پاکستان کی اولین ترجیح ہے اور ترجمان پاک فوج نے یقین دہانی بھی کرائی ہے کہ دفاعی معاہدے کی پاسداری کی جائے گی۔ ایسے میں ضروری ہے کہ قومی یکجہتی برقرار رکھی جائے اور غیر ضروری قیاس آرائی سے گریز کیا جائے۔

زرمبادلہ کے ذخائر 21.6 ارب ڈالر تک پہنچ گئے، وزیر خزانہ

وزیر خزانہ کی گورنر اسٹیٹ بینک کے ہمراہ امریکی محکمہ خزانہ کی انڈر سیکرٹری سے ملاقات، توانائی، مہنگائی اور غذائی تحفظ پر اثرات پر تبادلہ خیال

پاکستان کا مزید سرمایہ حاصل کرنے کے لیے 7.2 ارب چینی یوآن کے منظور شدہ پروگرام کے تحت پانڈا بانڈز کے مزید اجراء کا منصوبہ

اسلام آباد (آئی این پی) وفاقی وزیر خزانہ و محصولات سینیٹر محمد اورنگزیب نے گورنر اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے ہمراہ امریکی محکمہ خزانہ کی انڈر سیکرٹری برائے بین الاقوامی امور، ایرین بران سے ملاقات کی۔ وزیر خزانہ محمد اورنگزیب نے

بقیہ نمبر 36 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان نے چین کی مقامی بانڈ مارکیٹ سے مزید سرمایہ حاصل کرنے

بقیہ نمبر 37 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

جمعیت کی مقبولیت عوام کے اعتماد کا ثبوت ہے، مولانا واسع

منفی پروپیگنڈے اور کردار کشی سے نظریاتی تحریک کا راستہ نہیں روکا جا سکتا

کوئٹہ (آئی این پی) جمعیت علما اسلام بلوچستان کے صوبائی امیر سینیٹر مولانا عبدالواسع نے کہا ہے کہ قوم کی نظریں جمعیت علما اسلام پر لگی ہوئی ہیں، دیگر صوبوں کی طرح پنجاب میں بھی جمعیت علما اسلام کی بڑھتی ہوئی عوامی پذیرائی اور مقبولیت اس بات کا

بقیہ نمبر 38 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

کوئٹہ، 3 ملزمان گرفتار موٹر سائیکل، اسلحہ اور دیگر سامان برآمد

گرفتار ملزمان کے خلاف الگ الگ مقدمات درج کرکے کارروائی شروع کردی گئی

کوئٹہ (آن لائن) کوئٹہ پولیس نے جعل سازی کرنے والے غیر قانونی اسلحہ اور سنیچرز سمیت مفرور ملزمان کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 3 ملزمان کو گرفتار کرکے موٹر سائیکل، اسلحہ اور دیگر سامان برآمد کرلیا۔ پولیس کے مطابق ایس ایس پی آپریشن

بقیہ نمبر 40 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

کے پی حکومت ذمہ داریاں پوری کرنے میں ناکام رہی، سردار یوسف

احتجاج کے دوران امن و امان کی صورت حال خراب کرنا قابل قبول نہیں

لاہور (این این آئی) وفاقی وزیر برائے مذہبی امور سردار محمد یوسف نے کہا ہے کہ خیبر پختونخوا میں پاکستان تحریک انصاف کے لوگ بھی امن چاہتے ہیں اور دہشتگردی کا خاتمہ ان کی بھی خواہش ہے کیونکہ صوبے میں امن قائم ہونا پورے خطے کی

بقیہ نمبر 42 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

مؤثر حکومتی اقدامات سے غذائی تحفظ بہتر بنایا جاسکتا ہے، عبدالقادر

صحت مند بچے ہی پاکستان کے روشن اور خوشحال مستقبل کی بنیاد ہیں

کوئٹہ (این این آئی) سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے دفاعی پیداوار کے چیئرمین سینیٹر محمد عبدالقادر نے عالمی ہنگر انڈیکس سے متعلق تازہ خبر پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ بھوک اور غذائی قلت کا خاتمہ قومی ترجیح ہونا چاہیے۔ معاشی بہتری کے

بقیہ نمبر 43 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

سید حیدر شاہ کو پاکستان کا مستقل مندوب مقرر کرنے کا فیصلہ

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان نے سید حیدر شاہ کو نیویارک میں اقوام متحدہ کیلئے نیا مستقل مندوب مقرر کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ ذرائع کے مطابق سید حیدر شاہ اس وقت نیدرلینڈز میں پاکستان کے سفیر کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ سفارتی ذرائع کے مطابق سید حیدر شاہ اس سے قبل نیپال

بقیہ نمبر 39 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

وفاقی آئینی عدالت نے سابق ڈی جی شہزاد سلیم سے متعلق نیب انکوائری بند کردی

اسلام آباد (آئی این پی) وفاقی آئینی عدالت نے سابق ڈائریکٹر جنرل نیب شہزاد سلیم کی اپیل منظور کرتے ہوئے ان کے خلاف تقرری سے متعلق نیب انکوائری بند کردی۔ جسٹس حسن اظہر رضوی پر مشتمل 2 رکنی بنچ نے مختصر فیصلہ سنایا۔ وکیل شہزاد سلیم کے مطابق 9 سال کے بعد نیب نے تقرری کی انکوائری

بقیہ نمبر 41 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

خیبر پختونخوا، پی ٹی آئی دور کے قانونی مشیروں کو ہٹانے کا فیصلہ کرلیا گیا

پشاور (این این آئی) خیبر پختونخوا میں تحریک انصاف کے دور میں تعینات قانونی مشیروں کو ہٹانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ محکمہ قانون نے تمام انتظامی سیکرٹریز کو مراسلہ ارسال کردیا ہے، جس میں قانونی مشیروں کو فوری طور پر ڈی نوٹیفائی کرکے [illegible]

بقیہ نمبر 44 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

لندن، چیف جسٹس سپریم کورٹ جسٹس یحییٰ آفریدی [illegible] گروپ فوٹو

جعلی دستاویزات پر بھرتیاں، [illegible]

نئی دہلی (این این آئی) بھارتی سیکیورٹی فورسز [illegible]

بقیہ نمبر 45 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

بی آر ٹی پشاور کیلئے 52 بسوں کی ترسیل مکمل، تعداد 296 ہوگئی

پشاور (این این آئی) [illegible] تمام 52 نئی بسوں کی ترسیل مکمل [illegible]

بقیہ نمبر 46 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

ڈپٹی کمشنر کوئٹہ مہر اللہ بادینی کی زیر صدارت اجلاس

این اے 25 میں کراچی شاہراہ کی تعمیراتی کام میں حائل رکاوٹوں اور حل کے حوالے سے تبادلہ خیال

کوئٹہ [illegible] ڈپٹی کمشنر کوئٹہ مہر اللہ بادینی [illegible] این اے 25 میں کراچی شاہراہ [illegible] اجلاس منعقد ہوا [illegible]

بقیہ نمبر 47 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

18 ماہ میں حماس کو شکست دے سکتا ہوں، اسرائیلی رہنما کا انتخابی وعدہ

تل ابیب (این این آئی) اسرائیلی انتخابات میں اب جبکہ صرف چند دن باقی ہیں حماس کو مکمل شکست دینے کا معاملہ انتخاب لڑنے والی جماعتوں اور رہنماؤں کے وعدوں کا عنوان ہے۔ عرب ٹی وی

بقیہ نمبر 49 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

برداشت اور اچھے کردار کو فروغ دینا ہوگا، احسن اقبال

رشوت، ملاوٹ اور حلال و حرام میں تمیز کا فقدان معاشرتی اقدار کے زوال کی علامات ہیں

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر برائے منصوبہ بندی، ترقی و خصوصی اقدامات پروفیسر احسن اقبال نے کہا ہے کہ پائیدار قومی ترقی کے لیے دیانت داری، اخلاقیات، باہمی اعتماد اور اجتماعی ذمہ داری پر مبنی معاشرے کی تشکیل ناگزیر ہے، ترقی کا معیار محض معاشی اعداد و شمار، سڑکوں، ڈیموں اور عمارتوں کی تعمیر نہیں بلکہ قوم کے اخلاقی کردار اور معاشرتی

بقیہ نمبر 48 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

گورنر کے پی کا پولیس شہداء و زخمیوں کیلئے ریلیف پیکج میں بڑے اضافے کا اعلان

کانسٹیبل سے انسپکٹر تک معاوضہ شہدا پیکج ایک کروڑ 10 لاکھ سے بڑھا کر ایک کروڑ 70 لاکھ روپے کردیا گیا

گریڈ 19 اور 18 کے شہدا کا معاوضہ 3 کروڑ روپے، دوران ڈیوٹی زخمی اہلکاروں کا پیکج ایک لاکھ سے 15 لاکھ روپے ہوگا، کنڈی

پشاور (بلوچستان نیوز) گورنر خیبر پختونخوا فیصل کریم کنڈی نے کے پی پولیس کے شہدا اور زخمی اہلکاروں و افسران کے لیے ریلیف پیکج میں بڑے اضافے کا اعلان کردیا۔ فیصل کریم کنڈی نے کہا کہ کے پی پولیس میں کانسٹیبل سے انسپکٹر تک معاوضہ شہدا پیکج ایک کروڑ 10 لاکھ سے بڑھا کر ایک کروڑ 70 لاکھ روپے کردیا جبکہ ڈی ایس پی اور اے ایس پی رینک کے شہدا کا معاوضہ ایک کروڑ 60 لاکھ روپے سے بڑھا کر ڈھائی کروڑ روپے کردیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ گریڈ 19 اور 18 کے شہدا کا معاوضہ 3 کروڑ روپے کردیا گیا ہے جبکہ

بقیہ نمبر 50 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

امریکا، مڈٹرم الیکشن سے قبل مشتبہ ڈاک کا معاملہ، تحقیقات شروع

واشنگٹن (این این آئی) وفاقی تحقیقاتی ادارے (ایف بی آئی) نے تصدیق کی ہے کہ امریکی وفاقی حکام نے متعدد ریاستوں کے انتخابی دفاتر کو بھیجی گئی مشتبہ ڈاک کے سلسلے میں تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ ایف بی آئی کے مطابق مشتبہ ڈاک میں ریاستی سیکرٹریز کے دفاتر اور ان سے متعلق انتخابی دفاتر سمیت ملک بھر کے مختلف پتے شامل ہیں۔ ادارے نے ایک بیان میں کہا کہ ایف بی آئی اور امریکی پوسٹل انسپکشن سروس ملک بھر میں مختلف پتوں پر بھیجی گئی مشتبہ ڈاک کی تحقیقات کر رہی ہیں،

بقیہ نمبر 51 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

اسپیکر بلوچستان اسمبلی کیپٹن (ر) عبدالخالق اچکزئی سے کیسکو چیف انجینئر مرزا اعزاز بیگ ملاقات کر رہے ہیں

پنجگور، شہید ولید صالح بلوچ کی پہلی برسی 19 اکتوبر کو منائی جائے گی

پنجگور (یو این اے) شہید ولید صالح بلوچ کی پہلی برسی 19 اکتوبر کو منائی جائے گی، نیشنل پارٹی کے یونٹ اجلاس میں تیاریوں پر غور پنجگور نیشنل پارٹی

بقیہ نمبر 52 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

امریکا، اسکول میں فائرنگ، 3 بچے اور ایک استاد ہلاک

فائرنگ کرنے والے لڑکے کو قریب موجود ایک شخص نے فائرنگ کرکے ہلاک کردیا

واشنگٹن (این این آئی) امریکی ریاست اوریگون میں 16 سالہ لڑکے نے اسکول میں فائرنگ کرکے 3 بچوں اور ایک استاد کو قتل کردیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق فائرنگ سے ہلاک بچوں کی عمریں پانچ، آٹھ اور گیارہ سال معلوم ہوئی ہیں، جب کہ مقتول استاد کی عمر 54 سال تھی۔ ذرائع کے مطابق فائرنگ کرنے والے لڑکے کو قریب موجود ایک شخص

بقیہ نمبر 53 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

اسرائیلی کمپنی کا ہزاروں ایپس اور ویب سائٹس کی جاسوسی کا انکشاف

تل ابیب (این این آئی) اسرائیلی ڈیجیٹل اشتہاری کمپنی ڈسکور فیک پر آن لائن اشتہارات کے وسیع نیٹ ورک کو انٹرنیٹ صارفین کی نگرانی اور ان کے آلات میں اسپائی ویئر نصب کرنے میں مدد کے لیے استعمال کرنے کا انکشاف ہوا ہے۔ یہ بات سائبر سکیورٹی سے متعلق دو تحقیقی اداروں کی الگ الگ رپورٹس میں سامنے آئی۔ کینیڈا کے تحقیقی ادارے سٹیزن لیب اور نیویارک کی اشتہاری

بقیہ نمبر 55 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

پنجگور، موٹر سائیکل سواروں کی فائرنگ سے ایک شخص قتل

لاش ضروری کارروائی کے بعد ورثاء کے حوالے، مزید تفتیش شروع

کوئٹہ (آن لائن) پنجگور میں نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے فائرنگ کرکے ایک شخص کو قتل اور ایک کو زخمی کردیا نعش اور زخمی کو ہسپتال منتقل کردیا گیا پولیس ذرائع کے مطابق گزشتہ روز پنجگور کے علاقے کلگ میں نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے

بقیہ نمبر 54 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

سیاحوں کی آمد کے حوالے سے تفصیلات قومی اسمبلی میں پیش

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان میں سیاحوں کی آمد کے حوالے سے تفصیلات قومی اسمبلی میں پیش کردی گئیں۔ جمعہ کو قومی اسمبلی کا اجلاس ڈپٹی اسپیکر غلام مصطفیٰ شاہ کی زیر صدارت شروع ہوا، جس میں وقفہ سوالات کے دوران وزارت بین الصوبائی رابطہ نے پاکستان آنے والے غیر ملکی سیاحوں کے تفصیلی اعداد و شمار ایوان میں پیش کیے۔ وزارت بین الصوبائی رابطہ کے مطابق گزشتہ 2 سال کے دوران کل 43 لاکھ غیر ملکی سیاحوں نے پاکستان کا

بقیہ نمبر 56 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

امریکی وزیر خارجہ کا لبنانی صدر سے ٹیلی فونک رابطہ

بیروت (این این آئی) امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے لبنان کے صدر جوزف عون سے ٹیلی فونک رابطہ کیا اور حالیہ پیش رفت کی روشنی میں لبنان اور علاقے کی عمومی صورت حال کا جائزہ لیا۔ عرب ٹی وی کے مطابق لبنانی صدارت نے ایکس پر پوسٹ میں کہا کہ اس بات چیت میں جنوبی دیہات اور

بقیہ نمبر 57 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

سردار شاہ زمان علیزئی فرزند سمیت بحفاظت بازیاب

19 اگست کو کوئٹہ جاتے ہوئے سورگز کے علاقے سے اغواء کیا گیا تھا

مستونگ (یو این اے) چیف آف علیزئی و سابق چیئرمین میونسپل کمیٹی مستونگ سردار شاہ زمان خان علیزئی اور انکے فرزند 56 روز کے بعد بحفاظت بازیاب ہوگئے۔ سردار شاہ زمان خان علیزئی اور ان کے فرزند بحفاظت اپنے گھر پہنچ گئے۔ سردارزادہ

بقیہ نمبر 58 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

ملک میں بیرونی سرمایہ کاری ساڑھے 700 فیصد بڑھ گئی

تین مہینوں میں ملک میں تین ارب 65 کروڑ ڈالر کی بیرونی سرمایہ کاری ہوئی

نجی شعبے میں 44 فیصد زائد 69 کروڑ ڈالر کی بیرونی سرمایہ کاری، سرکاری شعبے میں حجم دو ارب 89 کروڑ ڈالر رہا

اسلام آباد (بلوچستان نیوز) رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں ملک میں بیرونی سرمایہ کاری ساڑھے 700 فیصد بڑھی ہے۔ اسٹیٹ بینک کے مطابق تین مہینوں میں ملک میں تین ارب 65 کروڑ ڈالر کی بیرونی سرمایہ کاری ہوئی ہے۔ تین مہینوں میں نجی شعبے میں 44 فیصد زائد 69 کروڑ ڈالر کی بیرونی سرمایہ کاری ہوئی، جبکہ سرکاری شعبے میں بیرونی سرمایہ کاری کا حجم دو

بقیہ نمبر 59 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

سابق وزیر اعلیٰ و رکن صوبائی اسمبلی ڈاکٹر مالک بلوچ اسمبلی اجلاس میں پوائنٹ آف آرڈر پر اظہار خیال کر رہے ہیں

کوئٹہ، ہزارہ ٹاؤن میں شوہر نے بیوی کو قتل کردیا

پولیس کی بروقت کارروائی، ملزم گرفتار، مقدمہ درج، تفتیش شروع

کوئٹہ (آن لائن) ہزارہ ٹاؤن کے علاقے میں ایک شخص نے اپنی بیوی کو قتل کردیا پولیس نے ملزم کو گرفتار کرلیا۔ پولیس کے مطابق گزشتہ روز ہزارہ ٹاؤن کے رہائشی حمید اللہ نامی شخص نے پتھر سے وار کرکے اپنی بیوی کو قتل کردیا اور فرار ہوگیا۔ پولیس نے واقعہ کی اطلاع ملتے ہی موقع پر پہنچ کر نعش ہسپتال منتقل کردی جس کو ضروری کارروائی کے بعد

بقیہ نمبر 61 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

پارٹی کارکنوں کی نظریاتی تربیت پر توجہ دی جانی چاہیے، نصر اللہ زیرے

عوام کے سیاسی، سماجی اور معاشی مسائل کے حل کے لیے جدوجہد جاری رہے گی

کوئٹہ (این این آئی) پشتونخوا نیشنل عوامی پارٹی کے صوبائی صدر نصر اللہ خان زیرے نے کہا ہے کہ پارٹی کے دفاتر عوامی مسائل اور مشکلات کے حل کے ساتھ ساتھ پارٹی کی نظریاتی، سیاسی اور تنظیمی تربیت کے اہم مراکز ہیں۔ پارٹی دفاتر میں عوامی مسائل کے حل، سیاسی علم و شعور کے فروغ، تنظیمی سرگرمیوں کو مضبوط بنانے اور پارٹی کارکنوں کی

بقیہ نمبر 63 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

خواتین ہماری آبادی کا نصف حصہ ہیں، نوابزادہ لشکری رئیسانی

خواتین سیاسی کارکنوں کے شانہ بشانہ قومی اختیار اور حقوق کیلئے کردار ادا کریں

کوئٹہ (آن لائن) سینئر سیاست دان و سابق سینیٹر نوابزادہ حاجی میر لشکری خان رئیسانی نے کہا ہے کہ خواتین ہماری آبادی کا نصف حصہ ہیں وہ آئندہ نسلوں کی بقا اور انہیں با اختیار بنانے کیلئے حقیقی سیاسی کارکنوں کے شانہ بشانہ قومی اختیار اور حقوق کیلئے اپنا کردار ادا کریں، یہ بات انہوں نے گزشتہ روز دیہی خواتین کے عالمی دن پر خواتین سیاسی

بقیہ نمبر 64 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

حرمین شریفین عالم اسلام کی ریڈ لائن ہے، مولانا لونی

دفاعی معاہدوں کے باوجود حوثیوں کے مسلسل حملوں میں اضافہ تشویشناک ہے

کوئٹہ (آن لائن) جمعیت علماء اسلام نظریاتی پاکستان کے مرکزی امیر مولانا عبدالقادر لونی [illegible]

بقیہ نمبر 68 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

پائیدار ترقی کے لیے عوامی اعتماد اور جامع قیادت ناگزیر ہے، آصفہ بھٹو

غربت، صحت عامہ اور موسمیاتی تبدیلی جیسے چیلنجز سے نمٹنے کے لیے مل کر کام کرنا ہوگا

اسلام آباد (این این آئی) خاتون اول آصفہ بھٹو [illegible]

بقیہ نمبر 70 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز تقریب سے خطاب کر رہی ہیں

وزیر داخلہ کی جانب سے فراہم گاڑیاں بنوں پولیس لائن پہنچ گئیں

جدید بلٹ پروف گاڑیاں دہشت گردی کے خلاف کارروائیوں میں معاون ثابت ہوں گی

پشاور (این این آئی) وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی کی جانب سے فراہم کردہ جدید بلٹ پروف گاڑیاں بنوں پولیس لائن پہنچ گئیں جن کا مقصد دہشت گردی کے خلاف کارروائیوں کے دوران پولیس اہلکاروں کو بہتر تحفظ فراہم کرنا اور فورس کی آپریشنل صلاحیتوں میں اضافہ کرنا ہے۔ پولیس حکام کے مطابق جدید بلٹ پروف گاڑیوں کی فراہمی سے

بقیہ نمبر 74 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

اخبار مارکیٹ سیل کرنا قابل مذمت ہے، اے پی این ایس

بلاجواز اور ناروا اقدام آزادی صحافت پر حملے کے مترادف ہے

کراچی/اسلام آباد (پ ر) آل پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی (اے پی این ایس) نے کیپیٹل ڈیولپمنٹ اتھارٹی (سی ڈی اے) کی جانب سے اسلام آباد میں اخبار فروش مارکیٹ کو من مانی طور پر سیل کرنے کی شدید مذمت کی ہے۔ اے پی این ایس کے صدر سینیٹر سرمد علی اور سیکرٹری جنرل محمد اطہر قاضی نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ 16 اکتوبر کو سی ڈی

بقیہ نمبر 76 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

تربت، رہائشی کوارٹر میں فائرنگ، 2 افراد جاں بحق

واقعے کی مکمل وجوہات اور مزید تفصیلات جاننے کے لیے تحقیقات جاری

تربت (این این آئی) تربت کے علاقے ڈاکٹر کالونی میں ایک رہائشی کوارٹر کے اندر مبینہ فائرنگ کے نتیجے میں دو افراد ہلاک ہوگئے۔ سرکاری ذرائع کے مطابق ابتدائی طور پر واقعہ باہمی چپقلش کا نتیجہ بتایا جا رہا ہے۔ ہلاک افراد کی شناخت سرفراز ولد غلام سکنہ شاہی تمپ تربت اور عامر ولد عبدالنبی سکنہ سریاب کوئٹہ کے ناموں سے ہوئی ہے۔ پولیس کے

بقیہ نمبر 78 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

وفاقی وزیر خزانہ محمد اورنگزیب ورلڈ بینک گروپ کے صدر سے ملاقات کر رہے ہیں

دالبندین بازار میں ڈکیتی کی کوشش ناکام، دو مبینہ ڈاکو ہلاک

پولیس اور ایف سی کا ڈنو پھاٹک کے قریب ملزمان سے مقابلہ، زخمی اہلکار ہسپتال منتقل

دالبندین (یو این اے) دالبندین بازار میں ڈکیتی کی کوشش کو ناکام بناتے ہوئے پولیس اور فرنٹیئر کانسٹیبلری (ایف سی) نے جوابی کارروائی کے دوران فائرنگ کے تبادلے میں دو مبینہ ڈاکوؤں کو ہلاک کردیا، جبکہ ملزمان کی فائرنگ سے ایک ٹریفک

بقیہ نمبر 83 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

ڈاکٹر ربابہ بلیدی کو دختران پاکستان جینڈر ایکسیلنس ایوارڈ سے نوازا گیا

یہ اعزاز فیصلہ سازی کے عمل میں ان کی موثر شمولیت کی اہمیت کو بھی اجاگر کرتا ہے

اسلام آباد/کوئٹہ (خ ن) صوبائی وزیر برائے محکمہ ترقی نسواں ڈاکٹر ربابہ خان بلیدی (ستارہ امتیاز) کو سیاسی قیادت کے شعبے میں دختران پاکستان جینڈر ایکسیلنس ایوارڈ سے نوازا گیا، چیئرمین سینیٹ سید یوسف رضا گیلانی نے انہیں یہ ایوارڈ پیش کیا۔ یہ

بقیہ نمبر 85 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

کوئٹہ، 60 سالہ مورکئی کے منفرد فن پاروں کی نمائش

فن پاروں میں پشتون و بلوچ ثقافت، خواتین کے ہنر کو اجاگر کرنے کی امید

کوئٹہ (آئی این پی) کوئٹہ کی رہائشی 60 سالہ مورکئی نے زندگی کا بیشتر حصہ ایک گھریلو خاتون کے طور پر گزارا۔ گھر کے کاموں سے وقت ملتا تو وہ سوئی، دھاگے اور اون سے خوبصورت چیزیں اور فن پارے بناتیں۔ اگرچہ وہ بچپن سے یہ کام کر رہی تھیں مگر کبھی اسے دنیا کے سامنے لانے کا موقع نہیں ملا۔ اب پہلی بار ان کے بیٹے محمد آصف کاسی نے

بقیہ نمبر 86 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

پاکستان میں غربت خطے میں سب سے زیادہ ہے، مفتاح اسماعیل

پیٹرول اور ڈیزل پر ٹیکس اور لیوی بھی پاکستان میں سب سے زیادہ ہیں

کراچی (آئی این پی) سابق وفاقی وزیر خزانہ مفتاح اسماعیل نے شہباز شریف حکومت کی معاشی پالیسیوں پر کڑی تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان میں مہنگائی، غربت اور بے روزگاری کی شرح خطے میں سب سے زیادہ ہے، جبکہ سرمایہ کاری کی شرح گزشتہ 60 سال کے دوران کم ترین سطح پر رہی ہے۔ سماجی رابطے کے پلیٹ فارم ایکس پر

بقیہ نمبر 87 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

خواتین کے تحفظ پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائیگا، وزیر داخلہ

لائبہ ستار اور اسماء بگٹی کیسز میں ملوث ملزمان کتنے ہی بااثر کیوں نہ ہوں، جلد قانون کی گرفت میں لایا جائے گا

روایات کو پامال اور غیرت کے نام پر ظلم کرنے والے عناصر قانون کی گرفت سے بچ نہیں سکتے، ضیاء لانگو

کوئٹہ (این این آئی) وزیر داخلہ بلوچستان میر ضیاء اللہ لانگو نے کہا ہے کہ خواتین کے تحفظ اور حقوق کے معاملے پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا، لائبہ ستار اور اسماء بگٹی کیسز میں ملوث ملزمان کتنے ہی بااثر کیوں نہ ہوں، انہیں جلد قانون کی گرفت میں لایا جائے گا۔ میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے وزیر داخلہ نے کہا کہ قلات میں لائبہ ستار کیس کے حوالے سے مقدمہ درج کرلیا گیا ہے اور اہل خانہ کی

بقیہ نمبر 60 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

عوام کی خدمت عملی اقدامات سے کی جاتی ہے، نور محمد دمڑ

مستحق مریضوں کو علاج معالجے کی سہولیات فراہم کرنا ہماری ذمہ داری ہے

کوئٹہ (خ ن) صوبائی وزیر کموڈیٹی مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ و چیئرمین بلوچستان فوڈ اتھارٹی حاجی نور محمد خان دمڑ نے کہا ہے کہ غریب اور مستحق

بقیہ نمبر 89 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

اسلام آباد، نائب وزیر اعظم اسحاق ڈار اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

بلوچستان بھر میں آٹے کی قیمتوں میں اضافہ، عوام پریشان

بجلی کی قیمت میں اضافہ اور لیبر کے بڑھتے اخراجات مہنگائی کا سبب بن رہے ہیں، ناصر آغا

کوئٹہ (آن لائن) صوبائی دارالحکومت کوئٹہ سمیت بلوچستان اور ملک کے دیگر صوبوں میں آٹے کی بڑھتی ہوئی قیمت نے عوام کو مشکلات سے دوچار کر دیا ہے گزشتہ ایک ماہ کے دوران 20 کلو آٹے کے تھیلے کی قیمت میں تقریباً 500 روپے اور 50 کلو بوری کی قیمت میں 2 ہزار روپے اور 100 کلو بوری کی قیمت میں 3 ہزار روپے اضافہ ہو چکا ہے۔

بقیہ نمبر 65 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

کوئٹہ شہر کے مختلف علاقوں میں تجاوزات کیخلاف کارروائی

کوئٹہ (خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز احمد بگٹی کے وژن اور ایڈمنسٹریٹر میٹروپولیٹن کارپوریشن کوئٹہ بشیر احمد بڑیچ کی ہدایات کی روشنی میں کوئٹہ شہر کے مختلف علاقوں زمیندار روڈ، قمبرانی روڈ، بشیر چوک اور سریاب روڈ پر تجاوزات کے خلاف کارروائی کی

بقیہ نمبر 66 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

چیئرمین سینیٹ یوسف رضا گیلانی صوبائی مشیر ڈاکٹر ربابہ بلیدی کو دختران پاکستان جینڈر ایکسیلنس ایوارڈ دے رہے ہیں

اقوام متحدہ کا غزہ میں امدادی کارکنوں کے تحفظ پر زور

اسرائیلی فائرنگ سے امدادی تنصیبات متاثر ہوئیں، نائب ترجمان فرحان حق

نیویارک (این این آئی) [illegible]

بقیہ نمبر 72 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

پشاور اسکول سانحہ افسوسناک اور قابل تشویش ہے، پشتونخوا نیپ

بچوں اور اساتذہ کا ملبے تلے دب جانا ایک انتہائی دردناک سانحہ ہے

کوئٹہ (این این آئی) پشتونخوا نیشنل عوامی پارٹی کے صوبائی سیکرٹریٹ سے جاری کردہ بیان میں پشاور کے علاقے دیر کالونی میں نجی تعلیمی ادارے الخیر ایجوکیشن سسٹم کی چھت گرنے کے المناک واقعے پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا

بقیہ نمبر 73 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

بلوچستان اسمبلی کا اجلاس 19 اکتوبر سہ پہر 3 بجے تک ملتوی

کوئٹہ (یو این اے) اسپیکر بلوچستان اسمبلی کیپٹن (ر) عبدالخالق اچکزئی نے اسمبلی کا اجلاس 19 اکتوبر کو سہ پہر 3 بجے تک ملتوی کردیا

26 نومبر احتجاج، علیمہ خان پر درج مقدمے کا فیصلہ چوتھی مرتبہ موخر

راولپنڈی (این این آئی) راولپنڈی کی انسداد دہشت گردی کی عدالت نے علیمہ خان کے خلاف 26 نومبر کے احتجاج پر درج مقدمے کا فیصلہ ایک بار پھر موخر کر دیا۔ کیس کی سماعت کے موقع پر عدالت نے محفوظ فیصلہ 26 اکتوبر تک بغیر کارروائی کے موخر کیا۔ سماعت کے دوران علیمہ خان کے وکیل

بقیہ نمبر 62 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

گنداواہ نوتال روڈ پر ڈاکوؤں کی سید منیر شاہ پر فائرنگ

جھل مگسی (این این آئی) گنداواہ نوتال روڈ پر بادرہ کے علاقے میں نوشہرہ، تحصیل گنداواہ سے تعلق رکھنے والی سادات فیملی کی اہم شخصیت سید منیر شاہ پر ڈاکوؤں نے فائرنگ کردی تاہم جوابی فائرنگ کے بعد ڈاکو فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے۔ واقعے میں

بقیہ نمبر 67 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

ضلعی آفیسران پر جیکب آباد سٹی تھانے میں مقدمہ درج

ڈیرہ مراد جمالی (این این آئی) [illegible]

بقیہ نمبر 69 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

امریکا میں مندر کے اندر فائرنگ کی کوشش، بھارت کا تحقیقات کا مطالبہ

واشنگٹن (این این آئی) [illegible]

بقیہ نمبر 71 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

نوشکی ٹریفک حادثہ 8 افراد زخمی

نوشکی (آن لائن) [illegible] علاقے میں افغان مہاجرین کو لے جانے والا زامیاد گاڑی کو حادثہ پیش آیا جسکے نتیجے میں 8 افراد شدید زخمی ہوئے زخمیوں میں خواتین اور بچے بھی شامل ہے، زخمیوں کو میر گل خان نصیر ٹیچنگ ہسپتال نوشکی منتقل کردیا گیا۔ جہاں انہیں ابتدائی طبی امداد دی گئی، پولیس واقعہ کی مزید تفتیش کر رہی ہے

ایران امریکہ جنگ، عراق کو 60 ارب ڈالر کا نقصان

تیل کی برآمدات میں کمی، زرمبادلہ کے ذخائر میں گراوٹ اور مہنگائی نے ملکی معیشت کو شدید بحران سے دوچار کردیا

عراق کے وزیر خارجہ اطالوی ہم منصب سے ملاقات، خطے میں جاری کشیدگی کے ملکی معیشت پر پڑنے والے اثرات سے آگاہ کیا

بغداد (بلوچستان نیوز) مشرق وسطی میں امریکا اور ایران کے درمیان جنگ کے باعث عراق کو تقریبا 60 ارب ڈالر کا نقصان ہوا ہے، جبکہ تیل کی برآمدات میں کمی، زرمبادلہ کے ذخائر میں گراوٹ اور مہنگائی نے ملکی معیشت کو شدید بحران سے دوچار کردیا ہے۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق یہ بات عراق کے وزیر خارجہ فواد حسین نے روم میں اپنے اطالوی ہم منصب سے ملاقات کے دوران بتائی۔ عراقی وزیر خارجہ فواد

بقیہ نمبر 75 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

اسلام آباد، چیئرمین پیپلز پارٹی بلاول بھٹو کے ہمراہ مسلم لیگ ن کے رہنما خرم دستگیر کا گروپ فوٹو

ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل ظہور احمد بلوچ کی مدت ملازمت میں مزید تین سال کی توسیع

کوئٹہ (این این آئی) محکمہ قانون و پارلیمانی امور حکومت بلوچستان نے ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل بلوچستان ظہور احمد بلوچ کی مدت ملازمت میں مزید تین سال کی توسیع کر دی ہے۔ محکمہ قانون و پارلیمانی امور بلوچستان کی جانب سے جاری

بقیہ نمبر 77 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

استنبول میں بارش کا 80 سالہ ریکارڈ ٹوٹ گیا، 3 افراد ہلاک

بارش کے باعث سڑکیں زیر آب، گاڑیاں بہہ گئیں، بجلی اور پانی کی فراہمی متاثر

استنبول (این این آئی) ترکی کے سب سے بڑے شہر استنبول میں کم از کم 80 سال کی شدید ترین بارش کے بعد سیلابی صورت حال پیدا ہوگئی، جس کے نتیجے میں 3 افراد ہلاک اور 5 لاپتا ہوگئے۔ حکام کے مطابق بارش کے باعث سڑکیں زیر آب آگئیں، گاڑیاں پانی میں بہہ گئیں اور متعدد علاقوں میں بجلی اور پانی کی فراہمی متاثر ہوئی۔ عرب

بقیہ نمبر 80 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

البانیا میں تعلیمی نظام میں بدعنوانیوں کیخلاف احتجاج، 51 اہلکار زخمی

تیرانا (این این آئی) البانیا میں تعلیمی نظام میں بدعنوانیوں کے خلاف طلبا کا حکومت مخالف احتجاج زور پکڑ گیا۔ دارالحکومت تیرانا میدان جنگ بن گیا، پولیس اور مظاہرین میں جھڑپوں سے 51 پولیس اہلکار زخمی ہوگئے، 55 مظاہرین گرفتار

بقیہ نمبر 79 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

بارڈر ٹریڈ کی بحالی کیلئے اقدامات کیے جائیں، مولانا ہدایت الرحمٰن

بلوچستان کے عوام کو امن، روزگار اور کاروبار کے مواقع فراہم کیے جائیں

کوئٹہ (آئی این پی) امیر جماعت اسلامی بلوچستان و رکن صوبائی اسمبلی مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ نے کہا ہے کہ اہل بلوچستان کے عوام کو امن کی شدید ضرورت ہے، بدامنی نے ہر گھر اجاڑ دیا ہے، مائیں بیوہ اور بچے یتیم ہو رہے ہیں، شاہراہیں غیر محفوظ ہیں جبکہ بے روزگاری، کاروباری سرگرمیوں کی بندش اور بارڈرز کی بندش نے عوام کی مشکلات میں

بقیہ نمبر 81 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

بھارتی وزیر کا شوہر پر دوسری شادی، تشدد و قتل کی سازش کا الزام

نئی دہلی (این این آئی) بھارتی ریاست اتراکھنڈ کی وزیر برائے خواتین و اطفال ریکھا آریہ نے اپنے شوہر گردھاری لال ساہو کے خلاف تشدد، ذات پات کی بنیاد پر توہین، دھوکا دہی اور قتل کی سازش کا مقدمہ درج کروادیا۔

امیر مقام کا دیر کالونی میں نجی سکول کے جائے حادثے کا دورہ

معاوضہ دوگنا کرنے اور سرکاری سکول تعمیر کرنے کا اعلان، واقعہ افسوسناک ہے، وفاقی وزیر

پشاور (این این آئی) وفاقی وزیر برائے امور کشمیر، گلگت بلتستان و سیفران انجینئر امیر مقام نے پشاور دیر کالونی میں سرکاری سکول تعمیر کرنے کا اعلان کرتے ہوئے نجی سکول کے حادثے پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ وفاقی وزیر انجینئر امیر مقام نے جمعہ کو جائے حادثہ کا دورہ کیا اور جاں بحق ہونے والوں بچوں کے لواحقین سے اپنی طرف سے، پارٹی قائد محمد نواز شریف اور وزیر اعظم محمد شہباز شریف کی جانب سے واقعے پر افسوس اور ہمدردی کا اظہار کیا۔

بقیہ نمبر 82 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

سلامتی کونسل کی سعودی عرب کے حق دفاع کی حمایت

نیویارک (آئی این پی) اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے سعودی عرب پر حوثیوں کے بڑھتے ہوئے حملوں کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کی ہے اور دفاع کو مملکت کا بنیادی حق قرار دیا ہے۔ عرب میڈیا کے مطابق سلامتی کونسل کی جانب سے جاری بیان میں رواں ماہ ریاض کے مرکزی ہوائی اڈے پر ہونے والے مہلک حملوں کا خاص طور پر ذکر کیا گیا

بقیہ نمبر 84 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

ڈی سی کوئٹہ مہر اللہ بادینی اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

ایف آئی اے کا کریک ڈاؤن، 190 ایجنٹس گرفتار، 61 کروڑ برآمد

شہریوں کو بیرون ملک ملازمت اور سفر کے نام پر فراڈ سے بچانے اور انسانی اسمگلنگ روکنے کیلئے سرگرم عمل ہیں

کارروائیوں میں مزید تیزی لاکر شہریوں سے فراڈ کرنے والوں کے خلاف گھیرا تنگ کردیا گیا، ویزا ایجنٹ سے معاملہ کرتے وقت ضروری تصدیق لازمی کریں، حکام

راولپنڈی (این این آئی) ایف آئی اے اسلام آباد زون نے غیر قانونی ویزا ایجنٹس اور شہریوں سے دھوکا دہی میں ملوث عناصر کے خلاف 4 ماہ کے دوران بھرپور اور سخت کریک ڈاؤن کیا ہے۔ ڈائریکٹر ایف آئی اے اسلام آباد زون شہزاد ندیم بخاری کی زیر نگرانی کارروائیوں میں مزید تیزی لاکر شہریوں سے فراڈ کرنے والوں کے خلاف گھیرا تنگ کردیا گیا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ

بقیہ نمبر 88 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں